Series No 22

علوم الاسرۃ

Uloom Ul Usrah

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس: شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA. Founder & Director of AskIslamPedia.com

Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

علوم الأسرة

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس:

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA.

Founder & Director of AskIslamPedia.com

Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه أجمعين، أما بعد:

اسلام نے اپنے ماننے والوں کی تمام شعبہ ہائے زندگی میں رہنمائی کی ہے۔ علوم الأسرہ (یا شئون الأسرہ) اُن تعلیمات اسلامیہ کا نام ہے جو خاندانی زندگی سے متعلق ہیں۔ بندوں کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں، تربیت اور خدمت کیسے کی جانی چاہیے، شادی بیاہ کا اسلامی طریقہ کیا ہے، گھر میں اسلامی ماحول کیسے پیدا کیا جاسکتا ہے وغیرہ جیسے اہم مسائل پر اس کتاب میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی مفید قواعد، اصطلاحات اور اس سے متعلق اہم قرآنی آیات واحادیث کو بھی جمع کیا گیا ہے۔

مراحل نظریۂ نصاب:

معاشرے میں آئے دن ایسے مسائل جنم لیتے رہتے ہیں جن سے گھر اور خاندان دوچار ہوتے ہیں، اگر ہم ان کی بروقت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی نہ کریں تو وہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ معاشرے کو اسلامی تعلیمات سے قریب کرنے کی ہماری کافی کوششیں رہی ہیں یہ کتاب اسی کوشش کی ایک کڑی ہے، اللہ ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

مراحل تیاریٔ نصاب:

الحمدللہ 103 پوائنٹس میں "اسرہ یعنی خاندان" سے متعلق علوم یامسائل کو اس کتاب میں جمع کیا گیاہے۔ اور ساتھ ہی قواعد بیان کیے گئے، اصطلاحات اور اس موضوع سے متعلق اہم قرآنی آیات واحادیث کو بھی جمع کیا گیا ہے۔

مراحل مراجعۂ عامہ:

علماء کمیٹی نے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی ہے، جگہ جگہ اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گا ان شاء اللہ۔

ABM Workshops

مراحل مراجعۂ خاصہ:

انفرادی طور پر کئی علماء نے خصوصی توجہ کے ساتھ اس میں حذف واضافہ کیا ہے تاکہ کتاب آسان سے آسان اور مفید ترین بن جائے۔

یہ کتاب کس کے لیے:

ورکشاپ قائم کرنے اور دروس کے سلسلے کے لیے ایک نصاب کا کام دے سکتی ہے، ان شاء اللہ!

ہدیۂ تشکر:

اس موقع پر میں اپنے ساتھ دینے والے سبھی علماء ورفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا، خصوصًا شیخ عبد اللہ عمری، سید حسین عمری مدنی، شیخ نورالدین عمری، شیخ عبد الرحمن عمری مدنی، شیخ مجاہد عمری، شیخ ماجد عمری اور آسک اسلام پیڈیا کی ساری ٹیم کا بے حد ممنون ومشکور ہوں، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مجھے اس قابل بنانے والے جامعہ دارالسلام، عمرآباد، تمل ناڈو، ہندوستان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ، سعودی عرب کے تمام اساتذہ اور ذمہ داران کا میں بے حد ممنون ومشکور ہوں جن کی مسلسل محنتوں کے نتیجے –باذن اللہ– میں اس قابل بنا کہ قارئینِ کرام کی خدمت میں قرآن کی خدمت کا ایک تحفہ پیش کرسکا، اللہ ہمارے اور ان سب کے میزان حسنات کو ثقیل فرمادے۔ آمین!

نوٹ: جہاں ہم نے مناسب سمجھا مختلف کتابوں سے کچھ اقتباسات استفادے کی غرض سے نقل کیا ہے، اللہ سارے مؤلفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

والسلام

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

ABM Workshops

فہرست

A. گھر سے متعلق بنیادی تعلیمات
B. گھر کی اصلاح وتربیت کے چند اسباب وذرائع
C. والدین سے متعلق اولاد کے فرائض اور ذمہ داریاں
D. اولاد سے متعلق والدین کے فرائض اور ذمہ داریاں
E. میاں بیوی کے فرائض اور ذمہ داریاں
F. ازدواجی مسائل سے نمٹنے کے نبوی اسالیب (طریقے)
G. قریبی رشتہ داروں کے حقوق
H. بہن بھائیوں کے حقوق
I. محتاجوں، غربا اور مساکین کے حقوق
J. عمر رسیدہ لوگوں کے حقوق
K. گھروں کی اصلاح کے لیے چند نصیحتیں
L. گھر میں ایمان کی تخم ریزی
M. شرعی وظائف کا اہتمام اور گھر سے متعلق سنن پر توجہ
N. گھر میں شرعی علم
O. گھروں کے شرعی احکام سیکھو
P. گھر میں بچوں پر توجہ
Q. حرمت والے رشتے
R. روزی میں برکت
S. گھریلو پریشانیوں اور مصائب کا علاج
T. مفید معلومات
U. نکاح کا اسلامی طریقہ
V. بعض مسائل
W. تربیت اولاد - چیک لسٹ
X. اصطلاحات
Y. قرآن آیات
Z. احادیث

ABM Workshops

A گھر سے متعلق بنیادی تعلیمات

1.	توحید، رسالت اور آخرت کی بنیاد پر گھر میں تربیت کی جائے۔ نہ کہ اپنے بڑوں یا محلے کے ڈر سے تربیت کی جائے۔
2.	گھر نعمت ہے اللہ کا ارشاد ہے:(وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا) "اور اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو جائے سکون بنایا"۔(النحل:80) امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا:"اللہ بندوں پر اپنی نعمتوں کے اتمام واکمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ان کے لیے گھر بنایا جو ان کے لیے جائے سکون وپناہ اور پردے کا ذریعہ ہے اور اس سے وہ تمام قسم کے فوائد حاصل کرتے ہیں"۔(تفسیر ابن کثیر:4/509)
3.	گھر کی اہمیت کیا گھر ہمارے آرام کرنے کی جگہ نہیں ہے؟ کیا وہ خلوت وتنہائی اور اہل واعیال کے ساتھ اکٹھا ہونے کی جگہ نہیں ہے؟ کیا وہ عورت کو پردے میں رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے کی جگہ نہیں ہے؟ اللہ نے فرمایا: (وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ) (الاحزاب:33)"اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابقہ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو"۔ اگر آپ ان لوگوں کے حالات پر غور کریں جن کو گھر میسر نہیں جو پناہ گاہوں یا فٹ پاتھوں اور عارضی رفیوجی کیمپوں میں دربدر کی زندگی گزارتے ہیں تو آپ کو گھر کی قدر معلوم ہوگی اور آپ کسی پریشان حال کو یہ کہتے سنیں کہ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں، کوئی مستقل گھر نہیں، کبھی میں فلاں کے گھر سو لیتا ہوں، کبھی چائے خانے یا پارک یا ساحل سمندر پر سو جاتا ہوں، اس گفتگو کو سن کر آپ کو گھر کی نعمت سے محروم شخص کی پریشانی وپراگندگی کا صحیح اندازہ ہوگا۔ اللہ نے جب بنو نضیر کے یہود سے انتقام لیا تو ان کے گھر کی نعمت چھین کر انہیں دربدر کر دیا۔ ارشاد باری ہے: (هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ اللّٰهِ فَأَتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ) (الحشر:2) "اللہ وہی ذات ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو پہلے ہی حلے میں ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔ نتیجہ

ABM Workshops

یہ ہوا کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے بھی اپنے گھروں کو برباد کر رہے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں بھی برباد کروارہے تھے، پس عبرت حاصل کرو ، اے دیدہ بینار کھنے والو!"۔

- گھر کی اہمیت پر روشنی ڈالیے؟اور قرآنی آیات ذکر کیجیے۔

4. اسلامک ہوم سائنس (Islamic Home Science)

اسلام میں ہوم سائنس، کھانا، پینا، گھر کی صفائی کرنا وغیرہ ہی کا نام نہیں بلکہ گھر کو اسلامی ماحول دیتے ہوئے تربیت کا خیال رکھنا اسلامک ہوم سائنس کہلاتا ہے۔

- اسلامک ہوم سائنس کسے کہتے ہیں؟

5. رشتوں کی اہمیت

عربی کا ایک مقولہ ہے:"الإنسان مدني بالطبع" انسان فطرتاً سماج کا عادی ہے۔(مقدمہ ابن خلدون)

دنیا میں انسان کو الگ کرکے قید خانہ میں رکھنا ایک سزا ہے کیونکہ انسان کو جب تک دوسرا انسان دکھائی نہیں دیتا وہ وحشت کا شکار رہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آدم علیہ السلام کی وحشت حواء علیہا السلام کے ذریعے ختم ہوئی۔

انسان کو محبت کی تلاش رہتی ہے اور مصیبتوں میں رحم کھانے والوں، غمخواری کرنے اور تسلی کا مرہم لگانے والوں کی ضرورت رہتی ہے۔اللہ نے کہا بیوی اور شوہر آپس میں یہ مانگ پوری کرسکتے ہیں۔جیسا کہ ارشاد ہے:وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ. (الروم:21)

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

رشتوں کو قائم رکھنا چاہیے نہیں تو لعنت برسے گی جس کی وجہ سے محرومی اور نقصان پہنچنے کا اندیشہ قوی ہو جاتا ہے۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ . أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ. (سورة الرعد: 22–23)

"اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔"

- رشتے کی اہمیت پر کوئی حدیث پیش کریں؟

B گھر کی اصلاح وتربیت کے چند اسباب و ذرائع

ABM Workshops

6.	اول: اپنے آپ کو اور اہل وعیال کو جہنم سے بچانا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ)(التحریم:6) "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں"۔
7.	دوم: گھر کے نگران کی عظیم ذمہ داری، جس کا اللہ کے سامنے روز جزا کو جواب دہ ہوگا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "بے شک اللہ ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کرے گا آیا اس نے اس کو نبھایا یا ضائع کر دیا حتی کہ آدمی سے اس کے اہل وعیال کے متعلق سوال ہوگا"۔(1) (1) صحیح بخاری:893
8.	سوم: گھر نفس کی حفاظت، برائیوں سے سلامتی، برے لوگوں سے دور رکھنے کی جگہ اور فتنے کے وقت شرعی پناہ گاہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنی زبان پر کنٹرول کیا اور اس کا گھر اس کے لیے کشادہ رہا اور وہ اپنے گناہ پر رویا"۔(1) نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے پانچ کاموں میں سے کوئی ایک کام کیا تو اللہ اس کا ضامن ہے: (جس میں سے ایک یہ ہے) اپنے گھر میں بیٹھا رہا حتی کہ لوگ اس سے محفوظ رہے اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے"۔(2) رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: " فتنے کے وقت آدمی کی حفاظت اس میں ہے کہ وہ اپنے گھر سے وابستہ رہے" "مسلمان اس بات کا فائدہ اجنبیت کی اس حالت میں محسوس کر سکتا ہے جب وہ بہت سارے منکرات کو بدلنے کی استطاعت وقدرت نہیں رکھتا اور اس وقت اس کو کئی پناہ گاہ مل جائے جس مین وہ اپنے آپ کو حرام کام اور حرام نظر سے بچا سکے اور اپنے اہل خانہ کو زیب وزینت کے اظہار اور بے پردگی سے اور اپنے بچوں کو برے ہم نشینوں سے محفوظ رکھ سکے"۔ (1) صحیح الترغیب:2740 (2) صحیح الترغیب:1268

ABM Workshops

.9	چہارم:لوگ اکثر اوقات عموماً اپنے گھروں میں گزارتے ہیں خصوصاً سخت گرمی، سخت سردی اور بارش کے موسم میں، دن کے ابتدائی و آخری حصے میں ڈیوٹی و تعلیم سے فرصت کے وقت، ظاہر ہے ان اوقات کو اطاعت و بندگی کے کاموں مین گذارنا ضروری ہے ورنہ پھر حرام کاموں میں ضائع ہوں گے۔
.10	پنجم: مسلم معاشرہ (سوسائٹی) کی تعمیر کے لیے گھر پر توجہ دیناہی سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ کیونکہ معاشرے کا وجود گھروں سے ہوتا ہے، گھر اس کی اینٹیں ہیں اور گھروں ہی سے محلے بنتے ہیں اور محلوں کا نام معاشرہ ہے لہذا اگر اینٹ صحیح رہی تو ہمارا معاشرہ اللہ کے احکام کے ساتھ قوی ہو گا، اللہ کے دشمنوں کے سامنے ڈٹا رہے گا۔ بھلائی کی اشاعت کرے گا اور برائی میں پھنسنے سے بچے گا۔ اس طرح مسلم گھر سے معاشرہ میں تعمیر و اصلاح کے علمبردار نکلتے رہیں گے۔ قابل مثال (آئڈیل) داعی دین، طالب علم، صادق، نیک بیوی، مربی ماں اور تمام صالح افراد پیدا ہوں گے۔ • گھر والوں کی اصلاح کے اور کیا ذرائع ہو سکتے ہیں تحقیق کر کے جواب دیں۔ • فتنوں کے وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اور اگر گھر ہی میں فتنے ہوں تب کیا کرنا چاہیے؟
	C والدین سے متعلق اولاد کے فرائض اور ذمہ داریاں
.11	پہلا: والدین کا احترام کرنا والدین کا ادب و احترام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ نے جہاں اپنی عبادت کا حکم دیا، وہاں والدین کے ادب و احترام کو بڑا درجہ عنایت فرمایا: اللہ کا ارشاد ہے: (وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا) (بنی اسرائیل:23-24) "اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا، اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کرنا جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے"۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری والدہ مشرک ہونے کی حالت میں قریش سے مصالحت کے زمانے میں میرے پاس آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی

ABM Workshops

ہیں اور وہ اسلام سے بیزار ہیں، کیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نعم) "ہاں (اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو)۔" (1) (1) صحیح بخاری:2620۔	
دوسرا: والدین کا حکم ماننا اللہ نے والدین کے حق میں اس قدر اطاعت گزار رہنے کا حکم دیا ہے کہ اگر وہ شرک کے علاوہ کسی اور چیز کا حکم دیں تو اس کو ماننا ضروری ہے-اللہ کا ارشاد ہے: (وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ - وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ) (لقمان:14-15) "ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑوائی دو برس میں ہے، یہ کہ تم میری اور اپنے والدین کی شکر گزاری کرو، میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے-اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو، تو ان کا کہنا نہ مان، ہاں! دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو۔ تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے، تم جو کچھ کرتے ہو میں تمہیں خبردار کروں گا۔" مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إن الله حرم عليكم عقوق الأمهات)(1) "یقیناً اللہ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کردی ہے"۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: (الشرك بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور) (2) "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق قتل کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا"۔ (1) صحیح بخاری:6473، صحیح مسلم: 4486 (2) صحیح بخاری:5977، صحیح مسلم:261	.12
تیسرا: والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا	.13

ABM Workshops

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(ان من أبر البر صلة المرء اهل ود أبيه بعد أن يولى)(1)

"باپ کی خدمت اور حسن سلوک کی ایک اعلی قسم یہ ہے کہ اس کے انتقال کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ تعلق رکھا جائے، اور باپ کی دوستی و محبت کا حق ادا کیا جائے۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی ذلیل ہو، خوار ہو، رسوا ہو، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ کون؟ آپ نے فرمایا:(من أدرك أبويه عند الكبر أحدهما أو كليهما فلم يدخل الجنة)(2)

"وہ بد نصیب جو ماں باپ کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے، پھر (انہیں خوش کر کے) جنت حاصل نہ کرے"۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق اللہ جل جلالہ نے فرمایا:

(قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ) (3)

ترجمہ: "آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمادیا ہے: وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو، اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو، ہم تمہیں اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو۔ ہاں مگر حق کے ساتھ، اس کا تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تا کہ تم سمجھو۔"

ارشاد ربانی ہے:(وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ) (4)

ترجمہ: "اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اسی طرح قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نماز قائم رکھنا، اور زکاۃ دیتے رہنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا"۔

ABM Workshops

مزید برآں ارشاد باری ہے:(وَاعْبُدُوا اللَّـهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّـهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا) (5)

ترجمہ:" اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرو اور رشتے داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔"

دوسری جگہ اللہ کا ارشاد ہے:(وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (6)

ترجمہ:" اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کرکے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی کمال قدرت کے زمانے کو اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔"

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی السخط الوالد)(7)

ترجمہ:" اللہ کی رضا والدین کی رضامندی میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔"

- والدین کی فضیلت پر صحیح بخاری یا صحیح مسلم سے احادیث ذکر کریں؟

(1) سنن ابوداؤد:5143، صحیح

(2) صحیح مسلم:651

(3) سورۃ الانعام:151

(4) سورۃ البقرۃ: 83

(5) سورۃ النساء:36

ABM Workshops

(6)الاحقاف:15

(7)سنن ترمذی: 1899،السلسلۃ الصحیحۃ:516

14. چوتھا:والدین کی ضروریات زندگی کا خیال رکھنا:

اللہ کا ارشاد ہے:(يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّـهَ بِهِ عَلِيمٌ) (1)

ترجمہ:"آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجیے!جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے ہے،اور رشتے داروں،اور یتیموں اور مسکینوں،اور مسافروں کے لیے ہے،اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ کو اس کا بخوبی علم ہے"۔

معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے حاضر خدمت ہو کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا ارادہ جہاد کرنے کا ہے۔ آپ سے مشورہ کے لیے آیا ہوں؟ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہاری ماں موجود ہے؟انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں،چنانچہ آپ نے فرمایا:(فالزمها. فإن الجنة تحت رجليها) (2)

"اس کی خدمت کو لازم پکڑو کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے"۔

(1)البقرہ:215

(2)سنن النسائی: 3102۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

15. پانچواں:والدین کو گالی دینے سے پرہیز کرنا:

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:کبیرہ گناہوں میں سے اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔ کہا گیا کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (نعم ! يسب أبا الرجل، فيسب أباه، ويسب أمه، فيسب أمه)(1)

"ہاں!کہ وہ کسی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا،اور وہ کسی کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا"۔

(1) صحیح مسلم:313

16. چھٹا:والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته، علما علمه ونشره، وولدا صالحا تركه، ومصحفا ورثه، أو مسجدا بناه

ABM Workshops

أو بيتا لإبن السبيل بناه، أو نهرا أجراه، أو صدقة أخرجها من ماله فى صحته وحياته، يلحقه من بعد موته)(1)

"مومن کو جس عمل اور جن نیکیوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے ان میں سے ایک تو علم ہے جسے اس نے سیکھا اور پھر اس کی اشاعت کی، دوسرا نیک اولاد جو اس نے چھوڑی، تیسرا وہ نسخۂ قرآن جو اس نے کسی کو تلاوت کے لیے دیا، چوتھا وہ مسجد جو اس نے تعمیر کرائی، پانچواں وہ مسافر خانہ جو اس نے مسافروں کے لیے بنایا، چھٹا وہ نہر جو اس نے جاری کی، ساتواں وہ صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں صحت مند ہوتے ہوئے اپنے مال سے کیا، ان سب کاموں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے پہنچتا رہے گا"۔

والدین کے لیے اس طرح دعا کرے:(رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ) (2) "اے ہمارے رب! مجھے میرے والدین اور مومنوں کو روز جزا بخش دینا"۔

(رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا) (3)"اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کرنا جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے"۔

(1) سنن ابن ماجہ: 242، شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔ الإرواء (6/29)۔

(2) سورۃ ابراهیم: 41

(3) سورۃ بنی اسرائیل: 23-24

17. کچھ مثالیں ایسے کاموں کی جو والدین کو تکلیف دینے والے ہیں، اس لیے ان سے بچنا واجب ہے:

1. انہیں رلانا
2. انہیں ڈرانا
3. ان کے دلوں میں اداسی بھر دینا
4. انہیں آنکھیں دکھانا
5. ان کی نافرمانی کرنا
6. ان کی باتوں کو رد کرنا
7. اپنے ذاتی مسائل کا اظہار کرنا
8. ان کے ساتھ کنجوسی کا معاملہ کرنا
9. ان پر کیے گئے اپنے احسانات جتانا

ABM worksheets

10. ان کی موت کی تمنا کرنا

(البر والصلہ-فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان)

- ماں باپ اگر کسی حرام کاری کا حکم دیں تو کیا کیا جائے؟
- والدین اگر کم علم والے ہوں تب ان سے کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

D اولاد سے متعلق والدین کے فرائض اور ذمہ داریاں

18. پہلا: نیک اولاد کی دعا:

اولاد کے حقوق میں سے پہلا حق یہ ہے کہ انسان اللہ سے نیک اولاد کی دعائیں کرے، اللہ نے قرآن میں اس عمل کو مومنین کی صفات قرار دیا ہے:

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا. (1)

"اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔"

"حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ بندۂ مسلم اپنی بیوی، اپنے بھائی اور اپنے رشتہ داروں کو اللہ کا مطیع و فرمانبردار دیکھے، اس سے بڑھ کر اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سبب اور کیا ہو سکتا ہے۔ ابن جریج نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ خویش و اقارب گناہوں اور جرائم کا ارتکاب کر کے ہمارے لیے ننگ و عار کا سبب نہ بنیں"۔ (2)

والدین کا فرض ہے کہ جب انہیں اولاد کی نعمت سے نوازا جائے تو اس کی نیکی کی دعائیں رب سے کرتے رہیں، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ثلاث دعوات يستجاب لهن لا شك فيهن : دعوة المظلوم، ودعوة المسافر، ودعوة الوالد لولده) (3)

"تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والدین کی اپنی اولاد کے لیے دعا۔"

(1) الفرقان: 74

(2) تفسیر طبری: 19/319

(3) سنن ابن ماجہ: 3863، السلسلۃ الصحیحۃ: 596

ABMWorkshops

.19	دوسرا: نیک شوہر اور بیوی کا انتخاب بیوی کا انتخاب اچھا کرنا اچھے بچوں کی تربیت کی بہترین شروعات ہے۔ اسی طرح بہتر شوہر کا انتخاب بھی وہی معنی رکھتا ہے۔
.20	تیسرا: اولاد کو قتل نہ کرنا: اللہ کا ارشاد ہے: (قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ) (1) "آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو، اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو، ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں، اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو۔ ہاں مگر حق کے ساتھ، اسی کا تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔" اللہ نے "سورۂ بنی اسرائیل" میں اسی مضمون کو کچھ اس طرح سے بیان فرمایا کہ: (وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا) (2) "اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولادوں کو مار نہ ڈالو! انہیں اور تمہیں ہم ہی روزی دیتے ہیں یقیناً ان کا قتل کبیرہ گناہ ہے۔" شوہر اور بیوی مانع حمل کے مشروع اسباب اختیار کر سکتے ہیں اگر: 1. جان کو خطرہ ہو 2. خطرناک بیماری کا خدشہ ہو 3. لطف کے لیے ہو (شوہر بیوی کی باہمی رضامندی سے)۔ بلاوجہ یا فقر و فاقہ کے ڈر سے مانع حمل اسباب اختیار کرنا غلط ہے۔ (3) (1) سورۃ الانعام: 151 (2) سورۃ بنی اسرائیل: 31 (3) تفصیل کے لیے دیکھیے: آداب الزفاف للألبانی
.21	چوتھا: اولاد کا اچھا نام رکھنا، عقیقہ کرنا اور بال کاٹنا:

ABM Workshops

	نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: **(كل غلام مرتهن بعقيقته، تذبح عنه يوم السابع، ويحلق رأسه ويسمى)(1)** "بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہے، جو ساتویں دن اس کی طرف سے ذبح کیا جائے گا ، اور اس کے سر کے بال اتارے جائیں گے ، اور اس کا نام رکھا جائے گا۔" نبی کریم ﷺ ناموں کے متعلق ارشاد فرمایا: **(إن أحب أسماءكم الى الله : عبد الله، وعبد الرحمن)(2)** "تمہارے ناموں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب نام: عبد اللہ، اور عبد الرحمن ہیں۔" "اور ایک روایت میں "حارث "نام کو بھی پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔" (3) برے نام رکھنے کا خطرناک انجام ہوتا ہے جیسا کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے دادا (حزن بن ابی وہب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ « حزن » (بمعنی سختی)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم « سھل » (بمعنی نرمی) ہو، پھر انہوں نے کہا کہ میرا نام میرے والد رکھ گئے ہیں اسے میں نہیں بدلوں گا۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے تھے کہ چنانچہ ہمارے خاندان میں بعد تک ہمیشہ سختی اور مصیبت کا دور رہا۔ (4) (1) سنن ابن ماجہ: 3165، سنن نسائی: 4225، سنن ابی داود: 2837، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ الارواء: 1165۔ (2) صحیح مسلم: 5587 (3) السلسلۃ الصحیحۃ: 904 (4) صحیح بخاری: 6190
.22	پانچواں: اولاد کی اچھی تربیت کرنا: اس سلسلے میں ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے میں کوتاہی کی اور اس کو نظر انداز کر دیا، تو اس نے بہت بڑی غلطی کی، کیونکہ اولاد میں اکثر فساد والدین ہی کی طرف سے آتا ہے، اور اگر انہوں نے بے پرواہی سے کام لیا اور دین کے فرائض و سنن کی تعلیم نہ دی تو ایسی اولاد نہ تو اپنے آپ کو فائدہ دے سکے گی، اور نہ اپنے والدین کے لیے خیر کا ذریعہ ثابت ہو گی۔ ایک باپ نے اپنے بیٹے کو اس کی بدسلوکی پر ڈانٹا تو اس نے کہا: ابو جان! آپ نے بچپن میں میرا حق

	خدمت ادا نہیں کیا تو میں نے بڑے ہو کر نافرمانی کی ہے، آپ نے مجھے بچپن میں ضائع کیا تو میں آپ کو بڑھاپے میں ضائع کر رہا ہوں۔ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ تربیتی قتل (عدم تربیت) جسمانی قتل سے برا ہے۔ (بحوالہ الفتنة أشد من القتل)
.23	اولاد کی اچھی تربیت نہ کرنے کے نقصانات: 1۔ والدین انتقال کے بعد اولاد کی دعاؤں سے محروم رہیں گے۔ 2۔ وہ والدین معاشرے میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے۔ 3۔ مختلف حالات میں والدین کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ 4۔ بڑھاپے میں بچوں کے سکون سے محروم اور ان کے دھوکے سے دوچار۔ 5۔ بچوں کا وراثت کے مسئلے کو لے کر لڑنا اور جھگڑنا۔ 6۔ عدم تربیت یافتہ بچے اپنے نکاح کے بعد ازدواجی زندگی کو برقرار نہیں رکھ سکتے ہیں۔ 7۔ خاندان میں جو اختلافات چلے آرہے ہیں ان کا باقی رہنا اور مزید بڑھنا۔ 8۔ قوم وملت کے سرمائے کا نقصان۔ 9۔ قیامت کے دن اللہ کی باز پرس۔ 10۔ وہ والدین دھوکہ دینے والے ہیں جو اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرتے۔
.24	**واٹس ایپ اور فیس بک استعمال کرنے کے آداب** • جو بھی قرآنی آیت یا حدیث آپ کے پاس آئے اسے فارورڈ کرنے سے پہلے چیک کرلیں یا کسی مستند عالم سے پوچھ لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے پر جھوٹی حدیث کو پھیلانے کا وبال اور گناہ آجائے۔ • اپنے واٹس ایپ کو لوگوں کی برائی اور غیبت کا ذریعہ نہ بنائیں، یاد رکھیں کہ صرف ایک غیبت والی بات شیر کرنے کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کا گناہ آپ کے سر آجائے گا اور آپ کو معلوم بھی نہیں ہو گا۔ • لوگوں کی عزت کے پیچھے نہ پڑیں، کسی کی جاسوسی نہ کریں، کیونکہ جو دوسروں کی عزت پر ہاتھ ڈالتا ہے اللہ اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔ • شہد کی مکھی کی مثال بنیں جو خوشبودار چیزوں پر ہی بیٹھتی ہے اور لوگوں کو فائدے کی چیز "شہد" دیتی ہے۔ ایسے حادثات وواقعات کو شیر نہ کریں جن سے کوئی فائدہ نہ ہو، لوگوں کو خوش کریں نہ کہ مایوس کریں۔ مکھی کی مثال نہ بنیں جو گندگی پر بیٹھتی ہے۔

APN Workshops

- اپنے ملک و وطن سے متعلق غلط باتیں شیر نہ کریں، ایک ذمہ دار شہری بنیں۔ اللہ کا شکر بجالائیں کہ آپ اپنے ملک میں آزادانہ طور پر اپنے دین پر عمل کر سکتے ہیں۔
- دوسروں کی خصوصًا علمائے کرام کی عیب جوئی نہ کریں، الا یہ کہ کسی غلطی پر متنبہ کرنا ہو۔ دوسروں کا عیب تلاش کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کی زیادہ فکر کریں، اس لئے کہ عیب تلاش کرنے کے لئے زبان سب کے پاس ہے۔
- کوئی لنک شیر کرنے سے پہلے چیک کر لیں، کہیں انجانے میں خلاف شرع بات شیر نہ کر دیں۔
- کسی کو کوئی میسیج بھیجنے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیں کہ ان کا وقت مناسب ہے کہ نہیں۔
- کوئی ضروری نہیں کہ ہر وہ چیز جو آپ کے پاس آئے اسے لامحالہ شیر کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرے" اس لئے صرف تحقیق شدہ چیزوں کو ہی بھیجا کریں۔
- ہمیشہ واٹس ایپ سے چمٹے رہنا مناسب نہیں، مہمان ہو تو ان کا خیال کریں، کلاس روم میں ہوں، والدین کے پاس ہوں، یا احباب کے ساتھ ہوں اس وقت واٹس ایپ بند کر دیں یعنی صرف مناسب اوقات میں ہی واٹس اپ کا استعمال کریں۔
- اپنے اوقات کا محاسبہ کریں کہ کتنا وقت واٹس ایپ استعمال کرتے ہیں؟ اور کتنا وقت سمجھ کر قرآن کریم پڑھنے اور دین سیکھنے، سکھانے پر صرف کرتے ہیں؟ اور کتنا وقت دیگر ضروری امور پر؟ اس کے بعد اوقات صرف کرنے کی صحیح روٹین تیار کریں۔
- لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن وحدیث کی صحیح باتیں پہنچائیں اور عوام میں پھیلے غلط افکار و نظریات کی بھرپور تردید کریں لیکن واضح رہے اپنی دعوت کا محور عقیدۂ توحید کو بنائیں۔
- جو بھی چیزیں دوسروں کو بھیجتے رہیں گے وہ سب آپ کے نامۂ اعمال میں اندراج ہوتا رہے گا۔ اس لئے آپ کی ہمیشہ یہ کوشش ہو کہ ہمارے نامۂ اعمال میں کار ثواب لکھا جائے اور عذاب والے تمام کام سے پرہیز کریں۔

25. چھٹا: نماز کی تلقین کرنا:

بچے جب مکمل سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا عادی بنائیں۔ اور جب دس سال مکمل ہو جائیں تو اس پر انہیں تربیتی ضرب کر سکتے ہیں۔ اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دیں۔

ABM Workshops

اللہ نے نماز کے حوالے سے ابراہیم علیہ السلام کی دعا نقل فرمائی ہے کہ انہوں نے اپنے رب سے یہ دعا بھی کی کہ وہ انہیں اور ان کی اولاد کو نماز کا پابند بنادے، اور ان کی تمام دعاؤں کو بالعموم اور ان دعاؤں کو بالخصوص قبول فرمالے۔

(رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ) (ابراہیم:40)

"اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ، اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مروا صبيانكم بالصلاة إذا بلغوا سبعا، واضربوهم عليها إذا بلغوا عشرا، وفرقوا بينهم فى المضاجع) (1)

"جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو، اور اگر دس سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کے لیے ضرب کرو، اور انہیں الگ الگ سلاؤ۔"

ضرب کا مطلب اہانت والی ضرب مراد نہیں بلکہ تربیت والی ہلکی سی ضرب مراد ہے بالغ ہونے تک۔(فتوی شیخ البانی)

عیسی علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

(وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا)(مریم:55)

"وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکاۃ کا حکم دیتے تھے، اور وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول تھے۔"

اللہ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں۔

(وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ) (طہ:132)

" اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو۔ ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں۔ بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کا ہے۔"

"بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں پوری امت مراد ہے، یعنی سب لوگ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں، آپ ﷺ اس حکم میں بدرجۂ اولی داخل ہیں۔ آپ سے کہا گیا ہے کہ آپ نماز کی پابندی کیجیے، اور امور دنیا میں مشغول ہو کر اس سے غافل نہ ہو جائیے۔"(2)

(1) مسند احمد 2/181، شیخ شعیب نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

(2) (تیسیر الکریم :1/915)

.26 ساتواں: اولاد کے ساتھ شفقت سے پیش آنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ABM Workshops

(من ابتلي من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن كن له سترا من النار)(1)

"جس پر اللہ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی، اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔"

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لا يكون لأحد ثلاث بنات ، أو ثلاث أخوات فيحسن إليهن إلا دخل الجنة)(2)

"جس کسی کی بھی تین بیٹیاں یا بہنیں ہوں، اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اسے جنت ملے گی۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کے حوالے سے ایک اچھے معاشرے کے قیام کے لیے روشن ہدایت فرمائی۔

(من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا فليس منا)(3)

"جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں۔"

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: (من لا يرحم لا يرحم)(4)

"جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔"

(1) صحیح بخاری: 5995۔

(2) صحیح الأدب المفرد للالبانی 1/103۔

(3) سنن ترمذی: 19191، سلسلہ الصحیحۃ: 2196۔

(4) صحیح بخاری: 5997۔

27. آٹھواں: دین اسلام کا علم سکھانا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (طلب العلم فريضة على كل مسلم)(1)

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

علم سے مراد دونوں ہی علم ہیں: علم شرعی اور علم عصری۔ البتہ شرعی علم فرض عین ہے اور عصری علم فرض کفایہ۔ تو والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو نیکی کی تعلیم دیں اور برائی سے بچنے کی تلقین کریں۔

(1) سنن ابن ماجہ: 22، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

28. نواں: عدل و مساوات قائم کرنا:

اولاد میں عدل و مساوات کے متعلق امام بخاری و مسلم نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ میں نے اپنے

اس لڑکے کو اپنا ایک غلام بطورِ ہدیہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسی طرح اپنے ہر لڑکے کو ہدیہ کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(فارجعه)**(1)

"تو پھر اس سے بھی واپس لے لو۔"

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ایسا سلوک اپنے تمام لڑکوں کے ساتھ کیا ہے؟

عرض کیا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: **(اتقو ا الله ، واعدلوا في أولادكم)**

"اللہ سے ڈرو، اور اپنے بچوں کے درمیان عدل و مساوات کا معاملہ کرو۔"

تیسری روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کیا تم نے اسی طرح تمام لڑکوں کو غلام دیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: **(فلا تشهدني على جور ، أيسرك أن يكونو ا إليك في البر سواء ؟ قال : بلى ، قال : فلا إذا)**(2)

"تو پھر مجھے گواہ نہ بناؤ میں ظلم و یادتی کا گواہ نہیں بنوں گا، پھر فرمایا: کیا تمہارے لیے یہ بات خوش آئند نہیں ہوگی کہ وہ سب بھی تمہارے ساتھ برابری کا سلوک کریں؟ عرض کیا: کیوں نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: لہذا تم بھی ان کے ساتھ برتاؤ میں تفریق و امتیاز نہ کرو۔"

(1) صحیح بخاری:2586، صحیح مسلم:4186

(2) سنن ابن ماجہ: 2375

29. دسواں: اولاد کے لیے حسب استطاعت مال و دولت چھوڑنا:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں بیمار تھا، اور رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، میں نے عرض کیا: حضور میرے پاس مال ہے، کیا میں اپنا کل مال خیرات کرنے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: اچھا تو نصف مال؟ فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: اچھا تو ایک تہائی سہی، فرمایا: **(والثلث كثير إنك أن تدع ورثتك أغنياء خير من أن تدعهم عالة يتكففون الناس في أيديهم، وأنك مهما أنفقت من نفقه فإنها صدقة حتى اللقمة ترفعها إلى في إمرأتك، وعسى الله أن يرفعك فينتفع بك ناس ويضر بك آخرون)**(1)

"خیر! مگر تہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثین کو مالدار چھوڑ کر مرو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ کر مرو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں، اور تم جو کچھ مال خرچ کرو گے وہ تمہارے واسطے صدقہ (ثواب) ہے حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو، اور امید تو یہ ہے کہ اللہ (تم کو زندہ رکھے گا، اور) تمہارے ذریعے کسی کو نفع اور کسی کو ضرر پہنچائے گا۔"

ABM Workshops

(1) صحیح بخاری:2742 • والدین اگر بچوں کی تربیت اور انکے حقوق میں کوتاہی کریں تو کیا ہو گا؟ • اولاد کے حقوق سے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کریں؟ • شوشل میڈیا استعمال کرنے کے کیا آداب ہیں بیان کریں؟	
E میاں بیوی کے فرائض اور ذمہ داریاں	
(1)بیوی کے فرائض	
پہلا: خاوند کو خوش رکھنا: اللہ کا فرمان ہے: (وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ) (1) "عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ،ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے،اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔" اور نبی ﷺ نے فرمایا: (إذا صلت المرأة خمسها، وصامت شهر رمضان، وحفظت فرجها، وأطاعت زوجها، قيل لها، ادخلى الجنة من أي ابواب الجنة شئت) (2) "جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے،رمضان کے روزے رکھے،اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے اس کو خوش رکھے تو اس سے کہا جائے گا جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:(لا يحل للمرأة أن يصوم وزوجها شاهد إلا بإذنه ولا تأذن فى بيته إلا بإذنه وما أنفقت من غير أمره فإنه يؤدى إليه شطره)(3) "جس عورت کا خاوند گھر پر موجود ہو اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے،شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے،وہ اپنے شوہر کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ و خیرات کرے گی اس کا آدھا ثواب اس کے شوہر کو بھی ملے گا۔" بیوی کو خاوند کے لیے آرائش وزیبائش کرنی چاہیے یہ مستحسن عمل ہے،اور مثالی بیوی وہ ہے جسے دیکھ کر اس کا خاوند خوش ہو جائے۔	.30

ABM Workshops

	(1)(البقرہ:228) (2) صحیح الجامع:660 (3) صحیح بخاری، کتاب النکاح:5192، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ:2370۔
.31	دوسرا: شوہر کا حکم ماننا:

گھر میں نظم و نسق کے لیے اللہ نے شوہر کو قوام بنایا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے: (الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا) (1)

" مرد عورتوں پر قوام ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کی پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبر گیری کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی طور پر) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو ہلکی ضرب کرو اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے ۔"

- مرد پر مالی ذمہ داری ڈالی گئی نہ کہ عورت پر۔
- مرتبہ ملتا ہے ذمہ داری کے ساتھ۔ مرتبہ فخر کے لیے نہیں بلکہ ذمہ داری ادا کرنے کے لیے ہے۔
- قرآن مجید میں ضرب کا حکم موجود ہے، اس کی تفسیر اور حدود نبی ﷺ نے متعین فرمادی ہیں۔
- "ضربًا غیر مبرح" زخم نہ آنی والی ضرب۔
- عورت کو مارنا مکروہ ہے۔
- آپ ﷺ نے زندگی میں دفع شدید کیا لیکن کسی بھی بیوی کو نہیں مارا۔
- "نشوزا" سے مراد بڑی نافرمانیاں ہیں، معمولی سی غلطیاں مراد نہیں۔
- مارنے سے بچیں۔
- چھوڑنے سے عورت کی زندگی خراب ہو رہی ہو اور ضرب سے ہی سدھر سکتی ہو اور فائدہ ہو تو آخری علاج طلاق ہے۔ اس قبیل کے مراحل میں اجازت ہے وہ بھی محدود انداز میں۔

ABM Workshops

- اگر مارنے میں زخم آگیا یا خطرناک خراش آگئی تو شوہر کی آخرت خطرہ میں ہے، لہذا مارنا آسان نہیں۔
- اس سے بچنا چاہیے کیونکہ:

1۔ مکروہ ہے، 2۔ ہر ایک کے لیے پابندی پوری کرنا آسان نہیں، 3۔ نبی ﷺ نے کبھی ضرب نہ لگائی

قال النبي صلى الله عليه وسلم: { إني لأكره للرجل يضرب أمته عند غضبه ولعله أن يضاجعها من يومه } .(2)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی شخص غصہ کے وقت اپنی لونڈی کو مارے، ہو سکتا ہے وہ اسی دن اس سے مباشرت بھی کرے"

اس حدیث سے پتا چلتا ہے:

1۔ نہ مارنا ہی افضل ہے۔

2۔ نبی ﷺ سے مارنا ثابت نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:**(خير النساء التي تسره إذا نظر ، وتطيعه إذا أمر ، ولا تخالفه في نفسها ولا مالها بما يكره)** (3)

"سب سے اچھی عورت وہ ہے جس وقت اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے، جب اسے حکم دے تو بجالائے، اپنی ذات اور مال کے بارے میں خاوند کو ناگوار گزرنے والی بات نہ کرے۔"

(1) النساء:34

(2) احکام القرآن لابن العربی، اس معنی کی حدیث بخاری:5204 میں آئی ہے۔

(3) السلسلۃ الصحیحۃ: 1838۔

.32 تیسرا: شوہر کے مال کی حفاظت:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:**(والمرأة راعية في بيت زوجها ، ومسئولة عن رعيتها)**(1)

"عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے، اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:**(والذى نفس محمد بيده، لا تؤدى المرأة حق ربها حتى تؤدي حق زوجها)**(2)

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کر لے۔"

(1) صحیح بخاری:893۔

(2) سنن ابن ماجہ:1853، السلسلۃ الصحیحۃ:1203۔

33. چوتھا: شوہر کی شکر گزاری:

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رأيت النار ، فلم أر كاليوم منظرا قط، ورأيت أكثر أهلها النساء، قالوا : بم؟ يا رسو ل الله! قال "بكفرهن" قيل : أيكفرن بالله؟ قال : يكفرن العشير، ويكفرن الإحسان، لو أحسنت إلى إحداهن الدهر، ثم رأت منك شيئا قالت : ما رأيت منك خيرا قط) (1)

"آج میں نے جہنم دیکھی ہے، اور اس جیسا منظر (اس سے پہلے) کبھی نہیں دیکھا، میں نے جہنم میں عورتوں کی اکثریت دیکھی" صحابہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! وہ کیوں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں، اگر تم کسی عورت پر زمانے بھر کے احسان بھی کر دو لیکن جب اس (عورت) کی مرضی کے خلاف (کوئی بات) دیکھی تو کہے گی: میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔"

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے موقع پر عید گاہ تشریف لے گئے، راستے میں آپ ﷺ کا گزر عورتوں پر ہوا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (يا معشر النساء! تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار فقلن : وبم يا رسول الله؟ قال : تكثرن اللعن، وتكفرن العشير) (2)

"اے عورتو! صدقہ کیا کرو، میں نے جہنم میں دیکھا ہے کہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہے، عورتوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ!" اس کی وجہ کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم لعن و طعن بہت زیادہ کرتی ہو، اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔"

جہنم میں عورتوں کی کثرت ہے اسی طرح جنت میں بھی عورتوں ہی کی کثرت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر جنتی کو دو بنات آدم میں سے ملے گی۔

- اچھی عورت کی علامات ذکر کریں؟
- نیک اور صالح بیوی کی خصوصیات جو منصوص ہیں تحقیق کریں۔

(1) صحیح مسلم:2109۔

(2) صحیح بخاری:304۔

ABM Workshops

.34

(2)شوہر کے فرائض

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (الدنيا كلها متاع ، وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة)(1)

"دنیا تمام کی تمام سامان زینت ہے، اور اس کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔"

جیسا کہ خاوند کے ذمہ بیوی کے حقوق ہیں، اس طرح بیوی کے ذمہ خاوند کے کچھ حقوق ہیں، ذیل کی سطور میں اختصار کے ساتھ ان کا ذکر آرہا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا کہ (إن لزوجك عليك حقا)(2)"یقیناً تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔"

(1) صحیح مسلم: 3649۔

(2) صحیح بخاری: 1974۔

.35

پہلا: بھلائی کرنا / حتی المقدور خوش رکھنا:

اللہ کا ارشاد ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا)(1)

"ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو، انہیں اس لیے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں، ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود وباش رکھو گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا جانو اور اللہ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے۔"

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:(استوصوا بالنساء خيرا)(2)

"عورتوں کے حق میں ہمیشہ بھلائی کی وصیت قبول کرو۔"

(1)النساء:19

(2) صحیح بخاری:3331، مسلم: 3644

.36

دوسرا: گالی گلوچ سے اجتناب:

حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہمانے اپنے باپ سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:(أن تطعمها إذا طعمت ، وتكسوها إذا اكتسيت ، ولا تضرب الوجه ، ولا تهجر إلا في البيت)(1)

ABMWorkshops

"جب تو کھائے تو اسے بھی کھلائے، اور جب تو پہنے تو اسے بھی پہنائے، اور اس کے منہ پر نہ مارے، اور نہ گالی گلوچ دے، اور گھر کے علاوہ اس سے الگ نہ رہے۔"

رسول اللہ ﷺ کی عمومی حدیث:

"کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔"(2)

اور ایک حدیث میں ہے:

"وہ شخص مومن نہیں جو دوسروں کو لعن طعن کرے، فحش گوئی اور بدزبانی سے کام لے۔"(3)

(1) سنن ابی داؤد: 2142، شیخ البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

(2) صحیح بخاری: 6044۔

(3) سنن ترمذی: 1977، السلسلۃ الصحیحۃ: 320۔

37.

تیسرا: اچھا سلوک کرنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(خيركم خيركم لأهله وأنا خيركم لأهلي)(1)

"وہ آدمی تم میں سے زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، اور میں اپنی بیویوں کے لیے تم میں سب سے اچھا ہوں۔"

اللہ نے عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾(2)

"روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لیے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں، اور تم ان کے لباس ہو۔ اللہ کو تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمالیا، اب تمہیں ان سے مباشرت اور اللہ کی لکھی ہوئی چیز تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو، اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم

مسجدوں میں اعتکاف میں ہو، یہ اللہ کی حدود ہیں تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(استوصوا بالنساء خيرا، فإن المرأة خلقت من ضلع، وإن العوج ما في الضلع أعلاه، فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركه لم يزل أعوج، فاستوصوا بالنساء خيرا)(3)

لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو، بلاشبہ ان کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے، اور زیادہ کجی پسلی کے اوپری حصے میں ہوتی ہے، اگر تم اس ٹیڑھی پسلی کو (سختی سے) سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گی، اور اگر اسے یونہی چھوڑ دوگے تو پھر وہ ہمیشہ ہی ٹیڑھی رہے گی۔ اس لیے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے میں میری وصیت قبول کرو۔

ایک اور روایت میں ہے:

(إنَّ المرأةَ خُلِقت من ضِلَعٍ لن تستقيمَ لَكَ على طريقةٍ، فإنِ استمتعتَ بِها استمتعتَ بِها وبِها عوجٌ، وإن ذَهبتَ تقيمُها، كسرتَها وَكسرُها طلاقُها)(4)

"عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، تم کسی بھی صورت میں اسے سیدھا نہیں کرسکتے، اگر تم اس سے ٹیڑھی رہتے ہوئے لطف اندوز ہوگے تو تبھی اس سے لطف اندوز ہوسکتے ہو، ورنہ اگر اسے سیدھا کرنے لگوگے تو اسے توڑ دوگے، اور اسے توڑنا طلاق ہے۔"

(1) سنن ابن ماجہ:1977، السلسلۃ الصحیحۃ:285۔

(2) البقرہ:187

(3) صحیح بخاری:3331۔ صحیح مسلم:3644۔

(4) صحیح مسلم:1468۔

38. چوتھا: مار پیٹ نہ کرنا:

عبداللہ بن زمعۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لا يجلد أحدكم امراته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم)(1)

"تم میں سے کوئی یہ حرکت نہ کرے کہ صبح اپنی بیوی کو غلام باندی کی طرح مارے پیٹے، اور پھر شام کو اس سے خلوت کرنے لگے۔"

اللہ کا ارشاد ہے:

(وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا) (2)

"اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں ڈر ہو، انہیں وعظ و نصیحت کرو، اور بستروں میں ان سے علیحدگی اختیار کر لو، اور انہیں ضرب کرو، پھر اگر تمہاری اطاعت کرنے لگیں، تو ان کے سلسلے میں کوئی اور کاروائی نہ کرو۔"

(1) صحیح بخاری:5204

(2) النساء:34

.39 پانچواں: وقت دینا:

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح کا واقعہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: "نبی ﷺ نے سلمان اور ابو درداء رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات کروائی۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے گھر گئے تو دیکھا کہ ام درداء رضی اللہ عنہا سادے اور بے رونق کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ انہوں نے کہا: تم نے یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ کہا: تمہارے بھائی ابو الدرداء کو دنیا میں کسی چیز کی کوئی حاجت ہی نہیں۔ ابو الدرداء آئے، ان کے لیے کھانا بنایا اور کہا: کھاؤ، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا۔ رات آئی اور ابو درداء رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لیے جانے لگے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: سو جاؤ، یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر آیا، تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا: "تم پر تمہارے رب کا بھی حق ہے، اور تمہارے نفس کا بھی ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی حق ہے، اس لیے ہر صاحب حق کو اس کا حق دو۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: صدق سلمان ("سلمان نے سچ کہا۔") (1)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دوڑ میں مقابلہ کیا اور جیت گئیں۔ پھر جب (کچھ عرصہ بعد ان کے) بدن پر گوشت چڑھ گیا اور وہ فربہ بدن ہو گئیں تو ایک سفر میں اسی طرح دوڑ کا مقابلہ کیا۔ اس میں رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے (یعنی جیت گئے) آپ ﷺ نے فرمایا: (هذه بتلك السبقة) "عائشہ! یہ اس جیت کا بدلہ ہے۔" (2)

(1) صحیح بخاری:1968

APM Workshops

(2) سنن ابی داؤد: 3578، صحیح	
چھٹا: جہنم کی آگ سے بچانا: اللہ کا ارشاد ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّـهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ)(1) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں، جنہیں جو حکم اللہ دیتا ہے، اس کی نافرمانی نہیں کرتے، بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته، الإمام راع ، وهو مسئول عن رعيته ، والرجل راع في أهله ، وهو مسئول عن رعيته ، والمرأة راعية في بيت زوجها ، ومسئولة عن رعيتها ، والخادم راع في مال سيده ، ومسئول عن رعيته ، فكلكم راع ، ومسئول عن رعيته)(2) "تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے، اور ہر شخص سے اس کے متعلق اور ماتحت رہنے والے لوگوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ امام ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مرد اپنے گھر والوں کے بارے میں ذمہ دار ہے، اور اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ خادم اپنے سردار کے مال کا ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک شخص ذمہ دار ہے، اور ہر شخص سے اس کے متعلقین اور ماتحت رہنے والے لوگوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔" (1) سورۃ التحریم:6 (2) صحیح بخاری:893، صحیح مسلم:1829	40.
ساتواں: بیوی پر خرچ کرنا: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إن المسلم إذا أنفق على أهله نفقة ، وهو يحتسبها ، كانت له صدقة)1 "یقینا مسلمان جب اپنے اہل وعیال پر کچھ خرچ کرتا ہے، اور اس میں وہ ثواب کی نیت رکھتا ہے، تو وہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوگا۔"	41.

BM Workshops

"حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:(أن تطعمها إذا طعمت، وتكسوها إذا اكتسيت، ولا تضرب الوجه، ولا تقبح، ولا تجهر إلا في البيت)2

"جب تم کھانا کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، اور جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اور اس کے چہرے پر ضرب نہ کرو، اسے برا بھلا نہ کہو، اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کرو مگر گھر کے اندر۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:(دينارٌ أنفقته في سبيلِ اللهِ . ودينارٌ أنفقته في رقبةٍ . ودينارٌ تصدقت به على مسكينٍ . ودينارٌ أنفقته على أهلِك . أعظمُها أجرًا للذي أنفقته على أهلِك)3

"ایک دینار تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار غلام کے آزاد کرنے میں صرف کیا، ایک دینار مسکینوں پر صدقہ کیا، اور ایک دینار گھر والوں پر خرچ کیا، تو جو دینار گھر والوں پر خرچ کیا اس کا اجر سب سے زیادہ ہے۔"

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إنك لن تنفق نفقة تبتغی بها وجه الله، إلا أجرت بها حتى ما تجعل في إمرأتك)4

"تم اللہ کی خوشنودی چاہتے ہوئے جو کچھ بھی کروگے اس پر تمہیں اجر ملے گا، یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی اجر پاؤ گے جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔"

(1) صحیح بخاری:4006، صحیح مسلم:2322۔

(2) سنن ابی داؤد:2142، شیخ البانی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

(3) صحیح مسلم: 995۔

(4) صحیح بخاری:4409، صحیح مسلم: 1628۔

42. آٹھواں: مہر ادا کرنا:

اللہ کا ارشاد ہے:

(وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا) (1)

"اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو، ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے تمہارے لیے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیو۔"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنوبِ عندَ اللهِ رجلٌ تَزَوَّجَ امرأةً فلمَّا قَضى حاجَتَهُ مِنها طَلَّقَها و ذهب بِمَهْرِها) (2)

"اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی کسی عورت سے نکاح کرے، پھر جب اپنی ضرورت پوری کر لے، تو اسے طلاق دے دے اور اس کا مہر بھی ادا نہ کرے۔"

(1) النساء:4

(2) مستدرک حاکم 2/182، امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ السلسلہ الصحیحہ:999

.43 نواں: بیوی کو گھر کی زینت بنانا:

بیوی کو گھر میں سہولیات مہیا کی جائیں نہ کہ ضروریات زندگی کو حاصل کرنے کے لیے مشکلات میں ڈالا جائے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

(وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (سورة الاحزاب:33)

"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو، اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو، اور نماز ادا کرتی رہو، اور زکاۃ دیتی رہو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو، اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ ہر قسم کی لغویات کو دور کر دے، اور تمہیں خوب پاک وصاف کر دے۔"

- اللہ کو سب زیادہ کونسی بات ناگوار لگتی ہے حدیث کی روشنی میں قلمبند کریں؟
- بحیثیت شوہر اپنی بیوی کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں احادیث کی روشنی میں نقل کریں؟

.44

F ازدواجی مشکلات سے نمٹنے کے نبوی اسالیب (طریقے)

1. مسکراہٹ کے ذریعے مسئلہ حل کر دینا
2. نظر انداز کر دینا
3. بامقصد گفت وشنید (یعنی Discussion Approach) اور ایک دوسرے کو وضاحت اور مفاہمت کر کے مطمئن کرنے کی کوشش کرنا
4. عمداً غلطی پر وعظ ونصیحت کا انداز اختیار کرنا

ABM Workshops

5. ہلکی سی ڈانٹ ڈپٹ کا انداز اپنانا 6. فیصلوں کے صادر کرنے سے قبل اثبات گناہ کی تحقیق کر لینا 7. انصاف پر مبنی فیصلہ کرنا 8. دفعِ شدید کے ذریعے اپنا دفاع کرنا 9. ہجر جمیل اختیار کرنا(یعنی تعلقات میں کمی کرنا تاکہ غلطی کا احساس دلایا جائے) 10. اختیار دینا اور مشورہ کرنا 11. اختلاف کا حل اب طلاق ہی رہ گیا ہو تو ظلم کا راستہ اختیار نہ کرتے ہوئے اور معلق نہ کرتے ہوئے طلاق کا راستہ اختیار کیا جائے نوٹ:رسول ﷺ سے ضرب اور گالی ثابت نہیں، اللہ ہدایت دے ان شوہروں کو جو ان گیارہ اسالیب کو چھوڑ کر ضرب اور گالی پر اتر آتے ہیں۔ • ازدواجی مسائل سے نمٹنے کے نبوی اسالیب پر احادیث جمع کریں؟اور حوالے ذکر کریں۔	
# G قریبی رشتہ داروں کے حقوق بعثت نبوی سے قبل عرب معاشرے میں خاندانی عصبیت کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ آپ ﷺ نے اس عصبیت کا قلع قمع کیا، اور معاشرے کو صحت مند معاشرتی روابط، بامقصد وابستگی اور انسانی ہمدردی پر مبنی بنیادیں فراہم کیں۔اس معاشرتی انقلاب نے تعصبات میں الجھے ہوئے معاشرے کو ان روایات سے آشنا کر دیا جو اعلیٰ انسانی اقدار پر مشتمل تھیں۔ قرآن حکیم میں اہل قرابت سے حسن سلوک کی کئی مقامات پر تاکید کی گئی ہے: (إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ) (سورۃ النحل:90) "بے شک اللہ (ہر ایک کے ساتھ) عدل و احسان کا حکم فرماتا ہے، اور قرابت داروں کو دیتے رہنے کا۔" ذیل کی سطور میں قریبی رشتہ داروں کے حقوق کا مختصر مگر جامع بیان آرہا ہے۔ان شاء اللہ	.45
پہلا:صلہ رحمی کرنا: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ليس الواصل بالمكافى ، ولكن الواصل الذى إذا قطعت رحمه وصلها)(1)	.46

ABM Workshops

"وہ آدمی صلہ رحمی کا حق ادا نہیں کرتا ہے جو بدلے کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے، صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا دراصل وہ ہے جو اس حالت میں بھی صلہ رحمی کرے جب اس کے قرابت دار اس کے ساتھ قطع رحمی (اور حق تلفی) کا معاملہ کریں۔"

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(من أحب أن يبسط له في رزقه، وينسأ له في أثره فليصل رحمه)(2)

"جو کوئی یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو، اور دنیا میں اس کے قدم تادیر رہیں (یعنی اس کی عمر دراز ہو) تو وہ اپنے رشتوں کو جوڑے رکھے۔"

اللہ نے قطع رحمی سے بایں الفاظ منع فرمایا:

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّـهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّـهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) (3)

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا، اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور خواتین پھیلا دیے۔ اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بچو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض کرنے لگا:

(يا رسولَ اللهِ ! إنَّ لي قرابةً . أصِلُهم ويقطعوني . وأُحسِنُ إليهم ويُسيئون إليَّ . وأحلمُ عنهم ويجهلون عليَّ . فقال " لئن كنتَ كما قلتَ، فكأنما تُسِفُّهمُ المَلَّ . ولا يزال معك من اللهِ ظهيرٌ عليهم ، ما دمتَ على ذلك " .)(4)

"اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے جڑتا ہوں لیکن وہ مجھ سے کٹتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر یہی بات ہے جو تم نے بیان کی تو تم ان کا منہ خاک سے بھرتے ہو، جب تک تم اسی طریقے پر کاربند رہو گے اللہ کی جانب سے برابر تمہارے لیے مددگار (فرشتہ) رہے گا۔"

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(إنَّ الرَّحِمَ شَجْنةٌ منَ الرَّحمنِ ، فقالَ اللهُ : من وصلَك وصلتُه ، ومن قطعَك قطعتُه)(5)

"رشتہ عرش سے لٹکا ہوا ہے، تو اللہ نے فرمایا کہ: جو تجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا، اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔"

ABM Workshops

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(لا يدخل الجنة قاطع)(6)
"قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔"

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(الراحمون يرحمهم الرحمن ، ارحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء)(7)
"رحم کرنے والوں پر رحمٰن (اللہ) رحم کرتا ہے لہذا تم زمین والی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔"

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(لا يرحم الله من لا يرحم الناس)(8)
"اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا، جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:
(لا تنزع الرحمة إلا من شقي)(9)
"رحم کا جذبہ بد بخت کے سوا اور کسی کے دل سے نہیں نکالا جاتا۔"

(1) صحیح بخاری:5991
(2) صحیح بخاری:5985، صحیح مسلم:6523
(3)النساء:1
(4) صحیح مسلم:2558
(5) صحیح بخاری:5988
(6) صحیح بخاری:5984، صحیح مسلم:6520
(7)سنن ابی داؤد:4941، سنن ترمذی: 1924،السلسلۃ الصحیحۃ:922
(8) صحیح بخاری:7376، صحیح مسلم:6030
(9)سنن ترمذی: 1923،البانی نے اسے حسن کہا ہے۔المشکاۃ، رقم:4968

47. دوسرا: حسن سلوک سے پیش آنا:

اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّـهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّـهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا﴾ (1) "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں کے ساتھ، مساکین، رشتے دار، اور پہلو کے ہمسائے کے ساتھ، اور قریبی دوست کے ساتھ، اور مسافر سے، اور جو تمہاری ملکیت میں ہوں (ان کے ساتھ) بے شک اللہ اترنے والے، بڑمارنے والے کو نہیں پسند کرتا۔" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مثل المومن فی توادھم و تراحمھم و تعاطفھم، مثل الجسد، اذا اشتکی منه عضو، تداعی له سائر الجسد بالسھر والحمی)(2) "مومنین کی آپس میں مثال محبت اور مہربانی کرتے ہوئے، ایک جسم کی طرح ہے کہ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے، تو سارے جسم کے اعضاء بے خوابی اور بخار کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔" (1) النساء:36 (2) صحیح مسلم:6586	
تیسرا: عدل وانصاف کرنا: اللہ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ اللَّـهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (النحل:90) "اللہ عدل، بھلائی اور قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی کے کاموں، اور ناشائستہ (کاموں) حرکتوں، اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔" ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ما من ذنب اجدر أن یعجل الله لصاحبه العقوبة فی الدنیا مع ما یدخر فی الآخرة من البغی وقطیعه الرحم)1 "ظلم وزیادتی اور قطع رحمی دو جرم ایسے ہیں کہ اللہ آخرت کی سزا کے ساتھ دیناہی مہیں ان کو فوری سزا بھی دیتا ہے (ان دو جرموں کے علاوہ اور کوئی ایسے جرم نہیں کہ جن کی سزا کا اللہ اس طرح اہتمام کرتا ہو)۔" ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:	48.

ABM Workshops

(ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصلاة والصدقة؟ قالو ا: بلى يا رسول الله ! قال اصلاح ذات البين، وفساد ذات البين : الحالقة)2

"کیا میں تمہیں روزہ، زکوۃ اور نماز سے بھی بڑے درجے کی نیکی نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کہ ضرور! اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا کہ آپس کی مصالحت ہے، اور آپس کی دشمنی ایمان کھو دیتی ہے۔"

(1) سنن ترمذی: 2511، سنن ابی داؤد: 4902، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

(2) سنن ابی داؤد: 4919، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

49.	چوتھا: رشتہ داروں سے تعاون کرنا: اللہ کا فرمان ہے: (إِنَّ اللّٰـهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ)(النحل:90) "اللہ یقیناً عدل، بھلائی اور قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی کے کاموں، اور ناشائستہ حرکتوں، اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔" مزید ارشاد باری ہے: (وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا) (بنی اسرائیل:26) "اور رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ کرنے سے بچو۔" ارشاد باری ہے: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰـهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللّٰـهُ لَكُمْ وَاللّٰـهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ) (النور:22) "تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں، انہیں اپنے قرابت داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی قسم نہیں کھا لینی چاہیے، بلکہ معاف فرمادے؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔" نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (الصدقة على المسكين صدقة، وهى على ذى الرحم ثنتان : صدقة ووصل)1 "کسی مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے، اور یہی صدقہ کسی رشتے دار پر کیا جائے تو اس کی حیثیت دوگنا ہو جاتی ہے، ایک صدقے کی، اور دوسری صلہ رحمی کی۔"

ABM Workshops

آپ ﷺ نے معاشی طور پر کمزور رشتہ داروں کی معاشی بحالی پر بھی زور دیا، اور معاشرے کے صاحب حیثیت افراد کو معاشی طور پر کمزور اقرباء کے اس حق کی ادائیگی کی تلقین فرمائی، چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "مدینہ میں اکثر انصاریوں کے پاس کھجوروں کے باغات ہی بطور مال ہوا کرتے تھے، اور بیر حاء نامی باغ طلحہ رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ محبوب تھا، یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا، اور نبی کریم ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے ہیں اس اس (کنویں) کا پانی پیا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔" جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم آیا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ فرماتا ہے کہ "تم اس وقت تک نیکی حاصل نہ کر سکو گے جب تک اپنے پسندیدہ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ مجھے یہ باغ سب سے زیادہ محبوب ہے، لہذا میں اسے اللہ کی راہ میں دیتا ہوں، اور اس کے ثواب کا امیدوار ہوں۔ آپ نے شاباش دی اور فرمایا: یہ بڑا مفید اور فائدہ رساں مال ہے لیکن میرے نزدیک یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرو، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا ہی کیا جائے گا، اور حسب وعدہ انہوں نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔"2 (1) سنن ترمذی: 658، مسند احمد 3/402، سنن النسائی: 2583، شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (2) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، رقم: 1461۔	
پانچواں: ایک دوسرے کو تکلیف دہ باتیں نہ کہنا اور احسان نہ جتلانا: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: (وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا) (بنی اسرائیل: 53) " اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔" • رشتہ دار اگر ہم سے بدسلوکی کریں تو ہم کو کیا کرنا چاہیے؟ • آپسی رشتہ داری کی اصلاح کرنے کی کیا فضیلت ہے؟	.50
H بہن بھائیوں کے حقوق اللہ کا ارشاد ہے:	.51

ABM Workshops

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّـهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّـهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) (سورۃ النساء:1)

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا، اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور خواتین پھیلا دیں۔ اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بچو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

ایک دوسرے مقام پر اللہ کا فرمان ہے:

(النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّـهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا) (الاحزاب:6)

"پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں، اور ان کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں، اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجرین کے آپس میں زیادہ حقدار ہیں، ہاں تمہیں اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی اجازت ہے یہ حکم لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔"

نیز اللہ کا راشاد ہے:

(وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا) (سورۃ النساء:8)

"اور جب تقسیم کے وقت قرابت دار، اور یتیم اور مسکین آجائیں، تو تم اس میں سے تھوڑا بہت انہیں بھی دے دو، اور اس سے نرمی سے بولو۔"

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لا تحقرن من المعروف شيئا، وإن من المعروف أن تلقى أخاك بوجه طلق، وأن تفرغ من دلوك في إناء أخيك)1

"تم کسی بھی نیکی کو حقیر مت سمجھو اور اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا بھی نیکی ہے اور یہ بھی کہ تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ABM Workshops

(جاء رجل الى رسول الله ﷺ قال : من أحق الناس بحسن الصحبة ؟ قال : أمك، ثم أمك، ثم أمك، ثم آبائك، ثم أدناك أدناك)2

"کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میری خدمت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تمہاری ماں" میں پھر کہتا ہوں کہ تمہاری ماں، میں پھر کہتا ہوں کہ تمہاری ماں، اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے، اس کے بعد تمہارے قریبی رشتہ دار ہوں، پھر جو ان کے بعد قریبی رشتہ دار ہوں۔"

- بھائی بہن کے حقوق سے متعلق نصوص جمع کریں؟

(1) مسند احمد 3/344، سنن ترمذی: 197، البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے، التعلیق الرغیب 3/264۔

(2) صحیح مسلم: 6501۔

.52

I محتاجوں، غربا اور مساکین کے حقوق

اسلام نے سرمایہ دار اور خوشحال آدمی پر محتاج، غریب اور مسکین کے حقوق بھی مقرر کیے ہیں، تاکہ وہ لوگ بھی اپنی زندگی آسانی سے بسر کر سکیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

(وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ) (الفجر: 18)

"اور تم مسکینوں کو کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔"

مزید اللہ کا ارشاد ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ) (التوبہ: 60)

"صدقے، صرف فقیروں کے لیے ہیں، اور مسکینوں کے لیے، اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے، اور ان کے لیے جن کے دل اسلام کی طرف راغب ہیں، اور گردن چھڑانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کی راہ میں مسافروں کے لیے، یہ اللہ کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔"

قرآن حکیم میں محتاجوں، غرباء اور مساکین کے حقوق کی ادائیگی پر متعدد مقامات میں زور دیا گیا، ارشاد باری ہے:

(يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ) (البقرہ: 215)

ABM Worksheets

"آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجیے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے ہے، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور مسافروں کے لیے، اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ کو اس کا علم ہے۔"

اور ایک جگہ اللہ کا ارشاد ہے:

(أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ. فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ. وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ)

(سورۃ الماعون:1-3)

"کیا تو نے اسے دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے؟ یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے، اور مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دیتا۔"

ایک اور جگہ اللہ کا ارشاد ہے:

(فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللّٰهِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) (سورۃ الروم:38)

"پس قرابت دار، مسکین، مسافر، ہر ایک کو اس کا حق دو یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ کا چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں، ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

(الساعی علی الأرملة، کالمجاهد فی سبیل اللہ)[1]

"بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔"

- غربا اور کمزوروں کی فضیلت پر کوئی جامع حدیث یا نص ہو تو ذکر کریں۔

(1) صحیح بخاری: 6008۔

.53

J عمر رسیدہ لوگوں کے حقوق

اسلامی معاشرے میں عمر رسیدہ لوگ خصوصی مقام کے حامل ہیں۔ اس کی بنیاد اسلام کی عطا کردہ وہ آفاقی تعلیمات ہیں جن میں عمر رسیدہ لوگوں کو باعث برکت و رحمت اور قابل عزت و تکریم قرار دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بزرگ لوگوں کی عزت و تکریم کی تلقین فرمائی، اور بزرگوں کو یہ حق دیا کہ کم عمر اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کا احترام کریں، اور ان کے مرتبے کا خیال رکھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لیس منا من لم یرحم صغیرنا، یؤقر کبیرنا)[1]

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔"

ABM Workshops

(1) سنن الترمذی: 1919، السلسلۃ الصحیحۃ : 2196۔

54. **پہلا: سماجی معاملات میں تکریم کا حق:**

عام سماجی و معاشرتی معاملات میں بھی آپ ﷺ نے بڑوں کی تکریم کرنے کی تعلیم دی۔ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر پہنچے تو وہ دونوں باغات میں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ (دریں اثناء) عبد اللہ بن سہل قتل کر دیے گئے۔ تو عبد الرحمن بن سہل اور مسعود کے بیٹے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے ساتھ کے معاملے میں انہوں نے گفتگو کی تو عبد الرحمن نے ابتداء کی جب کہ وہ سب سے چھوٹے تھے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(کبر الکبر)1

"بڑے کے مرتبے اور عزت کا خیال رکھو۔"

(1) صحیح بخاری: 5891، صحیح مسلم: 1669، سنن نسائی: 4712، سنن نسائی: 6915۔

55. **دوسرا: معمر افراد کی تکریم اجلال الٰہی (اللہ کی تعظیم) کا حصہ ہے:**

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(إن من إجلال الله إكرام ذي الشيبة المسلم، وحامل القرآن غير االغالى فيه والجافى عنه ، وإكرام ذي السلطان المقسط)1

"بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ کی تعظیم کا حصہ ہے، اور اسی طرح قرآن مجید کے عالم کی جو اس میں تجاوز نہ کرتا ہو، اور اس بادشاہ کی تعظیم جو انصاف کرتا ہو۔"

(1) سنن ابوداؤد: 4843، صحیح الجامع الصغیر: 2195۔

56. **تیسرا: عمر رسیدہ افراد کی تکریم علامت ایمان ہے:**

معمر افراد کی بزرگی کے باعث انہیں خاص مقام و مرتبہ عطا کیا گیا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(ليس منا من لم يرحم صغيرنا، ويعرف شرف كبيرنا)1

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، او ہمارے بڑوں کی عزت نہ پہچانے۔"

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے:

(من لم يرحم صغيرنا ويعرف حق كبيرنا فليس منا)2

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہنچانتا۔"

ABM Workshops

(1)سنن ترمذی: 1920، السلسلۃ الصحیحۃ:2195۔

(2)سنن ابو داؤد: 4943، البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

57. **چوتھا: معمر افراد کا وجود باعث برکت سمجھنا:**

ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(البركة فى أكابرنا، فمن لم يرحم صغيرنا ويجعل كبيرنا فليس منا)1

"ہمارے بڑوں کی وجہ سے ہی ہم میں خیر و برکت ہے۔ پس وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔"

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث مبارک میں ہے:

(البركة مع أكابركم)2

"تمہارے بڑوں کے ساتھ تم میں خیر و برکت ہے۔"

ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی معظم ﷺ نے فرمایا:

(أبغوني ضعفائكم ، فانما ترزقون وتنصرون بضعفائكم)3

"مجھے اپنے ضعیف لوگوں میں تلاش کرو، کیونکہ ضعیف لوگوں کے سبب تمہیں رزق دیا جاتا ہے، اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔"

(1)طبرانی، المعجم الکبیر: 7895، ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے، صحیح ابن حبان: 559۔

(2) صحیح ابن حبان:559، مسند الشھاب: 36، مستدرک حاکم:210، طبرانی، المعجم الاوسط:8991، بیہقی، شعب الایمان: 11004، ہیثمی، موارد الظمان: 1912، ہیثمی، مجمع الزوائد 8:17، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

(3) صحیح ترمذی:1702، صحیح ابو داؤد:2335، سنن نسائی: 3179، السلسلۃ الصحیحۃ: 779۔

58. **پانچواں: سہولیات زندگی کی فراہمی میں ترجیح کا حق:**

اسلام عمر رسیدہ افراد کو زندگی کی سہولیات کی فراہمی میں ترجیح کا حق بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ حق قرآن حکیم کی درج ذیل آیات سے واضح ہوتا ہے:

﴿وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ۔ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۔ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ (سورۃ القصص:22-24)

"اور جب مدین کی طرف رخ کر کے چلے (تو) کہنے لگے: امید ہے مرا رب مجھے (منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے) سیدھی راہ دکھادے گا، اور جب مدین کے پانی (کے کنویں) پر پہنچے تو انہوں نے اس پر لوگوں کا ایک ہجوم پایا جو (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے، اور ان سے الگ ایک جانب دو عورتیں دیکھیں جو (اپنی بکریوں) کو روکے ہوئے تھیں، (موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم دونوں اس حال میں کیوں (کھڑی) ہو؟ تو وہ دونوں بولیں کہ ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلا سکتیں یہاں تک کہ چرواہے (اپنے مویشیوں کو) واپس لے جائیں، اور ہمارے والد عمر رسیدہ بزرگ ہیں، سو انہوں نے دونوں کے (ریوڑ) کو پانی پلا دیا، پھر سایہ کی طرف پلٹ گئے، اور عرض کیا: اے رب! میں ہر اس بھلائی کا جو تو میری طرف اتارے محتاج ہوں۔)"

موسیٰ علیہ السلام کا یہ واقعہ عمر رسیدہ افراد کو ترجیح فراہم کرنے کی اساس فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی بابت قرآن حکیم فرماتا ہے:

(قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ)

(سورۃ یوسف:78)

"وہ بولے! اے عزیز مصر! اس کے والد بڑے معمر بزرگ ہیں آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں، بے شک ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں پاتے ہیں۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ برادران یوسف نے اپنے بھائی بنیامین کی رہائی کے لیے اپنے معمر والد یعقوب علیہ السلام کا حوالہ دیا تھا۔

59. چھٹا: استطاعت سے زیادہ بوجھ سے استثناء کا حق:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(إذا صلى أحدكم للناس فليخفف ، فإن منهم الضعيف ، والسقيم ، والمبير ، وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء)[1]

"جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے، کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں، اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔"

گزشتہ صفحات میں دی گئی تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام معاشرے کے عمر رسیدہ افراد کو کس قدر اہمیت دیتا ہے، اور ان کے ساتھ حسن سلوک، اور نرمی برتنے کی بہت زیادہ تاکید کرتا ہے۔ خصوصاً بوڑھے والدین کے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن حکیم فرماتا ہے:

ABM Workshops

(وَقضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعۡبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ إِحۡسَانًا إِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِندَكَ الۡكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوۡ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيمًا۔ وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُل رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا) (2)

"اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا، اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کرنا جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے"۔

معلوم ہوا کی دینا و آخرت کی فلاح بزرگوں خصوصًا بوڑھے والدین کی عزت و تکریم اور خدمت میں ہے۔ اگر انسان معمر افراد کی توقیر نہیں کرتا تو آغاز میں دی گئی حدیث مبارک کے مصداق نبی اکرم ﷺ کے گروہ سے خارج ہو جاتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ہر لحہ معمر افراد کی خدمت کریں اور ان کے حقوق ادا کریں۔

- کیا برکت کا نزول اپنے بڑوں کے سبب ہوتا ہے؟ نص کا حوالہ دیں۔
- والدین یا کوئی رشتہ دار عمر رسیدہ ہو جائیں تو ہم کو کس طرح کا معاملہ کرنا چاہیے؟
- اسلام میں عمر رسیدہ اور بوڑھے لوگوں کی کس درجے تک رعایت کی ہے مقالہ نقل کریں۔

(1) صحیح بخاری:671

(2) بنی اسرائیل:23-24

K :::گھروں کی اصلاح کے لیے چند نصیحتیں:::

.60 1. خانہ سازی (گھر کی تکوین)

بیوی/شوہر کا احسن انتخاب:

(وَأَنكِحُوا الۡأَيَامَىٰ مِنكُمۡ وَالصَّالِحِينَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَإِمَائِكُمۡ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغۡنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضۡلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ) (1)

"تم میں سے جو بے نکاح ہوں اور تمہاری لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں ان کے نکاح کر دو، اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علیم ہے۔"

گھر والے مذکورہ شرائط کے ساتھ نیک بیوی کا انتخاب کرنا چاہئے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے:

ABM Workshops

(تنكح المرأة لأربع لمالها ، ولحسبها ، ولجمالها ولدينها.فاظفر بذات الدين ، تربت يداك)(2)

"عورت سے چار اسباب کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے۔اس کے مال کی وجہ سے،اس کے خاندان کی وجہ سے،اس کے حسن وجمال کی وجہ سے اور اس کے دین کی بناء پر۔پس دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو۔تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہوں۔"

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

(الدنيا كلها متاع وخير متاع الدنيا ألمرأة الصالحة)(3)

"ساری دینا ایک پونجی ہے اور دنیا کی بہترین پونجی (دولت) نیک عورت ہے"۔

ابن ماجہ کی روایت ہے:

(ليتحذ أحدكم قلبا شاكرا ولسانا ذاكرا وزوجة مومنة ، تعين أحدكم على أمر الآخرة)(4)

"تم میں ہر شخص کو شکر گذار دل،یاد الٰہی میں مشغول رہنے والی زبان اور ایسی مومنہ بیوی اختیار کرنی چاہئے جو آخرت کے امور میں تمہاری مدد کرے۔"

بیہقی میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(وزوجَةً صالِحَةً تُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دُنْيَاكَ ودِينِكَ خيرُ مَا اكْتَسَبَهُ النَّاسَ)(5)

"نیک بیوی جو دین ودنیا کے معاملات میں تمہاری مدد کرے،دنیا کا سب سے بہترین خزانہ ہے"۔

مسند احمد میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(تزوجوا الودود الولود ، إني مكاثربكم الأنبياء يوم القيامة)(6)

"زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو،بے شک میں قیامت کے دن نبیوں کے درمیان تمہاری کثرت پر فخر کروں گا"۔

ابن ماجہ کی حدیث ہے،عتبہ بن عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(عليكم بالأبكار ، فإنهن أنتق أرحاما ، وأعذب أفواها ، وأرضى باليسير)(7)

"کنواری عورتوں سے شادی کرو کیونکہ ان کا رحم صاف ستھرا اور ان کا منہ زیادہ شیریں ہوتا ہے،وہ تھوڑی سی چیز پر راضی وخوش ہونے والی ہوتی ہیں"۔

جس طرح نیک بیوی چار سعادتوں میں سے ایک ہے،اسی طرح بری بیوی چار بدبختیوں میں سے ایک ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایاہے:

ABM Workshops

(فمن السعادة : المرأة الصالحة تراها فتعجبك ، وتغيب عنها فتأمنها على نفسها ومالك ، ومن الشقاء : المرأة التي تراها فتسوؤك،وتحمل لسانها عليك ، وإن غبت عنها لم تأمنها على نفسها ومالك)(8)

"اچھی بیوی سعادت ہے، تم اسے دیکھو تو تمہیں خوش کر دے اور اگر تم اس سے غیر حاضر رہو تو تمہیں اس کے نفس اور اپنے مال پر اطمینان رہے اور ایسی بیوی کا ہونا بد بختی ہے کہ تم اس کو دیکھو تو تمہیں تکلیف ہو اور تم پر وہ زبان درازی کرتی رہے اور اگر تم اس سے غائب ہو تو تمہیں اس کے نفس اور اپنے مال پر بے اطمینانی رہے"۔

اس کے بالمقابل مسلمان عورت کو پیغام نکاح دینے والے حالت اور کردار پر بھی غور وفکر انتہائی ضروری ہے اور مذکورہ شرائط کی روشنی میں موافقت ورضامندی کرنی چاہیئے۔"

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(إذا أتاكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه ، إلا تفعلوا تكن فتنة في الأرض وفساد عريض) (9)

"جب تم کو ایسا شخص پیغام دے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت خرابی پیدا ہو گی"۔

مذکورہ بالا مسائل میں پوچھ گچھ اور تحقیق وتفتیش کرنا اور معلومات اور خبروں کی سچائی معلوم کرنا بہت ضروری ہے تاکہ گھر خراب وبرباد نہ ہونے پائے۔

نیک شوہر اور نیک بیوی مل کر ایک اچھے گھر کی تعمیر کرتے ہیں کیونکہ اچھا شوہر اپنے رب کے حکم سے اچھا پودا لگاتا ہے اور خبیث ہو اس سے کھوٹا ہی نکلے گا۔

(1) النور:32

(2) صحیح البخاری:5090

(3) صحیح مسلم:2668

(4) مسند احمد:5/282 اور ترمذی وابن ماجہ میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحیح الجامع:5231۔

(5) رواہ البیہقی: صحیح الجامع:4285۔

(6) مسند احمد، الارواء:6/195 علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

(7) رواہ ابن ماجہ، السلسلۃ الصحیحۃ:623۔

(8) رواہ ابن حبان اور السلسلۃ الصحیحۃ:282۔

(9) صحیح الجامع للالبانی:280، السلسلۃ الصحیحۃ:1022۔

M Workshops

.61	2. بیوی کی اصلاح کی کوشش: اگر بیوی نیک ہے تو زہے نصیب، یہ اللہ کا عین کرم ہے اور اگر نیکی کا مطلوبہ معیار نہ ہو تو گھر والے کو اس کی اصلاح کی کوشش کرنا واجب اور ضروری ہے اور ایسا چند اسباب کی بناء پر ہوتا ہے: ❖ یہ کہ ایک آدمی در اصل غیر دیندار عورت سے ہی شادی کرے کیونکہ ابتدا میں تو اس کی نظر میں دین کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی۔ ❖ یا اس امید پر اس سے شادی کی تھی کہ وہ اس کی اصلاح کرلے گا۔ ❖ یا اپنے خاندانی دباؤ کے تحت اس کی شادی انجام پائی۔ لہذا اسے اب اصلاح کے لیے کمر کس لینی چاہئے۔ سب سے پہلے آدمی کو یہ جان لینا چاہئے کہ ہدایت وراہ یابی منجانب اللہ ہوتی ہے اور اللہ ہی ہے جو کسی کو نیک بناتا ہے۔ اللہ نے زکریا علیہ السلام پر اپنا احسان جتاتے ہوئے فرمایا: (وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ)(الانبیاء:90) "ہم نے اس کے لیے اس کی بیوی کو ٹھیک کر دیا۔" "خواہ اس سے مراد بدنی اور اصلاح ہو یا دینی اصلاح۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ بانجھ تھیں، بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں تھی اور ان سے بچہ ہو گیا اور عطاء کہتے ہیں کہ ان کی زبان طویل تھی، اللہ کریم نے اس کی اصلاح کر دی۔"1 (1) تفسیر ابن کثیر:5/36
.62	3. شوہر/بیوی کی اصلاح 1) تمام عبادات کی اصلاح کی طرف توجہ کرنا۔ 2) درجہ ایمان کو بلند کرنے کی کوشش کرنا مثلاً: اَ- نماز تہجد کے لیے آمادہ کرنا۔ ب- قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔ ج- ماثورہ دعاؤں کو یاد کرانا اور مناسب اوقات میں ان کو پڑھانا۔ د- صدقات وخیرات پر ابھارنا۔ ہ- مفید اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرانا۔ و- مفید علمی وایمان افروز کیسٹوں کو سنانا اور مسلسل ان کی فراہمی کرنا۔

ABM Workshops

ز- دیندار دوستوں / سہیلیوں کا انتخاب جن کے ساتھ اخوت ومحبت کے روابط ہوں اور ان کے ساتھ اچھی گفتگو اور بامقصد آمد ورفت کا تبادلہ ہو۔ ح-بری سہیلیوں / دوستوں اور بری جگہوں سے دور رکھ کر برائی کے دروازوں کو بند کرنا۔ • گھروں کے بگاڑ کا بنیادی سبب بیان کریں؟ • گھروں کی اصلاح کا بنیادی سبب کیا ہے؟	
L گھر میں ایمان کی تخم ریزی 1. گھر کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: (مثل البيت الذي يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه مثل الحي والميت)1 "اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہو اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر نہ ہوتا ہو، زندہ اور مردہ کی ہے"۔ لہٰذا ذکر الٰہی کی تمام اقسام کی جگہ بناؤ، خواہ دل سے یاد کرو یا زبان سے یا نماز اور تلاوت قرآن سے یا شرعی علوم کے مباحثے اور مذاکرے سے یا مختلف دینی کتابوں کے مطالعہ سے۔ مسلمانوں کے کتنے گھر آج عدم ذکر کی وجہ سے مردہ ہو چکے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے بلکہ اس حالت کا کیا کہیئے جب اس میں ذکر اللہ کی بجائے شیطانی میوزک، رقص وغنا وغیبت وتہمت نے جگہ بنالی ہو؟ ان گھروں کا کیا حال ہو گا جو غیر محرم عزیز واقارب یا ہمسایوں کے درمیان زیب وزینت کے اظہار اور حرام میل جول جیسے فواحش ومعاصی سے پر ہوں؟ جن گھروں کا یہ حال ہو بتایئے فرشتے ان میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں؟ لہٰذا اے اللہ کے بندو! تم پر اللہ کی رحمت ہو، اپنے گھروں کو ذکر الٰہی کی انواع واقسام سے زندہ کرو۔ (1) صحیح مسلم دیکھئے: ریاض الصالحین:1442۔	.63
2. اپنے گھروں کو قبلہ بناؤ: قبلہ بناؤ کا مطلب یہ ہے کہ گھروں کو عبادت کی جگہ بناؤ، ارشاد باری ہے: (وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ) (یونس:87)	.64

ABM Workshops

"اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو اشارہ کیا کہ مصر میں چند مکان اپنی قوم کے لیے مہیا کرو اور اپنے مکان کو قبلہ ٹھہرالو اور نماز قائم کرو اور اہل ایمان کو بشارت دے دو"۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہیں گھروں کو مسجد بنانے کا حکم دیا گیا تھا۔

امام ابن کثیر کہتے ہیں گویا (واللہ اعلم) جب ان پر فرعون اور اس کی قوم کی جانب سے مصیبت کے پہاڑ توڑے گئے اور نہایت تنگی کا سامنا ہوا تو انہیں کثرت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ارشاد باری ہے۔:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ)(البقرۃ:153)

"اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کرو"۔

(كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حزبه أمر صلى)1

"رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز پڑھتے تھے"۔

اس سے گھروں میں عبادت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے خصوصا مشکل اوقات میں مثلاً جب مسلمان کافروں کے سامنے برملا نماز نہیں پڑھ سکتے۔ سیدہ مریم علیہا السلام کی محراب کا بھی ذکر آتا ہے، یہ ان کی عبادت کی وہ جگہ ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

(كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا)(آل عمران:37)

"زکریا جب کبھی اس کے پاس محراب میں جاتے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے"۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے گھروں میں نفلی نماز ادا کرنے میں نہایت حریص تھے۔ اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ ہو۔ محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو انصار کے بدری صحابی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا:

"اللہ کے رسول ﷺ! میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے اور میں اپنی قوم کا امام ہوں، جب بارش ہوتی ہے تو وادی جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے، پانی سے بھر جاتی ہے اور میں مسجد میں آ کر ان کو نماز پڑھانے کی قدرت نہیں رکھتا، میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے گھر تشریف لائیں، میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "عنقریب ان شاء اللہ آؤں گا"۔

عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صبح کو دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اجازت دی۔ آپ ﷺ گھر میں تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم اپنے گھر میں کہاں نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے ان کو

ABM Workshops

گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ اکبر کہا۔ ہم بھی کھڑے ہوئے، صف بنائی، آپ ﷺ نے ہم کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔(2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے فوائد میں ذکر کیا ہے کہ اس سے گھر میں نماز کے لیے جگہ متعین کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور مسجد میں جو نماز کی جگہ متعین کرنے کی ممانعت کے سلسلے میں ابو داود کی جو حدیث ہے اس کا تعلق اس بات سے ہے کہ جب اس کا مقصد ریاء و نمود ہو اور گھر میں نماز کے لیے جگہ متعین کرنے سے اس پر وقف کے احکام نافذ نہیں ہوتے اگرچہ اس جگہ کا نام مسجد ہی کیوں نہ پڑ جائے۔

(1) تفسیر ابن کثیر: 4/224

(2) صحیح بخاری مع فتح الباری: ج1، ص:519۔

.65 3. افراد خانہ کی ایمانی تربیت:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

(كان رسو ل الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فإذا أوترقال قومي فأوتري يا عائشة)(1)

"رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے، پس جب وتر پڑھتے تو فرماتے: عائشہ! کھڑی ہو جاؤ اور تم بھی وتر پڑھو"۔

(رحم الله رجلا قام من الليل فصلى و أيقظ امرأته ، فإن أبت نضح في وجهها الماء)(2)

"اللہ کی رحمت نازل ہو اس شخص پر جو رات کو کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پھر اپنی بیوی کا جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر اس نے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی کا چھینٹا مارا"۔

گھر میں عورتوں کو صدقہ کی رغبت دلانے سے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے اور اس عظیم کام پر ابھارتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا:

(يا معشر النساء تصدقن فإني رأيتكن أكثر أهل النار)(3)

"اے عورتوں کی جماعت! صدقہ و خیرات کیا کرو کیونکہ میں نے تم کو جہنم میں سب سے زیادہ دیکھا ہے"۔

- جدید سوچ یہ ہے کہ غریبوں مسکینوں کی اعانت و مدد کے لیے گھر میں صندوق رکھا جائے جو کچھ اس میں ڈالا جائے وہ غریبوں مسکینوں کی ملکیت قرار پائے، اس لیے کہ وہ مسلمان کے گھر میں گویا ان کا برتن ہے اور اگر افراد خانہ گھر میں کسی کو نمونہ دیکھیں جو ہر ماہ ایام بیض (اسلامی ماہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ) ہر ہفتے میں پیر و جمعرات کے دن، محرم کی نویں، دسویں تاریخ اور عرفات کے دن اور محرم و شعبان کے اکثر دنوں کے روزے رکھتا ہو تو یہ ان کے لیے بھی اقتداء و پیروی کا سبب ہو گا۔

ABM Workshops

- اولاد کی ایمانی تربیت پر تحقیقی مقالہ لکھیے؟
- يا معشر النساء تصدقن فأنى رأيتكن أكثر أهل النار اس حدیث کا حوالہ نقل کریں۔
- ہم غریبوں اور مسکینوں کس کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟

(1) صحیح مسلم مع شرح نووی:6/23۔

(2)مسند احمد، صحیح الجامع:3488۔

(3) صحیح بخاری:ج1،ص:405۔

.66

M شرعی وظائف کا اہتمام اور گھر سے متعلق سنن پر توجہ

1. گھر میں داخل ہونے کی دعائیں:

امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے: نہ تو یہاں تمہاری خوابگاہ ہے اور نہ ہی کھانا ہے۔ اور داخل ہوتے وقت اگر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تو شیطان کہتا ہے: خوابگاہ تو تم نے پالی اور اگر کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہ لیا تو کہتا ہے: تمہیں کھانا اور سونے کی جگہ دونوں مل گئے"۔(1)

صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو پہلے مسواک کرتے تھے۔(2)

پتا چلا گھر میں داخل ہوں تو:

1۔ بسم اللہ کہیں۔ (دروازہ بند کرتے وقت بھی بسم اللہ ضرور کہیں)

2۔ سلام کریں۔

3۔ دایاں پیر رکھیں۔

4۔ مسواک کریں۔

نوٹ: گھر میں داخل ہوتے وقت جو دعا پڑھی جاتی ہے: بسم اللہ ولجنا و بسم اللہ خرجنا۔۔۔ یہ ضعیف روایت ہے۔

(1)مسند امام احمد3:346، مسلم3: 1599۔

ABM Workshops

(2) صحیح مسلم:44۔

.67

2. گھر سے نکلنے کی دعائیں:

سنن ابوداود میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب آدمی اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے اور کہتا ہے:

(بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة إلا بالله)

(اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں، اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اللہ کی مدد کے بغیر نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت وقوت نہیں ہے) تو اس سے کہا جاتا ہے:"

"بس کرو تم ہدایت یافتہ ہو گئے تیری کفالت کی گئی، تو محفوظ ہو گیا"۔ پھر اس کے پاس شیطان آتا ہے تو دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے: "تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیسے چل سکتا ہے جو ہدایت یافتہ ہو گیا کفایت کیا گیا اور محفوظ کر دیا گیا"۔(1)

ایک دعا یہ بھی ثابت ہے:

بسمِ اللهِ ، ربِ أعوذُ بكَ من أن أزِلَّ ، أو أَضِلَّ ، أو أظلِمَ أو أُظلَمَ ، أو أَجهَلَ أو يُجهَلَ علَيَّ۔ (2)

(1) ابوداؤد:5095، ترمذی:3426، صحیح الجامع:499۔

(2) صحیح النسائی:5501

.68

3. گھر سے شیطان کو بھگانے کے لیے سورۃ البقرہ کی تلاوت کا تسلسل:

اس سلسلے میں چند احادیث وارد ہوئی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

(لا تجعلوا بيوتكم مقابر إن الشيطان ينفر من البيت الذي تقرأ فيه سورة البقرة)(1)

"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں سورۃ البقرہ کی تلاوت ہوتی ہے، شیطان اس سے بھاگ جاتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(اقرءوا سورة البقرة في بيوتكم ، فإن الشيطان لا يدخل بيتا يقرأ فيه سورة البقرة)(2)

"اپنے گھروں میں سورۃ البقرہ پڑھو اس لیے کہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے"۔

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت اور گھر میں ان کی تلاوت کی تاثیر کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے :

ABM Workshops

(إِنَّ اللهَ كتب كتابًا قبل أن يخلقَ السماواتِ والأرضَ بأَلْفَيْ عامٍ أَنْزَلَ منه آيتينِ ختم بهما سورةَ البقرةِ ، ولا يُقْرَآنِ في دارٍ ثلاثَ ليالٍ فيَقْرَبُها شيطانٌ)(3)

"اللہ نے آسمان وزمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس کی دو آیتیں نازل کیں جن سے سورۂ بقرہ کا اختتام ہوتا ہے، جس گھر میں یہ تین رات پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں پھٹکتا"۔

(1) صحیح مسلم:1/539۔

(2)المستدرک للحاکم 1/561، صحیح الجامع:1170۔

(3)سنن الترمذی:2882، صحیح الجامع:1799۔

.69

N گھر میں شرعی علم

1. افراد خانہ کی تعلیم:

افراد خانہ کو اسلامی تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنا گھر کے سربراہ کی شرعی ذمہ داری ہے جیسا کہ سورۃ التحریم، آیت: 6 میں باری کا حکم ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ) (التحریم:6)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے"۔

افراد خانہ کی تعلیم وتربیت اور انہیں بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے سلسلے میں یہ آیت اساس وبنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

قارئین کرام! گھر کے سربراہ کے فرائض کے سلسلہ میں اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کی بعض آراء ملاحظہ فرمایئے :

قتادہ نے فرمایا: "سربراہ ان کو اطاعت الٰہی کا حکم دے، معصیت ونافرمانی سے روکے، ان کو اللہ کے احکام کی تعمیل کا حکم دے اور اس پر ان کی مدد کرے۔ اگر ان میں سے کوئی معصیت ونافرمانی کرتا نظر آئے تو اس پر اس کی زجر ،توبیخ اور ڈانٹ ڈپٹ کرے"۔1

امام ضحاک ومقاتل نے فرمایا: "مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ کو اور اپنی خادماؤں کو اللہ کے اوامر ونواہی کی تعلیم دے"۔

ABM Workshops

علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: "ان کو تعلیم دو اور اب ادب سکھاؤ"۔

آدمی کو اپنی مصروفیات، اعمال اور روابط کی بھیڑ میں بسا اوقات اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے وقت نکالنے کی فرصت ہی نہیں ملتی جب کہ اس کا حل یہ ہے کہ وہ اہل خانہ کے لیے ایک دن مقرر کرلے، بلکہ دیگر رشتہ داروں کے لیے بھی گھر میں ایک علمی مجلس منعقد کرے اور تمام لوگوں کو اس وقت کی اطلاع دے تاکہ وہ باقاعدگی سے حاضر ہو سکیں۔ اور خود اس پر پابندی سے حاضری دے۔ میں اس سلسلے میں آپ حضرات کے سامنے نبی ﷺ کا معمول نقل کررہا ہوں:

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں "باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم" کے عنوان سے باب قائم کیا ہے اور اس میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا:

عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لیے (بھی) کوئی دن خاص فرمادیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمالیا۔ اس دن عورتوں سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) احکام سنائے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین (لڑکے) آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا، اگر دو (بچے بھیج دے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)۔ (صحیح بخاری:101)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ سہل بن ابی صالح نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"تمہارے اکٹھا ہونے کی جگہ فلاں صحابیہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہے۔ پھر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ فرمایا"۔(3)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کو گھروں میں تعلیم دی جاتی تھی اور صحابیات رضی اللہ عنهن حصول علم کے لیے کس قدر خواہش مند تھیں۔ لہذا عورتوں کو چھوڑ کر صرف مردوں کے لیے دعوت وتربیت کی کوششوں کو محدود رکھنا مبلغین اور مصلحین کی بہت بڑی کوتاہی ہے۔

گھر میں تعلیم کے لیے کتابوں کا انتظام:

ABM Workshops

❖ علامہ عبد الرحمن ابن سعدی کی تفسیر جس کا نام: "تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان" ہے۔ سات مفصل جلدوں میں ہے، آسان اسلوب میں ہے، آپ اس میں سے بعض سورتیں اور اجزاء پڑھ کر سنائیں (4)۔

❖ ریاض الصالحین پڑھیں، اس کی احادیث اور مختصر تشریح اور مستنبط فوائد بھی بیان کریں۔(5)(اس کے لیے اس کی شرح "نزھۃ المتقین" سے مدد مل سکتی ہے۔)

❖ علامہ نواب صدیق حسن خان کی کتاب "حسن الأسوۃ بماثبت عن اللہ ورسولہ فی النسوۃ" پڑھ کر سنائیں۔

عورتوں کو بعض فقہی احکام سکھانا بھی ضروری ہے۔ مثلاً طہارت و حیض کے احکام، نماز، روزہ، حج، زکاۃ کے احکام، کھانے پینے اور لباس وزینت کے احکام، گانے اور تصویر بنانے کے احکام، اس کے لیے اہم مرجع ومصدر اہل علم کے فتاوی کو بنایا جاسکتا ہے مثلاً شیخ عبد العزیز بن باز اور شیخ محمد بن صالح عثیمین جیسے جلیل القدر علماء کے فتوی جات خواہ وہ تحریری شکل میں ہوں یا کیسٹوں میں ریکارڈ ہوں۔

خواتین اور اہل خانہ کے تعلیمی نظام میں یہ بھی شامل ہے کہ انہیں علماء کی تقریروں اور درسوں میں حاضری کی رغبت دلائی جائے اور اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ سے قرآن کریم کی نشریات (اذاعۃ القرآن) کی سماعت کا اہتمام کیا جائے۔ تعلیمی وسائل کی فراہمی کے ضمن میں یہ بھی شامل ہے کہ مخصوص دنوں میں خواتین کو شرعی شرائط کی پابندی کے ساتھ اسلامی کتب کی نمائش میں لے جایا جائے۔

- افراد خانہ میں علم شرعی کے فروغ کے لیے ہم کیا کرسکتے ہیں؟
- کبار علماء نے عورتوں اور بچوں کی تعلیم کے لیے کیا کیا تجاویز پیش کی ہیں نقل کریں؟

(1) الطبری

(2) فتح الباری–ج1، ص:190۔

(3) فتح الباری

(4) مکتبہ دار السلام ریاض نے اس تفسیر کو اردو میں شائع کیا ہے جو تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

(5) مکتبہ دار السلام ریاض نے اسے دو حصوں میں ترجمہ و تشریح کے ساتھ شائع کیا ہے۔

70.   2. گھر میں اسلامی لائبریری کی داغ بیل ڈالو:

گھر میں ایک اسلامی لائبریری کا قیام، افراد خانہ کی تعلیم اور انہیں دینی بصیرت سے بہرہ ور کرنے اور احکام شریعت پر پابندی کے لیے ایک مفید ومعاون عنصر ہے۔ ضروری نہیں کہ لائبریری بڑی ہو بلکہ اصل مسئلہ اہم کتابوں کے

PM Workshops

انتخاب کا ہے اور انہیں ایسی جگہ سیٹ کیا جائے جہاں سے ان کا حصول آسان ہو اور گھر والوں کو مطالعہ کے لیے باعث ترغیب ہو۔

گھر کی اندرونی نشت گاہ کے ایک گوشہ میں خوابگاہ میں ایک مناسب جگہ پر اور اسی طرح مہمان خانے میں سلیقے سے اسلامی کتب رکھنے سے گھر کے تمام افراد کو مسلسل پڑھنے کے مواقع میسر رہیں گے۔

مکتبہ کی عمدگی اور اچھائی (اللہ حسن اور عمدگی کو پسند کرتا ہے) کا تعلق اس بات سے ہے کہ اس میں مراجع اور مصادر کی ایسی کتب ہوں جو مختلف مسائل پر بحث و تحقیق کے لیے معاون ہوں اور مدرسہ وسکول میں زیر تعلیم بچوں کے لیے بھی مفید ہوں اور اس مین مختلف معیار کی کتابیں ہوں جو چھوٹے بڑے مرد عورت سب کے لیے یکساں طور پر مناسب ہوں، مہمانوں بچوں کے دوستوں اور اہلیہ کی سہیلیوں کو ہدیہ پیش کرنے کے لائق بھی کتابیں ہوں۔ کتابوں کے انتخاب کے وقت اس بات کا خاص خیال ہر کہ دلکش تحقیق شدہ اور احادیث کی تخریج شدہ مطبوعات جمع کی جائیں۔

گھر میں لائبریری قائم کرنے کے لیے تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کے بعد منسلکہ ناموں کی کتابوں سے استفادہ ممکن ہے۔ کتابوں کو آسانی کے ساتھ تلاش کرنے کے لیے لائبریری کو موضوعات کے لحاظ سے ترتیب دینا ضروری ہے۔ یعنی تفسیر کی کتابیں ایک خانہ میں تو کتب حدیث دوسرے میں، کتب فقہ تیسرے میں وغیرہ وغیرہ اور گھر کا کوئی فرد کتابوں کی فہرست حروف تہجی اور موضوعات کے اعتبار سے تیار کردے تاکہ کتابوں کو تلاش کرنا آسان ہو سکے اور کبھی بہت سے شائقین گھر کی لائبریری کے لیے اسلامی کتابوں کے نام بھی پوچھتے ہیں۔ اس ضمن میں چند اہم کتابوں کی فہرست نیچے دی جارہی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

71.

3. اردو کتابوں کی ایک مختصر فہرست:

تفسیر:

(1) تفسیر ابن کثیر (مترجم)۔ (2) تیسیر الرحمن: لقمان سلفی۔ (3) تفسیر ترجمان القرآن: مولانا آزاد۔ (4) تفسیر احسن البیان۔ (5) تفسیر تیسیر القرآن: عبد الرحمن کیلانی۔

احادیث:

(1) تیسیر الباری ترجمہ صحیح البخاری: مولانا محمد داود راز۔ (2) دیگر کتب ستہ مترجم دار السلام۔ (3) ریاض الصالحین ۔ (4) مشکوۃ۔ (5) بلوغ المرام۔ (6) عمدۃ الأحکام۔ (7) الأدب المفرد (8) سنن دارمی۔ (9) موطا امام مالک۔

عقائد وایمانیات:

ABM Workshops

(1) تقویۃ الایمان۔(2) اقبال کیلانی کا مکمل سیٹ (بنیادی موضوعات کا set)۔(3) عمران ایوب لاہوری کا مکمل سیٹ، (بنیادی موضوعات کا set، خصوصا فقہ الحدیث)۔(4) دار السلام کی عقائد اور اعمال پر بہترین کتابیں۔ (5) سید حسین عمری مدنی حفظہ اللہ کی کتاب "اللہ پر ایمان" تین جلد احکام و مسائل و فتاوی: (1) فتاوی ابن باز، فتاوی خواتین سیرت نبوی ﷺ: (1) رحمۃ للعالمین۔(2) مہر نبوت۔(3) رحمت عالم۔(4) سیرت النبی ﷺ۔(5) الرحیق المختوم۔ سیر و تاریخ: (1) سیر الصحابہ۔(2) اسوۂ صحابہ۔(3) اسوۂ صحابیات۔ دیگر جدید مفید لٹریچر: شیخ ابن تیمیہ، شیخ ابن قیم، شیخ ابن باز، شیخ ابن عثیمین، شیخ البانی، شیخ صالح الفوزان کی تالیفات	
4. گھر میں صوتی لائبریری: ٹیپ ریکاڈر نیکی وبدی دونوں کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ ہم اس کا استعمال کس طرح کریں کہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہو جائے؟ وہ ذریعہ جس سے اس مقصد کی تکمیل ہوتی ہے، گھر میں ایک صوتی مکتبہ (کیسٹ لائبریری) کا قیام ہے جو علماء قراء، خطباء اور واعظین کی عمدہ اسلامی سیڈیز اور کیسٹوں پر مشتمل ہو۔ نماز تراویح میں بعض ائمہ کی پرکشش ودل سوز آواز کے ساتھ تلاوت کی سیڈیز اور کیسٹیس سننے کا اہل خانہ پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے، خواہ قرآن کے معانی و مطالب کی تاثیر کے اعتبار سے ہو یا بار بار سن کر آیتیں حفظ ہو جانے کے اعتبار سے، اسی طرح قرآنی سماعت کے ذریعے شیطانی سماعت (گانے بجانے) سے حفاظت کے اعتبار سے بھی، کیونکہ کانوں اور سینوں میں رحمان کے کلام کے ساتھ شیطان کی بانسریوں کی آمیزش ممکن نہیں ہے۔ گھر والوں کو روز مرہ کی زندگی میں پیش آنے والے مختلف احکام سمجھانے میں فتاوی کی سیڈیز اور کیسٹوں کا اہم رول ہے۔ اس مسئلے میں چند علماء کے فتاوی کی کیسٹیں اور سیڈیز سننے کی تجویز ہے۔ مثلاً: شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ محمد ناصر الدین الالبانی، شیخ محمد صالح العثیمین، شیخ صالح الفوزان اور ان کے علاوہ دیگر ثقہ علماء جن سے فتاوی لیتے ہیں، ان کی جانب توجہ کرنا مسلمانوں کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ یہ دین ہے تو جس سے تم دین حاصل کرتے ہو اس کی شخصیت کے بارے میں غور کرو۔ دین اس سے لینا چاہیے جس کی خشیت وانابت اور زہد وورع معلوم ہو، وہ صحیح	.72

ABM Workshops

احادیث پر اعتماد کرتا ہو، مسلکی تعصب سے دور ہو، دلیل کے ساتھ چلتا ہو، راہ اعتدال کا پابند ہو، نہ متشدد ہو اور نہ غافل ہو۔ باخبر ذات تو وہی ہے جس سے ہم سوال کرتے ہیں۔

(الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا) (الفرقان:59)

"وہ رحمن ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبر دار سے پوچھ لیں"۔

وہ علماء جو امت کو بیدار رکھنے حجت قائم کرنے اور منکرات کی تردید کا فریضہ انجام دینے میں کوشاں ہیں، افراد خانہ کی شخصیت سازی میں ان کی تقریروں کا سننا بے حد ضروری ہے ان کی کیسٹیں اور سیڈیز بحمد اللہ بھرپور دستیاب ہیں۔ بچوں پر کیسٹوں اور سیڈیز کا کتنا اچھا اثر ہم دیکھ چکے ہیں، خواہ کسی قاری کی تلاوت سے متعدد سورتیں حفظ کرکے ہو یا رات و دن کی دعائیں، آداب اسلامی اور بامقصد اشعار وغیرہ یاد کرکے ہو۔

کیسٹوں اور سیڈیز کو مرتب شکل میں دراز (racks) میں رکھنے سے ایک تو ان کا حصول آسان ہوتا ہے، دوسرے تلف وضیاع اور بچوں کے لہو وعبث سے محفوظ رہتی ہیں اور ہمیں عمدہ کیسٹیں دوسروں کو ہدیہ دے کر یا سننے کے لیے عاریتاً دے کر ان کی نشر واشاعت کی کوشش کرنی چاہیے اور باورچی خانے میں ٹیپ ریکاڈر کا ہونا اہلیہ کے لیے بہت مفید ہے اسی طرح خواب گاہ میں رہنے سے بیداری کے آخری لمحے تک استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

.73

5. بزرگوں، نیکوکاروں اور طالب علموں کو گھر میں بلانا:

ارشاد الٰہی ہے:

رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا (نوح : 28)

"میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں آئے بخش دے اور ظالموں کے لیے ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر"۔

اہل علم واصلاح کے گھر میں داخل ہو کر علمی گفتگو سننے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کی گفتگو اور ان کے ساتھ سوال وجواب سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں، کیونکہ صاحب مشک یا تو تمہیں اپنی طرف سے جو خوشبو عنایت کردے گا یا تم اس سے خرید لوگے اور اگر یہ دونوں ہی باتیں نہ ہوں تب بھی اس کے پاس سے خوشبو تو تمہیں ضرور پہنچے گی۔ اور بچوں، بھائیوں اور بزرگوں کا بھی ان کے پاس بیٹھنا اور پردہ کے پیچھے سے عورتوں کا سننا، اس سے معاشرے کی ترتیب ہوتی ہے اور جب تم کسی نیکی کو گھر میں داخل کروگے تو کسی برائی کو داخل ہونے اور تخریب کاری کرنے سے روک دوگے۔

- اگر کسی شخص کے پاس دینی کتابیں نہ ہوں تو اسے کیا کرنا ضروری ہے؟

74.

O گھروں کے شرعی احکام سیکھو:

اس سلسلے کے چند آداب ملاحظہ ہوں:

مردوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(أفضل الصلوة صلوة المرء في بيته إلا المكتوبة)(1)

"فرض نماز کے علاوہ آدمی کی سب سے بہتر نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے"۔

البتہ عورت کی نماز جس قدر گھر کے اندورنی حصہ میں ہو گی اسی قدر افضل ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(خير صلوة النساء في قعر بيوتهن)(2)

"عورتوں کی سب سے بہتر نماز وہ ہے جو ان کے کے اندرونی حصے میں ہو۔"

گھر میں کوئی غیر امامت نہ کرائے اور نہ گھر والے کی جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ولا يوم الرجل في سلطانه ، ولا يجلس على تكرمته في بيته إلا بإذنه)(3)

" آدمی کے حلقہ اقتدار میں کوئی دوسرا امامت نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کی عزت گاہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھ سکتا ہے"۔

یعنی اس پر امامت کے لیے اس کی ملکیت کہ جگہ میں آگے نہ بڑھنے اگر چہ وہ اس سے بہتر ہو۔ اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ کوئی شخص مالک مکان کی خاص کی جگہ یعنی اس کے بستر، اس کی چارپائی اور مسند وغیرہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔

(1) رواہ البخاری، فتح الباری: 731۔

(2) رواہ الطبری، صحیح الجامع : 3311۔

(3) ترمذی : 2772 نیز دیکھئے: صحیح مسلم 290-291/673۔

75. اجازت طلبی:

ABM Workshops

	(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ـ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ) (النور:27-28) "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیجو، یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے، پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ دے دی جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ۔ یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے"۔ (وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا) (سورۃ البقرۃ:189) "تم اپنے گھروں میں دروازے ہی سے آیا کرو"۔
76.	وہ گھر جس میں کوئی نہ رہتا ہو جیسے مہمان خانہ وغیرہ اگر اس میں کسی کا سامان وگیرہ ہو تو بغیر اجازت داخل ہونا جائز ہے: (لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّـهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ) (النور:29) "البتہ تمہارے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایسے گھروں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہو اور جن میں تمہارے فائدے یا کام کی کوئی چیز ہو۔ جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو سب کی اللہ کو خبر ہے"۔
77.	قرابت داروں اور دوستوں، اگر وہ پسند کرتے ہوں تو ان کے گھروں سے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے: (لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا)(النور : 61) "کوئی حرج نہیں اگر کوئی اندھا، یا لنگڑا یا مریض (کسی کے گھر سے کھالے) اور نہ تم پر اس میں کوئی مضائقہ ہے کہ اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ داوں کے گھروں ے، یا اپنی ماؤں نانی کے گھرں سے، یا اپنے بھائیوں کے گھرون سے، اپنی بہنوں کے گھروں سے، اپنے چچاؤں کے گھروں سے، اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے، اپنے ماموں کے گھروں سے، اپنی خلاؤن کے گھروں سے، یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری سپردگی میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے، اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ"۔

ABM Workshops

78. بچوں اور خادموں کو والدین کی خوابگاہ میں سونے کے عمومی اوقات میں بغیر اجازت داخل نہ ہونے کا حکم دینا چاہئے:

اس اندیشے سے کہ کہیں ان کی نگاہ نامناسب کام یا چیز پر نہ پڑ جائے، نماز فجر سے پہلے اور قیلولہ (دوپہر کے آرام) کے وقت اور نماز عشاء کے بعد بلا اجازت خوابگاہ میں داخل نہیں ہونا چاہئے البتہ اگر وہ ان اوقات کے علاوہ آئیں تو نظر انداز کر دیا جائے گا کیونکہ وہ ان بار بار آنے والے افراد میں سے ہیں جن کو منع کرنا مشکل ہے، اللہ نے فرمایا ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ)(النور : 58)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! لازم ہے کہ تمہارے لونڈی غلام اور تمہارے وہ بچے جو ابھی عقل کی حد کو نہیں پہنچے ہیں، تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو جب کہ تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تین وقت تمہارے لیے پردے کے وقت ہیں۔ ان کے بعد وہ بلا اجازت آئیں تو نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر، تمہیں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنا ہی ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ تمہارے لیے احکام کھول کھول کر تم سے بیان کر رہا ہے"۔

79. بغیر اجازت دوسروں کے گھروں میں جھانکنے کی حرمت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

(مَن اطَّلَع إلى دارِ قومٍ بغيرِ إذنِهم ففقَؤوا عينَه فلا دِيَةَ ولا قِصاصَ) (1)

"جو شخص بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکے اور وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس پر کوئی قصاص و بدلہ نہیں ہے"۔

(1) مسند امام احمد: 2/385 اور صحیح الجامع: 6046۔

80. رجعی طلاق والی عورت کا عدت کی مدت تک نان و نفقہ ضروری ہے اور عدت تک اس کا گھر سے نکلنا اور نکالنا ممنوع ہے:

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا)(الطلاق : 1)

"اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت (کے دنوں کے) آغاز میں انہیں طلاق دو اور عدت کے زمانے کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ (زمانۂ عدت میں) نہ تم انہیں ان کے گھر سے

ABM Workshops

نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔ الا یہ کہ کسی صریح برائی کی مرتکب ہوں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر خود ظلم کرے گا، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کر دے"۔

81. آدمی اپنی سرکش عورت سے شرعی مصلحت کے مطابق گھر میں یا گھر سے باہر ترک تعلق کر سکتا ہے:

گھر میں ترک تعلق کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد ہے:

(وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ) (النساء:34)

"خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو"۔

82. گھر میں تنہا رات نہیں گزارنی چاہیئے:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تنہائی سے منع فرمایا کہ آدمی اکیلا رات گزارے یا اکیلا سفر کرے۔(1)

یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ تنہائی میں اجنبیت اور وحشت طاری رہتی ہے۔ دشمن یا چوری یا بیماری کے حملے کا اندیشہ رہتا ہے۔ رفیق سفر کی وجہ سے دشمن اور چور کا طمع ولالچ ہٹ جاتا ہے اور وہ بیماری میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ (2)

(1) مسند احمد: 91/2

(2) الفتح الربانی: 64/5

83. ایسے گھر کی چھت پر نہیں سونا چاہیئے جس کی چار دیواری نہ ہو کیونکہ ایسے میں چھت سے گرنے کا اندیشہ رہتا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(من بات على ظهر بيت ليس له حجاب فقد برئت منه الذمة) (1)

"جو شخص ایسے گھر کی چھت پر سویا جس پر کوئی پتھر (دیوار) نہیں تو اس کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے"۔

کیونکہ سونے والا اپنی نیند میں الٹا پلٹتا رہتا ہے، جب ایسی چھت پر سوئے گا جس پر کوئی منڈیر یا دیوار وغیرہ نہ ہو جو اسے گرنے اور ہلاک ہونے سے بچا سکے تو ظاہر ہے وہ گر جائے گا اور مر جائے گا، اس وقت کسی سے اس کے مرنے کا مواخذہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس کا کوئی ذمہ دار ہوگا۔ وہ اپنے لیے اللہ کی حفاظت کے حصول کے سلسلے میں غفلت اور کوتاہی کا مرتکب ہوا کیونکہ اس نے اسباب وذرائع اختیار نہیں کیئے۔

(1) سنن ابو داؤد: 5041 مع عون المعبود: 384/13 اور صحیح الجامع: 6113۔

ABM Workshops

84.	گھروں کی بلیلاں اگر برتن میں پانی پی لیں اور کھانا کھالیں تو برتن و کھانا ناپاک و جھوٹا نہیں ہوتا ہے: عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے لیے وضو کا پانی رکھا گیا اور بلی نے اس میں منہ ڈال دیا اور وہ اس سے وضو کرنے لگے، لوگوں نے کہا: (يا أبا قتادة ! قد ولغ فيه السنور فقال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : السنورة من أهل البيت وإنه من الطوافين أو الطوافات عليكم) (1) اے ابو قتادہ! بلی نے اس میں منہ ڈال دیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بلی گھر کی ایک فرد کی طرح ہے اور وہ تمہارے پاس بار بار آنے والوں میں سے ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: (إنها ليست بنجس ، هي من الطوافين عليكم أو الطوافات) (2) "وہ ناپاک نہیں ہے وہ تمہارے پاس بار بار آنے جانے والوں میں سے ہے"۔ (1) مسند امام احمد: 5/309 اور صحیح الجامع: 3694۔ (2) مسند امام احمد: 5/309 اور صحیح الجامع: 2437۔
85.	گھروں کی مجلسیں گھریلو امور پر گفتگو کے لیے خصوصی نشستوں کا موقع مہیا کرنا چاہیئے: اللہ کا فرمان ہے: (وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ) (الشوری: 38) "ان کے معاملات باہمی مشورہ سے طے پاتے ہیں"۔ اگر افراد خانہ کو گھر سے متعلق داخلی یا خارجی مسائل پر گفتگو اور مشورے کے لیے مل بیٹھنے کا موقع دیا جائے تو خاندان کی مضبوطی، ہم آہنگی اور باہمی تعاون کی علامت ہوگی، بلاشبہ وہ شخص جس کو اللہ نے گھر کا نگران بنایا ہو وہ پہلا ذمہ دار اور صاحب فیصلہ ہے لیکن دوسروں کو بھی موقع دینا چاہیئے (خصوصاً جب لڑکے بڑے ہو جائیں) اس طرح ان میں ذمہ داری سنبھالنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ اس احساس سے سب کو خوشی ہوتی ہے کہ ان سے بھی مشورہ لیا جاتا ہے اور ان کی رائے کو بھی معتبر سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ان امور پر گفتگو کرنا جن کا تعلق حج سے ہو یا رمضان وغیرہ کی چھٹیوں میں عمرہ سے ہو اور رشتہ داروں کی ملاقات کے لیے سفر کرنے سے ہو، یا جائز سیر و تفریح سے ہو یا شادی و ولیمہ کے انتظامات سے ہو یا بچے کی ولادت پر عقیقے سے ہو یا ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہونے سے ہو، اور رفاہی کاموں مثلاً محلے کے غریبوں محتاجوں کو شمار کر کے ان کی مدد کرنے یا ان تک کھانا

ABM Workshops

پہنچانے سے ہو۔ اسی طرح گھریلو حالات اور عزیز واقارب کی مشکلات کا جائزہ لینے اور ان کا حل ڈھونڈنے وغیرہ سے متعلق ہو۔

نشستوں کی اقسام میں دوسری اہم قسم کی طرف اشارہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اولاد اور والدین کے درمیان صریح گفتگو کے لیے بھی کوئی نشست ہونی چاہیے کیونکہ بعض مشکلات جو بعض بالغ اولاد کو پیش آتی ہیں، انفرادی نشست کے بغیر ان کا حل ممکن نہیں ہے۔ اس میں والد کو لڑکے کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ کر عنفوان شباب، بلوغت اور جوانی کے مشکل مسائل پر سرگوشی کرنی چاہیئے، اسی طرح ماں کا لڑکی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ کر اسے ضروری شرعی احکام کی تلقین کرنی چاہیئے اور اس عمر میں جو مشکلات درپیش آتی ہیں ان کے حل میں مدد کرنی چاہیئے، ماں باپ کو ان جیسے جملوں سے گفتگو کا آغاز کرنا چاہیئے: (جب میں تمہاری عمر کا تھا / تھی۔۔۔) اس سے قبولیت پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اس صراحت کے فقدان سے بعض لڑکیوں کو برے ہم نشینوں سے گفتگو کا موقع ملتا ہے اور پھر اس سے بہت بھیانک برائی رونما ہوتی ہے۔

86. اولاد کے سامنے گھریلو اختلافات کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے:

بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خاندان گھر میں بغیر کسی نزاع زندگی گزار سکے، اور صلح بہتر طریقہ ہے اور حق کی طرف لوٹنا خوبی کی بات ہے۔

لیکن جو چیز گھر کی شیرازہ بندی کو متزلزل کر دیتی اور اندرونی امن وسلامتی کو ٹھیس پہنچاتی ہے وہ بچوں کے سامنے والدین کی کشمکش اور جھگڑا ہے، اس سے بچے دو یا زیادہ گروپوں میں بٹ جاتے ہیں اور گھر کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، مزید یہ کہ لڑکوں پر اور بالخصوص چھوٹے بچوں پر نفسیاتی نقصانات مرتب ہوتے ہیں۔ ذرا اس گھر کی حالت سوچیں جس میں باپ لڑکے سے کہے: اپنی ماں سے بات مت کرو، اور ماں اس سے کہے: اپنے باپ سے گفتگو بند کر دو اور لڑکا بھنور میں پھنس جاتا اور نفسیاتی کرب وبے چینی میں پس رہا ہوتا ہے اور سارے ہی لوگ سخت اضطراب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لہذا ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اختلافات نہ ہونے پائیں اور اگر ہو بھی جائیں تو انہیں بچوں سے چھپانے کی کوشش کریں۔

87. جن کی دینداری پر اطمینان نہ ہو انہیں گھر میں داخل نہیں کرنا چاہیئے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ومثل جليس السوء كمثل صاحب الكير)1

"برے ہم نشین کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے"۔

ABM Workshops

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے:

(وكير الحداد يحرق بدنك أو ثوبك أو تجد منه ريحا خبيثة)2

"لوہار کی بھٹی تمہارے بدن یا کپڑے کو جلاڈالے گی یا تم اس سے بد ترین بو پاؤ گے"۔

ہاں ہاں! اللہ کی قسم، تمہارا گھر مختلف قسم کی برائیوں سے جل اٹھے گا، فاسد اور مشتبہ لوگوں کے گھر میں داخل ہونے سے کتنے گھر والوں میں عداوت بھڑک اٹھی اور میاں بیوی میں جدائی ہوگئی، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے بیوی کو شوہر کے خلاف اور شوہر کو بیوی کے خلاف بھڑکایا اور والدین واولاد کے درمیان عداوت کا سبب بنا۔

اور گھروں میں جادو رکھنے کے اسباب اور چوری کے واقعات اور زیادہ تر اخلاقی بگاڑ، غیر اطمینان بخش لوگوں کے داخل ہونے ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو داخل ہونے کی اجازت قطعاً نہیں دینی چاہیئے۔ اگرچہ وہ ہمسائے ہوں، مرد ہوں یا عورتیں ہوں یا بظاہر دوستی کا اظہار کرنے والے مرد یا عورت ہی کیوں نہ ہوں۔ بعض لوگوں کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر ہم بوجہ شرم خاموش ہو جاتے ہیں اور گھسنے کی اجازت دے دیتے ہیں جب کہ وہ شخص مفسد ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایاہے:

(يا أيها الناس أي يوم أحرم ؟ أي يوم أحرم ؟ أي يوم أحرم ؟ قالوا : يوم الحج الأكبر ، ثم قال عليه الصلوة والسلام ، في ثنايا خطبته الجامعة في ذلك اليوم : فأ ما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا يأذن في بيوتكم لمن تكرهون)3

اے لوگو! کس دن کی حرمت زیادہ ہے؟ کس دن کی حرمت زیادہ ہے؟ کس دن کی حرمت زیادہ ہے؟ لوگوں نے کہا: حج اکبر کے دن کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس دن اپنے جامع خطاب کے دوران فرمایا: البتہ تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بستر پر ایسے لوگوں کو نہ بٹھائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور نہ تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو داخل ہونے کی اجازت دیں جن سے تم نفرت کرتے ہو۔

(1) سنن ابی داود:4829۔

(2)رواہ البخاری، الفتح:4/323۔

(3)ترمذی:1163وغیرہ: عمرو بن الاحوص سے مروی اور صحیح الجامع "7880۔

88. جس قدر ممکن ہو گھر میں رہنے کی کوشش کرو:

گھر کا ذمہ دار گھر میں رہے تو معاملات ٹھیک رہتے ہیں، اس کی نگرانی اور پیروی کے ذریعے تربیت اور اصلاح احوال کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں، بعض لوگ گھر سے باہر رہنا ہی اصل سمجھتے ہیں، اگر کوئی جانے کی جگہ نہیں ملتی تو گھر

لوٹ آتے ہیں، یہ اصول غلط ہے۔ اگر آدمی گھر سے نکلنا اطاعت و نیکی کے لیے ہو تو اسے دونوں میں موازنہ کرنا چاہیئے اور اگر برائی، تضییع اوقات یا دنیا کے ساتھ زائد توجہ کے لیے نکلنا ہے تو اسے اپنی مشغولیتیں اور تجارتی مصروفیات کو کم کرنا چاہیئے اور بے مقصد ملاقاتوں کا لگام دینی چاہیئے۔ وہ لوگ کتنے برے ہیں جو اپنے اہل و عیال کو ضائع کرتے ہیں اور لہو و لعب کی جگہوں میں شب بیداری کرتے ہیں۔ ہمیں اللہ کے دشمنوں کی سیاہ کاریوں کے پیچھے بہکنا نہیں چاہیئے۔ یہ ایسا فقرہ ہے جو قابل عبرت ہے۔ فرانسیسی مشرق اعظم ماسونی منعقدہ 1923ھ کے نشریے (اعلامیے) میں یہ درجِ ذیل عبارت دیکھنے میں آئی: فرد اور اس کے خاندان کے درمیان تفریق کا مقصد یہ ہے کہ تم اخلاق کو اس کی بنیادوں سے چھین لو کیونکہ نفوس خاندانی روابط کو قطع کرنے اور حرام کاموں کی طرف راغب ہوتے ہیں اس لیے کہ لوگوں کو خاندان کی ذمہ داری سنبھالنے کی بجائے قہوہ خانوں میں گپ شپ کرنا زیادہ اچھا لگتا ہے۔	
گھر والوں کے حالات کا باریک بینی سے جائزہ لینا چاہیئے: 1- آپ کے لڑکوں کے دوست کون لوگ ہیں؟ 2- کیا وہ آپ کے دیکھے بھالے ہیں؟ 3- ان کے ذریعے آپ کی اولاد گھر میں کون سی بیرونی چیز لا رہی ہے، ان کے درازوں اور سوٹ کیسوں میں تکئے اور بستر کے نیچے اور دیگر پوشیدہ جگہوں میں کون سی اشیاء پائی جاتی ہیں؟ 4- آپ کی لڑکی کہاں اور کس کے ساتھ جاتی ہے؟ بعض والدین نہیں جانتے کہ ان کی اولاد کے پاس بری تصوریں اور برہنہ فلمیں (بلیو فلمیں) ہیں بلکہ بسا اوقات نشہ آور چیزیں ہیں، بعض لوگ نہیں جانتے کہ ان کی لڑکی خادمہ کے ساتھ بازار جاتی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ ڈرائیور کے پاس میرا انتظار کرو پھر کسی شیطان کے ساتھ وعدہ نبھانے چلی جاتی ہے اور کوئی اپنی بری سہیلی کے پاس شیشہ و تمباکو نوشی کے لیے چلی جاتی ہے اور وہاں عبث کاموں میں مشغول رہتی ہے اس قسم کے لوگ جو اپنی اولاد کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں، وہ بڑے دن کی حاضری سے بچ نہیں سکتے اور نہ روز قیامت کی ہولناکیوں سے بھاگ سکتے ہیں۔ اللہ ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کرے گا کہ اس کو محفوظ رکھا یا ضائع کر دیا؟ حتی کے آدمی کے افراد خانہ کے متعلق سوال ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: **(إن الله سائل كل راع عما استرعاه ، أحفظ ذلك أم ضيعه حتى يسأل الرجل عن أهل بيته)**1 "بے شک اللہ ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کرے گا، آیا اس نے اس کو نبھایا یا ضائع کر دیا؟ حتی کہ آدمی سے اس کے اپنے اہل و اعیال کے متعلق سوال ہو گا"۔	.89

ABM Workshops

چند اہم نکتے:

5- نگرانی خفیہ ہونی چاہیئے۔

6- دہشت زدہ کرنے کی غرض سے نہ ہو۔

7- بچے کو کبھی بھی یہ محسوس نہ ہو کہ اس پر بھروسہ نہیں کیا جارہا ہے۔

8- اولاد کی عمر، قوت فہم اور غلطی کی نوعیت کا اعتبار ضروری ہے۔

9- منفی انداز تفتیش اور ہراسانی سے بچنا ضروری ہے۔

- ایک مثالی گھرانے بنانے کے لیے کن کن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے؟
- کس قسم کے لوگ اپنے گھر آسکتے ہیں نصوص کی روشنی میں جواب دیں؟

(1) نسائی:292 حسن، ابن حبان عن انس، صحیح الجامع:1775۔ السلسلۃ الصحیحۃ:1636۔

.90

P گھر میں بچوں پر توجہ:

(1)۔ قرآن حفظ کرانا اور اسلامی کہانیاں سنانا:

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے کہ باپ اپنے بچوں کو اکٹھا کرے اور انہیں قرآن پڑھائے اور اس کی تشریح کرے اور اس کے حفظ پر انعام بھی دے۔

بہت سے چھوٹے بچوں نے ہر جمعہ باپ کو سورۂ کہف تلاوت کرتے سن کر اسے زبانی یاد کر لیا اور باپ نے بچوں کو اسلامی عقیدہ کے اصول سکھائے۔ مثلاً جو حدیث میں وارد ہے: "تم اللہ کو یاد کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا"۔ اور شرعی آداب اور دعائیں سکھائے مثلاً: کھانے پینے، سونے، جاگنے، چھینک آنے کی دعائیں، سلام کرنے، اجازت طلب کرنے کے طریقے اور بچوں کے لیے سب سے زیادہ مؤثر یہ ہے کہ ان کو اسلامی کہانیاں سنائی جائیں۔ مثلاً نوح علیہ السلام اور طوفان نوح کا واقعہ، ابراہیم علیہ السلام کے بتوں کو توڑنے اور آگ میں ڈالے جانے کا واقعہ، موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے نجات پانے اور اس کے غرق ہونے کا قصہ، یونس علیہ السلام کے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کا واقعہ، یوسف علیہ السلام کا مختصر واقعہ، نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کے واقعات مثلاً بعثت، ہجرت اور غزوات بدر و خندق وغیرہ کے واقعات، اور آپ ﷺ کا اس آدمی کے ساتھ معاملہ جو اپنے اونٹ کو بھوکا رکھتا تھا اور اس سے محنت و مشقت زیادہ لیتا تھا اور صلحاء کے واقعات۔ اصحاب الاخدود کا واقعہ، سورۂ "ن" اور سورۂ کہف میں باغ والوں کو واقعہ، ان کے علاوہ بہت سے واقعات ہیں جنہیں مختصر ابیان کرے اور مناسب جگہوں پر ملاحظات بھی پیش

ABM Workshops

	کرے۔ یہ پاکیزہ واقعات ہمیں ان قصوں اور حکایتوں سے بے نیاز کر دیں جو عقیدہ کے خلاف ہیں اور توہمات اور خرافات ہیں اور جو خوفناک کہانیاں ہوتی ہیں وہ بچوں کی نفسیات کو بگاڑ دیتی ہیں اور ان میں خوف اور بزدلی پیدا کر دیتی ہیں۔
.91	(2)۔ ہر کس وناکس کے ساتھ بچوں کو نکلنے سے منع کرنا: بچے باہر سے گندے الفاظ اور برے اخلاق سیکھ کر آتے ہیں۔ اس لیے قرابت داروں اور ہمسایوں کے بچوں میں چند کو ان کے ساتھ گھر میں کھیلنے کے لیے منتخب کر لینا چاہیئے۔
.92	(3)۔ بچوں کے لیے تسلی بخش اور بامقصد کھیل پر توجہ: کھیلوں کے لیے ایک خاص کمرہ یا خاص الماری ہونی چاہیئے جس میں بچے اپنے کھیلوں کا سامان ترتیب کے ساتھ رکھ سکیں اور خلاف شریعت کھیلوں سے پرہیز ضروری ہے مثلاً میوزک کا سامان اور جس میں صلیب ہو۔ نوجوانوں کی دلچسپی کا زاویہ (کارنر) بھی گھر میں فراہم کرنا بہتر بات ہے مثلاً بڑھئی، الیکٹرانک، مکینک کے کام اور کمپیوٹر میں بعض ایسی چیزیں بنائی گئی ہیں جو مشین کے پردہ پر عورت کی تصویر نہایت بدترین شکل میں پیش کرتی ہیں یا ایسے کھیل موجود ہوتے ہیں جن میں صلیبیں ہوتی ہیں۔
.93	(4)۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی خوابگاہ میں تفریق ضروری ہے: یہ ان باتوں میں سے ہے جن سے دیندار گھرانوں اور بے دین لوگوں (جو اس بات پر توجہ نہیں دیتے) کے درمیان فرق کیا جا سکتا ہے۔
.94	(5)۔ ہنسی مذاق / مزاح ودل لگی: رسول اللہ ﷺ بچوں سے دل لگی کیا کرتے تھے، ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے تھے، ان کو بلانے میں دلچسپی لیتے تھے اور سب سے چھوٹے بچے کو پہلا پھل دیتے تھے اور کبھی ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی زبان نکالتے تھے بچہ (حسن رضی اللہ عنہ) آپ ﷺ کی زبان کی سرخی کو دیکھتا تھا اور اسے پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کرتا تھا۔1 یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نکلے، ہمیں ایک کھانے کی طرف بلایا گیا۔ یکایک حسین رضی اللہ عنہ راستے میں کھیلتے ہوئے نظر آئے، آپ ﷺ لوگوں کے سامنے ہی جلدی سے ان کی طرف چلے گئے اور ان کے آگے دونوں ہاتھ مکمل پھیلا دیئے۔ حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں

ABM Workshops

	کے سامنے ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کرتے رہے اور آپ ﷺ ان کو ہنساتے رہے، پھر آپ ﷺ نے ان کو پکڑ لیا اور ان کا ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر پر رکھا اور ان کو بوسہ دیا۔(2) (1)اخلاق النبی وشمائلہ۔ ابو الشیخ: السلسلۃ الصحیحۃ:70۔ (2)الادب المفرد امام بخاری، صحیح ابن ماجہ۔
.95	سونے اور کھانے کے اوقات کو منظم کرنے میں احتیاط کی ضرورت: بعض گھروں کا حال ہوٹلوں جیسا ہے، جس میں ایک دوسرے کو مشکل سے پہچانتے ہیں اور بہت کم ملاقات ہوتی ہے۔ بعض لڑکے جب چاہتے ہیں کھاتے ہیں، جب چاہتے ہیں سوتے ہیں، رات بھر جاگتے اور وقت برباد کرتے ہیں اور کھانے پہ کھانا کھائے جاتے ہیں۔ اس بے آہنگی سے تعلقات وروابط منتشر ہوتے اور محنت واوقات ضائع ہوتے ہیں، نیز اس سے باہمی ربط وتعلق کا پتا چلتا ہے، ہم اس عذر والوں کو معذور سمجھتے ہیں، کیونکہ طلباء وطالبات کے اوقات مدارس وجامعات سے نکلنے میں مختلف ہوتے ہیں۔ اور ملازم پیشہ اور نوکری کرنے والے اور دکاندار لوگ سب برابر نہیں ہوتے۔ لیکن سب کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ کھانے پر اہل خانہ کے ایک ساتھ اکٹھے ہونے سے بہتر اور کیا ہوسکتا ہے؟ ایک دوسرے کے احوال جاننے اور مفید گفتگو کا یہ اچھا موقع ہوتا ہے۔ گھر کے ذمہ دار کو چاہیئے کہ گھر واپسی کے اوقات دوراندیشی کے ساتھ متعین کرے اور اگر کسی کو باہر جانا ہو تو اجازت لے کر جائے، بالخصوص چھوٹے لوگ (خواہ عمر میں چھوٹے ہوں یا عقل میں) جن کے بھٹکنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
.96	بچوں کے لیے سورۂ لقمان پر مشتمل ہدایات وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّـهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّـهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (١٢) وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّـهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (١٣) وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (١٤) وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (١٥) يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّـهُ ۚ إِنَّ اللَّـهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (١٦) يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (١٧) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّـهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (١٨) وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (١٩)

ABM Workshops

	اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے(12)اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے(13)ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے(14)اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کروں گا(15)پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواه کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ ضرور لائے گا اللہ بڑا باریک بین اور خبردار ہے(16)اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مانو) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے(17)لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اترا کر نہ چل کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں فرماتا(18)اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر، اور اپنی آواز پست کر یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے(19)
.97	**Q** گھر سے باہر عورتوں کے کام کی حیثیت: اسلامی قوانین میں ایک سے دوسرے کی تکمیل ہوتی ہے جب اللہ نے عورتوں کو اس بات کا حکم دیا: (وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ)(سورۃ الأحزاب:33)"اپنے گھروں میں ٹک کر رہو"۔ تو باپ اور شوہر کی شکل میں ان پر وجوبی طور سے خرچ کرنے والا بھی بنایا۔ اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ عورت گھر سے باہر بغیر ضرورت و مجبوری کام نہیں کر سکتی جیسا کہ موسی علیہ السلام نے اس نیک بندے کی دو بیٹیوں کو کنویں پر بکریوں کو پانی پلانے کی غرض سے انتظار کرتے دیکھا تو ان سے پوچھا: (مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ) (سورۃ القصص:23)

ABM Workshops

"تم دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا: جب تک یہ چرواہے لوٹ نہیں جاتے ہم (اپنے جانوروں کو پانی) نہیں پلا سکتیں اور ہمارے والد ایک بوڑھے انسان ہیں"۔

ان دونوں نے بکریوں کو سیراب کرنے کے لیے نکلنے پر اپنی حالت کا عذر پیش کیا کہ ذمہ دار کبر سنی کی وجہ سے کام کی طاقت نہیں رکھتا اس لیے موقع دیکھ کر گھر سے باہر نکل کر کام کرنا پڑتا ہے۔

(قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ) (سورۃ القصص:26)

"ان میں سے ایک لڑکی نے کہا: ابا جان! ان کو آپ بطورِ مزدور رکھ لیجئے، بے شک جن کو آپ مزدور رکھ رہے ہیں ان کی بہترین صفت، قوت اور امانت داری ہے"۔

اس لڑکی نے اپنی اس عبارت کے ذریعے گھر میں رہنے کی خواہش کا برملا اظہار کر دیا تاکہ اپنے آپ کو اس تکلیف سے جو گھر سے باہر کام کرنے میں پیش آتی ہے، محفوظ رکھ سکے۔

دونوں عالمی جنگوں کے بعد موجودہ دور میں مردوں کی کمی کی تلافی کے لیے جب کافروں کو عورتوں کے کام کی ضرورت پڑی اور جنگ کی تباہی کے بعد آبادکاری کی ضرورت لاحق ہوئی اور اس کے ساتھ ہی عورتوں کو بگاڑنے، اور ان کے ذریعے پورے معاشرے کو تباہ کرنے کے ارادے سے یہودیوں کا آزادی نسواں اور حقوق خواتین کے نام سے مذموم منصوبہ بھی عام ہو گیا، جس کے نتیجے میں گھر سے باہر عورت کا کام کرنے کا رواج عام کیا گیا۔

باوجود اس کے کہ ہمارے یہاں اسباب ان سے مختلف ہیں۔ مسلمان شخص اپنی عورت کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے اخراجات خود برداشت کرتا ہے مگر پھر بھی آزادئ نسواں کی تحریک سرگرم رہی اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ تعلیم کے لیے لڑکیوں کو باہر بھیجنے کا مطالبہ اور پھر واپسی پر انہیں کام پر لگانے کا مطالبہ ہونے لگا تاکہ ان کی ڈگریاں (سندیں) بے کار نہ جائیں وغیرہ وغیرہ۔ ورنہ اسلامی معاشرے کو "اس حد تک" اس معاملے کی ضرورت نہیں ہے، اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ بہت سے مرد بے روزگار ہیں جب کہ عورتوں کی ملازمت کے مواقع مسلسل فراہم کئے جا رہے ہیں۔

ہم نے جو اس حد تک کا فقرہ استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض شعبوں مثلاً تعلیم اور علاج وغیرہ کے لیے شرعی شرائط کی پابندی کے ساتھ عورتوں کی خدمات حاصل کرنا ضروری ہے۔ اوپر جو مقدمہ ہم نے پیش کیا اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے بعض عورتوں کو دیکھا کہ بلا وجہ کام کے لیے باہر نکلتی ہیں اور بسا اوقات بہت معمولی تنخواہ پر، کیونکہ ان کا خیال ہے کہ انہیں کام کے لیے باہر نکلنا ہی چاہیئے خواہ انہیں اس کی ضرورت نہ بھی ہو اور کام کی جگہ بھی نامناسب ہی کیوں نہ ہو۔ نتیجتاً اس سے بہت سے فتنے رونما ہوتے ہیں۔

	عورت کے کام کے مسئلے میں اسلامی اور لادینی طریقے کے درمیان اہم فرق یہ ہے کہ اسلامی تصور (اپنے گھروں میں ٹک کر رہو) ہے اور گھر سے نکلنا اضطراری ہے (أذن لكن أن تخرجن في حوائجكن) "تمہیں ضرورت کے تحت نکلنے کی اجازت ہے"۔ اور لادینی اصول کے مطابق تمام حالات میں نکلنا ہی اصل ہے۔ عدل وانصاف کی بات یہ ہے کہ عورت کے عمل کی کبھی فعلاً ضرورت ہوتی ہے مثلاً شوہر کے مرنے یا باپ کے عاجز ہو جانے کے بعد عورت ہی گھر کے اخراجات کی ذمہ دار ہوتی ہے، بلکہ بہت سے ملکوں میں اسلامی بنیادوں پر معاشرے کا قیام نہ ہونے کی وجہ سے گھر کے اخراجات کی تکمیل کے لیے عورت اپنے شوہر کے ساتھ کام کے لیے مجبور ہوتی ہے اور آدمی صرف اس عورت کو شادی کا پیغام دیتا ہے جو ملازمت کرتی ہو، بلکہ بعض لوگ عقد نکاح میں بیوی پر کام کرنے کی شرط لگاتے ہیں۔ خلاصۂ کلام یہ کہ کبھی عورت کا عمل ضرورت کے تحت، یا اسلامی مقصد کی خاطر مثلاً تعلیمی میدان میں، دعوت الی اللہ کے لیے، یا ان عورتوں کے لیے بطور تسلی ہوتا ہے جن کی اولاد نہیں ہوتی، ان کے لیے ایک گنجائش ہو سکتی ہے۔
98.	گھر سے باہر عورت کے کام کے بعض منفی اثرات: ❖ بہت سی شرعی برائیاں رونما ہوتی ہیں مثلاً مردوں سے میل جول، ان سے تعارف اور ناجائز خلوت اور غیر محرموں کے سامنے زیب وزینت کا اظہار اور بسا اوقات انجام غلط کاری ہوتا ہے۔ ❖ شوہر کی حق تلفی، گھر کے معاملات میں کوتاہی اور بچوں کے حقوق میں لاپرواہی (اور یہی ہمارا اصلی موضوع سخن ہے۔) ❖ بعض عورتوں کے دلوں سے مرد کی قوامیت کا حقیقی شعور مفقود ہو جاتا ہے۔ ذرا اس عورت کا تصور کیجئے جس کی تعلیمی ڈگری شوہر کی ڈگری کے برابر ہو (یہ بذات خود تو عیب کی بات نہیں ہے) اور اس کی تنخواہ شوہر کی تنخواہ سے زیادہ ہو۔ کیا ایسی عورت مکمل طور سے شوہر کی ضرورت محسوس کرے گی اور اس میں شوہر کی اطاعت کا مکمل جذبہ ہو سکتا ہے؟ یا اس میں بے نیازی کا احساس ایسی مشکلات کا سبب بن سکتا ہے جو گھر کی اساس وبنیاد کو متزلزل کر دے؟ الا ماشاء اللہ اگر یہ خرابیاں نہ ہوں تو الحمد للہ۔ ❖ جسمانی تکلیف اور نفسیاتی واعصابی دباؤ جو عورت کی فطرت کے خلاف ہے۔ عورت کے کام کے فوائد ونقصانات پیش کرنے کے بعد ہم کہتے ہیں: اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہیے اور اس مسئلے کو شریعت کے ترازو میں تولنا چاہیئے اور ان حالات کو پہچاننا چاہیئے کہ کب عورت کا کام کے لیے نکلنا جائز ہے اور کب ناجائز؟ اور دنیوی کمائی کی دھن میں ہمیں حق کے راستے پر چلنے سے اندھا نہیں ہونا چاہیئے۔ مسلمان عورت کو ہماری

ABM Workshops

	نصیحت ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور اگر اس کا شوہر خود اس کے فائدے اور گھر کے مفاد کے لیے اس کے ترک ملازمت کا خواہش مند ہو تو اس کی اطاعت کرے اور شوہر کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ انتقامی کاروائیاں ترک کر دے اور بیوی کا مال ناحق نہ کھائے۔ ❖ عورت job کرنا چاہے تو مجبوری میں تین شرطوں کے ساتھ اجازت دی جا سکتی ہے: 1۔ پراڈکٹ یا سروس حلال ہو۔ 2۔ حجاب کی پابندی ہو۔ 3۔ ناروا اختلاط سے بچے۔ • کسی بھی مسلم عورت کے گھر کے باہر کام کرنے کے لیے کتنی شروط کا مکمل ہونا ضروری ہے؟
99.	گھر کے رازوں کی حفاظت: یہ امر چند باتوں پر مشتمل ہے: ❖ بیوی سے لذت و لطف اندوزی کی باتوں کو فاش نہ کرے۔ ❖ باہمی اختلافات کو نشر نہ کرنا۔ ❖ ایسی خصوصیت کو جس کے اظہار سے گھر کو یا گھر کے کسی فرد کو نقصان پہنچے ظاہر نہ کرنا۔
100.	گھر کے آداب 21 گھر والوں میں نرمی کی عادت ڈالنا: عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إذا أراد الله عزوجل بأهل بيت خيرا أدخل عليهم الرفق)1 "جب اللہ عزوجل کسی گھر کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو ان میں نرمی بھر دیتا ہے"۔ (1) مسند احمد: 6/71 اور صحیح الجامع: 303۔
101.	گھر کے کام میں گھر والوں کی مدد کرنا: بہت سے لوگ گھریلو کام سے اپنے کو اونچا سمجھتے ہیں اور بعض سمجھتے ہیں کہ گھر والوں کے ساتھ ان کے کام میں شریک ہونے سے ان کی پوزیشن مجروح ہوتی ہے۔ لیکن سرتاج انسانیت رسول اللہ ﷺ کا یہ عالم تھا : (يخيط ثوبه ، ويخصف نعله ، ويعمل ما يعمل الرجال في بيوتهم)(1) "اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے، اپنی جوتی ٹانکتے تھے اور سارے کام کرتے تھے جو لوگ اپنے گھروں میں کرتے ہیں"۔ (1) مسند امام احمد: 6/121 اور صحیح الجامع: 4927۔

ABM Workshops

.102	**گھر والوں کے ساتھ ہنسی مذاق:** بیوی وبچوں سے ہنسی مذاق کرنے سے گھر میں سعادت ومحبت کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے جابر رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ کنواری لڑکی سے شادی کرو اور انہیں یہ کہہ کر ترغیب دلائی: (فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟)(1) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ جابر! تم نے شادی کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا، کنواری سے یا بیاہی سے۔ میں نے عرض کیا کہ بیاہی سے۔ فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی۔ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔" (1) صحیح بخاری:5367
.103	**گھر والوں کے برے اخلاق کو مٹانا:** گھر کے بعض افراد میں نامناسب عادات پائی جاتی ہیں، مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ایسے برے اخلاق کو مٹانا ضروری ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جسمانی سزا ہی واحد علاج ہے۔ جب کہ نبوی علاج کو اپنایا جانا چاہیے۔
.104	**گھروں کے ناجائز امور:** • شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کے پاس گھر میں غیر محرم رشتہ داروں کو داخل ہونے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ • گھریلو ملاقاتوں میں مردوں سے عورتوں کو جدا رکھنا چاہیئے۔ • گھر کے ڈرائیوروں اور خادماؤں کے خطرات سے آگاہ رہنا چاہیئے۔ • گھر سے مخنثوں (ہجڑوں) کو نکال دو۔ • ٹیلیویژن کے خطرات سے بچو۔ • ٹیلیفون کے شر سے بچو۔ • جن چیزوں میں کافروں کے باطل مذاہب یا ان کے دیوتاؤں اور معبودوں کی کوئی نشانی ور مز ہو اسے مٹا دو۔ • یادگار تصویروں کو ختم کر دو۔ • گھر میں سگریٹ نوشی کی ممانعت کرو۔ • گھر میں کتے رکھنے سے بچو۔

ABM Workshops

- گھر کے اندر نقش و نگار سے اجتناب کرو۔
- سوشیل میڈیا اور موبائل کے نقصانات سے بچو۔

.105

حرمت والے رشتے: (سورۂ نساء: 23)

شمار	عورت کے لیے	مرد کے لیے
.1	باپ	ماں
.2	دادا	دادی
.3	نانا	نانی
.4	بیٹا	بیٹی
.5	پوتا	پوتی
.6	نواسا	نواسی
.7	بھائی (سگے، علاتی، اخیافی)	بہن (سگے، علاتی، اخیافی)
.8	چاچا/تایا	پھوپھی
.9	ماموں	خالہ
.10	بھتیجا	بھتیجی
.11	بھانجا	بھانجی
.12	اسی طرح کے رضاعی رشتہ دار	اسی طرح کے رضاعی رشتہ دار
.13	سسر	ساس
.14	داماد	بہو
.15	ربیب (جس شوہر سے ہمبستری ہو چکی ہو اس کا لڑکا)	ربیبہ (جس بیوی سے ہمبستری ہو چکی ہو اس کی لڑکی)

ABM Workshops

106. وہ رشتہ دار جن سے پردہ کرنا فرض ہے:

چچازاد	بہنوئی	شوہر کا پھوپھا
پھوپھی زاد	نندوئی	شوہر کا خالو
ماموں زاد	پھوپھا	شوہر کا بھتیجا
خالہ زاد	خالو	شوہر کا بھانجا
دیور	شوہر کا چچا	اور ان کے علاوہ تمام نامحرموں سے۔
جیٹھ	شوہر کا ماموں	

(صرف بازار جاتے ہوئے پردہ کرنا اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔)

107. وصیت

وصیت اس پر واجب ہے جس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز ہو۔

(2) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ﴾

[البقرة: ١٨٠]

’’تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور مال چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور قرابتداروں کے لیے وصیت کر جائے۔‘‘

وصیت ثلث سے بڑھ کر نہیں کی جا سکتی۔

کسی وارث کو نقصان پہنچانے کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔

وصیت کسی وارث کے لیے جائز نہیں۔

وصیت کسی معصیت کے کام میں جائز نہیں۔

وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا۔

108. میراث

میراث سے مراد میت کا ترکہ ہے۔

ایسے اموال یا حقوق جنہیں میت کے چھوڑ جانے کی وجہ سے شرعی وارث ان کا مستحق قرار پائے۔

میراث کا نام فرائض بھی رکھا گیا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے "تعلموا الفرائض" علم فرائض سیکھو۔ میراث کے علم کو علم میراث اور فرائض کے علم کو علم فرائض کہا جاتا ہے اور في الحقیقت دونوں سے مراد ایک ہی علم ہے۔

سورۃ النساء: 11-12

.109

R روزی میں برکت

شریعت میں ایسے بہت سے ذرائع بتائے گئے ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنے رزق میں کشادگی محسوس کر سکتا ہے۔ ان میں سے بعض ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ توبہ و استغفار

یعنی گناہ پر نادم ہونا، اس کو چھوڑنا اور آئندہ اس سے دور رہنے کا عزم کرنا۔

اللہ نوح علیہ السلام کے بارے میں فرماتا ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً . يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَاراً .وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَاراً. (نوح:10-12)

ترجمہ: اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے، جو تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔

اور ہود علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَاراً وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ.(ھود:52)

ترجمہ: اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

.2 صبح سویرے رزق کی تلاش کرنا:

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت میں برکت کی دعا کی ہے۔

ABM Workshops

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((اللهم بارك لأُمتي في بكورها)).(صحیح ابن ماجہ : 1832)
ترجمہ: اے اللہ میری امت کے صبح کے وقت میں برکت دے۔
.3 تقوی:
یعنی ہر حال میں اللہ کا ڈر ہو۔
اللہ کا ارشاد ہے:(وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً . وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ)(الطلاق:3-2)
ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے، اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔
ایک اور جگہ اللہ کا ارشاد ہے:(وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (سورۃ الأعراف:96)
ترجمہ: اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔
.4 گناہوں سے بچنا:
اللہ کا ارشاد ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ.(الروم:41)
ترجمہ: خشکی اور تری میں لوگوں کی بد اعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ چکھادے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔

.5 اللہ پر توکل
اس بات کا یقین رکھنا کہ کائنات میں سب کچھ تخلیق، رزق، نفع، نقصان، بیماری، موت اور زندگی غرض ہر چیز تنہا اللہ کے حکم سے ہے۔
قال اللہ تعالی:(وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً) (الطلاق:3)
ترجمہ: اور جو اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ اسے کافی ہوگا۔ یقیناً اللہ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

ABM Workshops

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله علیہ وسلم:((لو أنكم توكلتم على الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدو خماصاً وتروح بطاناً)).(صحیح ابن ماجہ:3377(

ترجمہ: اگر تم اللہ پر ایسے بھروسہ کرو جیسا اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دیگا جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے جو صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام بھرے پیٹ لوٹتے ہیں۔

.6اللہ کی عبادت کے لیے خود کو فارغ کرنا:

خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا، اور تمام کاموں پر رب کی عبادت کو فوقیت دینا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:((يقول ربكم تبارك وتعالى: يا ابن ادم تفرغ لعبادتي أملأ قلبك غنى، وأملأ يديك رزقاً، يا ابن ادم لا تَباعدْ مني فأملأ قلبك فقراً وأملأ يديك شغلاً)).(صحیح ابن ماجہ : 3331)

ترجمہ: اے ابنِ آدم میری عبادت کے لیے خود کو فارغ کرو(یعنی توجہ اور دلجمعی سے میری عبادت کرو) میں تیرے سینے کو تونگری سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کو ختم کر دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے ہاتھ کاموں میں الجھا دوں گا اور تیری مفلسی ختم نہ کرونگا۔

.7حج و عمرہ میں متابعت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:((تابعوا بين الحج والعمرة فإنهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، وليس للحجة المبرورة ثواب إلا الجنة)).(صحیح ابن ماجہ : 2352)

ترجمہ: حج اور عمرے میں متابعت کرو کیونکہ یہ دونوں فقر و گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندے سے زنگ دور کر دیتی ہے۔ اور حج مبرور کا ثواب سوائے جنت کے اور کچھ نہیں۔

.8اللہ کی راہ میں خرچ کرنا:

انسان چونکہ مال سے محبت کرتا ہے اور جب یہی مال وہ خرچ کرے گا تو اللہ اسے بڑھا کر اسی کی طرف لوٹا دے گا۔

قال اللہ تعالی:(وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ)(سبأ:39)

ABM Workshops

ترجمہ: تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کروگے اللہ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((قال الله تبارك وتعالى: يا ابن ادم أَنفق أُنفق عليك)). (مسلم:993)

ترجمہ: اللہ فرماتے ہیں: اے ابن آدم تو خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

.9 دینی طلبہ پر خرچ کرنا:

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان أخوان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان أحدهما يأتي النبي صلى الله عليه وسلم والآخر يحترف، فشكا المحترف أخاه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ((لعلك تُرزقُ به)). (صحيح الترمذي:2345)

انس بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے، ایک (حصولِ علم کی خاطر) نبیصلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتا اور دوسرا حصولِ معاش کے لیے جدوجہد کرتا۔ حصولِ معاش کے لیے جدو جہد کرنے والے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی، تو آپصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تمہیں اسی کی وجہ سے رزق دیا جارہا ہے۔

.10 صلہ رحمی کرنا:

نسبی اور سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنا، ان کے ساتھ ہمدردی والا سلوک کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((من سره أن يبسط له في رزقه أو ينسأ له في أثره فليصل رحمه)). (بخاري:2067، مسلم:2557)

ترجمہ: انس بن مالک فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو شخص اپنے رزق میں وسعت اور عمر میں اضافہ پسند کرے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

ABM Workshops

.11 کمزوروں اور ضعیفوں کی مدد اور ان کا اکرام کرنا:

عن مصعب بن سعد قال: رأى سعد رضي الله عنه أن له فضلاً عمن دونه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ((هل تُنصرون وتُرزقون إلا بضعفائكم؟)). (البخاري:2896)

ترجمہ: سعد نے خیال کیا کہ انہیں اپنے کمزور لوگوں پر فوقیت ہے تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری مدد اور تمہیں رزق تو تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے ملتا ہے۔

إنما ينصر الله هذه الأمة بضعيفها، بدعوتهم، وصلاتهم، وإخلاصهم.(صحیح سنن النسائي:2978)

اللہ اس امت کی اس کے کمزور اشخاص کی وجہ سے مدد کرتا ہے، ان کی دعاؤں، ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے۔

.12 شکر ادا کرنا:

لَئِن شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيدَنَّكُمۡ.(ابراھیم:7)

ترجمہ: اگر تم شکر گزاری کروگے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔

.13 کتاب وسنت پر عمل پیرا رہنا:

وَلَوۡ أَنَّهُمۡ أَقَامُوا التَّوۡرَاةَ وَالۡإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيۡهِم مِّن رَّبِّهِمۡ لَأَكَلُوا مِن فَوۡقِهِمۡ وَمِن تَحۡتِ أَرۡجُلِهِمۚ مِّنۡهُمۡ أُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌۖ وَكَثِيرٌ مِّنۡهُمۡ سَاءَ مَا يَعۡمَلُونَ.(المائدہ:66)

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ تورات وانجیل اور ان کی جانب جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے، ان کے پورے پابند رہتے تو یہ لوگ اپنے اوپر سے اور نیچے سے روزیاں پاتے اور کھاتے، ایک جماعت تو ان میں سے درمیانہ روش کی ہے، باقی ان میں سے بہت سے لوگوں کے برے اعمال ہیں۔

.14 توحید اور اتباع:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمۡ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي الۡأَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ الَّذِي ارۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنًاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡئًاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الۡفَاسِقُونَ.(النور:55)

ABMWorkshops

ترجمہ: تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔

15. نماز، زکوۃ ادا کرنا:

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ. (حج:41)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جمادیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔

- گھر میں برکت کے نزول کے لیے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیے؟
- صلہ رحمی پر حدیث حوالے کے ساتھ نقل کریں؟

.110

S گھریلو پریشانیوں اور مصائب کا علاج

آیت السکینہ

(ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر جب کبھی معاملات سخت ہو جاتے وہ آیات سکینہ پڑھتے تھے۔ {مدارج السالکین: 2/470})

1. (وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ) البقرة: 248

ترجمہ: ان کے نبی نے انہیں پھر کہا کہ اس کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلجمعی ہے اور آل موسیٰ اور آل ہارون کا بقیہ ترکہ ہے، فرشتے اسے اٹھا کر لائیں گے۔ یقیناً یہ تو تمہارے لیے کھلی دلیل ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

2. (ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ) سورة التوبة: 26

ABM Workshops

ترجمہ: پھر اللہ نے اپنی طرف کی تسکین اپنے نبی پر اور مومنوں پر اتاری اور اپنے وہ لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور کافروں کو پوری سزا دی۔ ان کفار کا یہی بدلہ تھا۔

3. (إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا) التوبة:40

ترجمہ: اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی اس وقت جب کہ انہیں کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جب کہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے، پس جناب باری نے اپنی طرف سے تسکین اس پر نازل فرما کر ان لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں، اس نے کافروں کی بات پست کر دی اور بلند و عزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے، اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

4. (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ) سورة الفتح:4.

ترجمہ: وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون (اور اطمینان) ڈال دیا تا کہ اپنے ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں، اور آسمانوں اور زمین کے ﴿کل﴾ لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ دانا با حکمت ہے۔

5. (لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا) سورة الفتح:18.

ترجمہ: یقیناً اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جب کہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔

6. (إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ) الفتح:26.

ABM Workshops

ترجمہ: جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی، سو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔	
آیات الشفاء 1. (قاتلوهم يعذبهم الله بأيديكم ويخزهم وينصركم عليهم ويشف صدور قوم مؤمنين) [التوبة: 14] ترجمہ: ان سے تم جنگ کرو اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل ورسوا کرے گا، تمہیں ان پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا۔ 2. (يا أيها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاءٌ لما في الصدور وهدًى ورحمة للمؤمنين). [يونس : 57] ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔ 3. (ثم كلي من كل الثمرات فاسلكي سبل ربك ذُللا يخرج من بطونها شرابٌ مختلفٌ ألوانه فيه شفاءٌ للناس إن في ذلك لآية لقوم يتفكرون). [النحل : 69] ترجمہ: اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔ 4. (وننزل من القرآن ما هو شفاءٌ ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظالمين إلاّ خساراً) . [الإسراء : 82] ترجمہ: یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ 5. (والذي هو يطعمني ويسقين ، وإذا مرضت فهو يشفين) . [الشعراء : 80]	111.

ABM Workshops

ترجمہ: وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفاعطا فرماتا ہے۔

6. (ولو جعلناه قرآناً أعجمياً لقالوا لولا فصلت آياته أأعجميٌ وعربي ، قل هو للذين آمنوا هُدى وشفاء ، والذين لا يؤمنون في آذانهم وقرٌ وهو عليهم عمىٌ ، أولئك ينادون من مكان بعيد). [فصلت : 44]

ترجمہ: اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ کہہ دیجیے ! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت وشفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جارہے ہیں۔

.112 ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ . قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ. (مسلم: 2162)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کر جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو تو اس کی خیر خواہی کر جب وہ چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو تم دعا دو یعنی یَرحَمُكَ اللہ کہو جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو۔

.113 سلام

ملاقات اور گفتگو شروع کرتے وقت سلام کرنا شعائر اسلام میں سے ہے۔

یہ ایک اچھی دعا ہے جس کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے:

فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّـهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً. (نور:61)

پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ کی طرف سے نازل شدہ۔

ABM Workshops

سلام کے عام کرنے کو اسلام کا سب سے بہترین عمل قرار دیا گیا ہے۔

سلام کو عام کرنے سے جنت کی بشارت۔

اس کے کچھ آداب بیان کیے گئے:

1۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے

2۔ چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے

3۔ سوار پیدل کو سلام کرے

4۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

5۔ گھر میں داخل ہونے والا گھر والوں کو سلام کرے

6۔ جب آپ ﷺ رات کو گھر تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سوئے ہوئے نیدار نہ ہوں اور بیدار سن لے۔

7۔ اگر دوری ہو تو زبان سے کہتے ہوئے اشارہ بھی کر دینا چاہیے

8۔ لوگو میں اللہ کے زیادہ قریب وہ ہے جو سلام میں پہل کرے

9۔ بچوں کو سلام کیا جانا چاہیے

10۔ آدمی کا اپنی بیوی کو، اپنی محرم عورت کو اور فتنے کا خوف نہ ہو تو اجنبی عورت یا عام عورتوں کو سلام کرنا درست ہے اسی شرط کے ساتھ عورتوں کا اجنبی مردوں کو سلام کرنا جائز ہے۔

11۔ کافر کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔ انہیں اس طرح جواب دیا جائے: وعلیك۔ سلام اس طرح کیا جائے: **السلام علی من اتبع الهدی**

سلام کے الفاظ:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام کا جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبرکاتہ کے بعد ومغفرتہ کا اضافہ بھی درست ہے۔ (السلسلہ الصحیحہ: 1449)

اور سلام کا جواب دینا تو واجب اور ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق قرار دیا گیا۔

.114	مصافحہ

ABM Workshops

	مصافحہ ملاقات کے وقت دو افراد کے ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے کو کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کی کافی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: " جب دو مسلمان آپس میں ملتے اور دونوں ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے " ۔(سنن ابو داؤد:5212، صحیح) دو ہاتھ سے مصافحہ درست نہیں۔ اجنبی عورت سے مصافحہ حرام ہے۔ اسی طرح عورت کا نامحرم مردوں سے مصافحہ کرنا حرام ہے۔ مصافحہ کے وقت "**يغفر الله لنا ولكم**" کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
115.	معانقہ معانقہ یعنی بغلگیر ہونا یا گلے ملنا یہ سنت سے ثابت عمل ہے۔ یہ ایک خوشی کا اظہار ہے۔ لوگ عید کے موقع پر یا سفر سے واپسی پر یا بہت دنوں بعد ملنے پر معانقہ کرتے ہیں۔ عید کے دن معانقہ کرنے کو بدعت کہنا سراسر خلاف شرع ہے کیونکہ یہ کوئی تقرب الی اللہ (عبادت) کے لیے نہیں کرتا بلکہ عادت کے طور پر خوشی کے اظہار کے لیے کرتا ہے۔ (فتاوی ابن عثیمین رحمہ اللہ) ایک دوسری رائے یہ ہے کہ معانقہ طول غیاب یا سفر کے بعد ہی اس کا ثبوت ہے روزانہ علاقائی معانقہ نہ کرے لہذا عید کے الگ سے گلے ملنا اس حدیث کے خلاف ہے: اور ایک تیسری رائے یہ ہے کہ سامنے والا مل رہا ہو تو مل لے خود سے پہل نہ کرے۔

ABM Workshops

اربعین اسریہ

1. ایک دوسرے کو سلام کریں۔ (مسلم:54)
2. ان سے ملاقات کرنے جائیں۔(مسلم:2567)
3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔(لقمان:15)
4. ان سے بات چیت کریں۔(مسلم:2560)
5. ان کے ساتھ لطف ومہربانی سے پیش آئیں۔(سنن ترمذی:1924، صحیح)
6. ایک دوسرے کو ہدیہ وتحفہ دیا کریں۔(صحیح الجامع:3004)
7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں۔(مسلم:2162)
8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں۔(ترمذی:2485، صحیح)
9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔(مسلم:2733)
10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں۔(سنن ابوداؤد:4943،سنن ترمذی:1920، صحیح)
11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں۔(سنن ابوداؤد:4943،سنن ترمذی:1920، صحیح)
12. ان کی خوشی وغم میں شریک ہوں۔(صحیح بخاری:6951)
13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کریں۔(صحیح بخاری:6951)
14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں۔(صحیح مسلم:55)
15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں۔(صحیح مسلم:2162)
16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں۔(آل عمران:159)
17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔(الحجرات:12)
18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں۔(الھمزہ:1)
19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں۔(الھمزہ:1)
20. چغلی نہ کریں۔(صحیح مسلم:105)
21. آڑے نام نہ رکھیں۔(الحجرات:11)
22. عیب نہ نکالیں۔(سنن ابوداؤد:4875، صحیح)
23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں۔(سنن ابوداؤد:4946، صحیح)

ABM Workshops

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں۔(سنن ترمذی:1924، صحیح)
25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں۔(سورۂ مطففین سے سبق)
26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کر کے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔(صحیح مسلم:2963)
27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہے جب کہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کار فرمانہ ہو۔(المطففین:26)
28. طمع، لالچ اور حرص سے بچیں۔(التکاثر:1)
29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں۔(الحشر:9)
30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں۔(الحشر:9)
31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں۔(الحجرات:11)
32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں۔(صحیح الجامع:3289، حسن)
33. احترام سے بات کریں۔ بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں۔(آل عمران:159)
34. غائبانہ اچھا ذکر کریں۔(ترمذی:2737، صحیح)
35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں۔(صحیح بخاری:6116)
36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں۔(صحیح بخاری:6853)
37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں۔(صحیح مسلم:91)
38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں۔(سنن ابوداؤد:4811، صحیح)
39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں۔(ترمذی:969، صحیح)
40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں۔(مسلم:2162)

ABM Workshops

❖ صلہ رحمی پر نبی ﷺ کے ارشادات:

- وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جو صلہ رحمی نہ کرتا ہو۔(صحیح بخاری:5984، مسلم:2556)
- تم اپنے وہ انساب سیکھو جن کے سبب سے تم صلہ رحمی کرو گے۔ کیونکہ صلہ رحمی گھر والوں میں محبت کا سبب ہے، مال میں کثرت کا ذریعہ ہے اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔(صحیح الجامع:1051)
- اگر کوئی رشتہ دار تجھ سے قطع تعلق کرے تو تو اس سے میل جول پیدا کرنے کی کوشش کر یہی اصلی صلہ رحمی ہے۔ صلہ رحمی یہ نہیں کہ قطع تعلقی کرنے والے کے ساتھ تو بھی روٹھ کر بیٹھ جائے۔(صحیح بخاری:5991)
- جو شخص کسی دوسرے انسان پر رحم نہیں کرتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔(صحیح بخاری:7376، صحیح مسلم:2319)

نوٹ: ابن قیم رحمہ اللہ کا قول ہے: معاملت داریوں میں گڑبڑ پیدا کرنے والی چار بیماریاں ہیں: کبر، حسد، غیبت اور شہوت۔ یہ بیماریاں ساری برائیوں کی جڑہیں، ان سے جتنا بچیں گے اتنی زندگی سکون سے گزرے گی۔

آپ جہاں بیٹھیں ہیں وہاں سے اٹھنے کے بعد بھی آپ کی خوشبو باقی رہے، جیسے کہ پھولوں کو اٹھائے جانے کے بعد بھی خوشبو باقی رہتی ہے۔ برے آدمی کی مثال ایسی ہے کہ گندگی اٹھائے جانے کے بعد بھی بدبو آتی ہے۔ خوشبودار پھول بنیے بدبودار بننے سے بچیے۔

ABM Workshops

بعض مسائل

اگر والدین سنن اور مستحبات سے روک رہے ہیں تو کیا ان کی اطاعت کی جا سکتی ہے؟

والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کو شریعت نے لازم کیا ہے جب کہ ان کی نافرمانی اور عدم اطاعت کو حرام قرار دیا ہے۔ لیکن والدین کی اطاعت مشروط اطاعت ہے، وہ اس طرح کہ اگر وہ کسی معروف کا حکم دے رہے ہوں تو اس میں ان کی اطاعت کی جائے گی اور جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف کوئی حکم دے رہے ہوں تو اس معاملہ میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت لازم ہو گی، والدین کی نہیں۔

شروط

1. ان کی اطاعت مباح اور جائز کام میں ہو۔ کسی واجب کو چھوڑنے یا کسی حرام کے ارتکاب کے سلسلہ میں نہ ہو۔
2. جن باتوں کا وہ حکم دے رہے ہیں ان میں ان کا فائدہ ہو یا کوئی شرعی ضرورت مضمر ہو۔
3. جن باتوں کا وہ حکم دے رہے ہیں ان میں اولاد کے لیے کوئی نقصان نہ ہو۔

سنن اور مستحبات کو والدین کے کسی حکم پر اس وقت ترک کر سکتے ہیں جب انہیں کسی شیئ کی ضرورت ہو۔ اور بلا ضرورت والدین اولاد کو سنن اور مستحبات سے منع کر رہے ہوں تو ایسی صورت میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی پر انہیں اچھے انداز سے راضی کیا جائے گا۔

اولاد کو چاہیے کہ وہ والدین کی اطاعت کے ساتھ نوافل اور مستحبات کو بھی جمع کریں، جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے: سُئِل الإمام أحمد رحمه الله عن رجل أمره أبواه أن لا يصلي إلا المكتوبة فقال " يداريهما ويصلي "(غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب : 1 / 384)۔

والدین کی اطاعت لازم اور واجب ہے اور جب یہ حق کسی نفل روزے یا نفلی عبادت سے تعارض کر رہا ہو تو اس موقعہ پر والدین کی اطاعت کو واجب قرار دیا جائے گا۔ اس لیے کہ قاعدہ ہے کہ اذا تعارض الواجب مع المستحب أو المباح قدم الواجب۔

ABM Workshops

بلوغت کے علامات

لڑکے اور لڑکی کی بلوغت کی علامات معروف ہیں، لڑکا تین میں سے کسی ایک چیز کے ظاہر ہونے سے بالغ ہو جاتا ہے وہ تین علامات یہ ہیں:

1. منی کا خروج۔
2. یا شرمگاہ کے ارد گرد سخت بال کا آ جانا۔
3. یا پھر پندرہ برس کی عمر مکمل ہو جانا۔
4. اور لڑکی کے لیے بالغ ہونے کی علامات ان تین کے علاوہ چوتھی بھی ہے وہ یہ کہ لڑکی کو حیض کا خون آ جائے۔

یہ تمام علامات ظاہر ہونا شرط نہیں، بلکہ ان میں سے کوئی ایک علامت بھی ظاہر ہو جائے تو اس شخص کے بالغ ہونے کا حکم لگانے کے لیے کافی ہے" ۔(الشرح الممتع (6 / 202).

فرض نماز کی باجماعت ادائیگی کے دوران والدین کا آواز دینا

فرض نماز کی وقت پر ادائیگی مقدم ہے والدین کی آواز پر لبیک کہنے سے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دین کے کاموں میں کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وقت پر نماز پڑھنا۔“ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔“ میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔“ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوالات نہیں کئے ‘ ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ان کے جوابات عنایت فرماتے۔(صحیح بخاری:2782)

امام احمد رحمہ اللہ: باجماعت نماز اور حج بیت اللہ کی فوراً ادائیگی والدین کی ممانعت پر ترک نہیں کرنا چاہیے۔

البتہ نفل نماز پر والدین کی اطاعت کو مقدم کیا جائے گا۔

طلب علم کے لیے والدین کی اجازت

ABM Workshops

- علم کی دو قسمیں ہیں: فرض عین جیسے: عقیدہ کی اصلاح، عبادت کا صحیح طریقہ اور معاملات میں حلال وحرام کی تمیز۔ علم کی دوسری قسم فرض کفایہ کی ہے، جیسے: دین کے تمام شعبوں کا تفصیلی علم دلائل کی روشنی میں۔
- اگر اس علم کی تعلق فرض عین سے ہے تب تو والدین کی اجازت کی شرط نہیں ہے۔ اور اگر انہوں نے منع بھی کیا ہے تو اس معاملہ میں ان کی اطاعت واجب نہیں۔ ہاں فرض کفایہ علم کے حصول کے لیے والدین کی اجزت مشروط ہے۔
- اگر علم شرعی کی کراہت کی بنا والدین منع کر رہے ہیں تب بھی ان کی اطاعت واجب نہیں۔
- اگر طلب علم کی خاطر دور دراز کا سفر کرنا لازم ہو رہا ہے اور والدین کے نزدیک صرف آپ ہی ہیں جو ان کی خدمت کر سکے تب ان کی اجازت لازمی ہے۔

اگر خاوند والدین کی نافرمانی کا حکم دے؟ (شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)

خاوند اگر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے منع کرے تو اس سلسلہ میں خاوند کی بات نہیں مانی جائے گی اس لیے کہ والدین کا حق خاوند سے بڑھ کر ہے، بلکہ اللہ کے حق کے بعد سب سے پہلے والدین کا حق عائد ہوتا ہے۔ اور والدین کی نافرمانی اور ان کے ساتھ برا سلوک بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔لا طاعة لمخلوق (من والد أو زوج) في معصية للخالق۔ (مسند احمد: 5/66 السلسلۃ الصحیحۃ: 179، صحیح الجامع: 7520)۔لا طاعةَ في المعصيةِ ، إنما الطاعةُ في المعروفِ(صحیح البخاري: 7257)۔

بڑوں کا احترام

- دین اسلام میں بزرگ اور عمر رسیدہ حضرات کا مقام و مرتبہ بہت بلند و اعلی ہے۔ یہ مندرجہ ذیل نکات میں واضح ہوتے ہیں:
- اسلام میں انسان (اپنی زندگی کے مختلف مراحل میں) ایک مکرم مخلوق ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 70) اس آیت کے عموم میں عمر رسیدہ افراد شامل ہیں۔
- اسلامی سوسائٹی باہمی ہمدردی رکھنے والی کمیونٹی ہے۔ (سورۃ محمد: 29، سورۃ البلد: 17-18، صحیح مسلم: 2586، سنن ترمذی: 1924)
- اسلامی معاشرہ باہم متعاون معاشرہ ہے۔ (الترغیب والترہیب: 2623، صحیح مسلم: 2699)

- وہ بزرگ جو اللہ کی شریعت کے پابند ہیں ان کا مقام و مرتبہ اللہ کے یہاں بہت عظیم ہے۔(مسلم:2682، السلسلۃ الصحیحۃ:2498)
- تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ تمہیں اس پر تعجب کیونکر ہوا؟ اللہ کی بارگاہ میں اس مومن سے افضل کوئی نہیں ہے جسے حالت اسلام میں لمبی عمر دی گئی ہو، اس کی تسبیح و تکبیر اور تہلیل کی وجہ سے۔(مسند احمد:1404، السلسلۃ الصحیحۃ:654)
- بڑے بزرگوں کی عزت کرنا مسلم معاشرہ کی پہچان ہے۔(سنن ابو داود:4853، سنن ترمذی:1919)

اسلام میں بوڑھوں کی دیکھ بھال کے کچھ پہلو:

- والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم، خصوصیت کے ساتھ جب وہ بزرگی کی عمر کو پہنچ جائیں۔(سورۃ بنی اسرائیل: 23، صحیح بخاری:527)
- والدین کی وفات کے بعد ان کے دوست احباب کے ساتھ حسن سلوک والدین کے ساتھ حسن سلوک کے قائم مقام ہے۔(السلسلۃ الصحیحۃ:2303)
- سلف صالحین کے مابین اس کی اتنی اہمیت تھی کہ وہ باقاعدہ سفر طے کرتے تاکہ والدین کے دوست احباب کے ساتھ صلہ رحمی کر سکے۔(مسند احمد:26998) یعنی اسلامی معاشرہ میں بزرگوں کے ساتھ ملنا ملانا باقی رکھا جاتا ہے جس کے ذریعہ وہ معاشرہ سے جڑے رہتے ہیں۔
- اس کے برخلاف غیر اسلامی معاشرہ میں عمر رسیدہ افراد کو معاشرہ میں بوجھ تصور کیا جاتا ہے، جرمنی کی وزارت خاندان و بزرگان کی 1993م کی رپورٹ کے مطابق 440000 بزرگ ایسے ہیں جنہیں اپنے رشتہ دار اور اقرباء سے جسمانی اور نفسیاتی تکلیفوں کا سامنا کرتے رہتے ہیں۔

بیوی کو انڈیا میں چھوڑ کر خاوند باہر کتنے مہینے رہ سکتا ہے؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: "جب فتنہ و فساد سے امن والی جگہ ہو تو خاوند کا اپنی بیوی سے دور جانے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر بیوی اسے چھ ماہ سے زائد عرصہ دور رہنے کی اجازت دے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر بیوی اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور اسے آنے کا کہے تو پھر خاوند کے لیے چھ ماہ سے زائد غائب رہنے کا حق نہیں ہے۔

ABM Workshops

لیکن اگر کوئی عذر ہو مثلاً بیمار ہو یا کوئی اور عذر تو پھر ضرورت کو خاص احکام حاصل ہیں، بہر حال اس میں حق بیوی کا ہے، جب وہ اجازت دے دے اور وہ امن و امان والے علاقے میں ہو تو خاوند پر کوئی گناہ نہیں، چاہے زیادہ عرصہ بھی غائب رہے"۔(فتاویٰ العلماء فی عشرۃ النساء: 106)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں: شوہر کے بیوی کو چھوڑ کر غائب یا دور رہنے کی کوئی خاص مدت نہیں ہے۔ لیکن شوہر پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ سے اپنی بیوی کے حق کے سلسلہ میں اللہ کا خوف اختیار کرے، اور اس سے اتنی مدت دور نہ رہے کہ بیوی فتنہ میں مبتلا ہونے کا خوف محسوس کرے، زیادہ مصلحت اسی میں ہے کہ بیوی کے نزدیک اسی شہر میں رہ کر ملازمت یا تجارت اختیار کرے۔ اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر ایک معین مدت کے درمیان اہل خانہ کی زیارت کرتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے مجاہدین کے سلسلہ میں چھ (6) ماہ کی مدت مقرر کی تھی سرحدوں کی حفاظت کے لیے اور یہ انہوں نے اجتہاد کیا تھا، بعض علماء نے یہ بتایا ہے کہ مدت کا تعین حالات کے اعتبار سے مختلف ہو سکتا ہے۔ شوہر جتنا بیوی سے قریب رہے یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس دور پر فتن میں۔ اور جب شوہر بیوی کو چھوڑ کر جائے تو ایک پر امن جگہ اس کے محارم کے نزدیک چھوڑ کر جائے تاکہ وہاں وہ محفوظ رہ سکے۔

صحیح پردہ کے اوصاف

پردہ کی شروط:

1. استثناء کردہ اعضاء کے علاوہ باقی سارے جسم کو چھپانا اور ڈھانپنا۔(الأحزاب:59)
2. آیت میں اجنبی مرد کے سامنے ساری زینت چھپانے اور اس کے عدم اظہار کے وجوب کی تصریح بیان ہوئی ہے، لیکن جو بغیر کسی قصد و ارادہ کے ظاہر ہو جائے اور وہ فوراً اسے ڈھانپ لیں تو اس پر ان کا مؤاخذہ نہیں ہے۔
3. وہ پردہ بذات خود زینت نہ ہو۔(سورۃ الاحزاب:33)
4. وہ پردہ موٹا اور صحیح بنائی والا ہو اور شفاف نہ ہو۔(صحیح مسلم:2128)
5. وہ پردہ کھلا ہو اور تنگ نہ ہو کہ جسم کا کوئی بھی حصہ واضح کرے۔(الأحادیث المختارۃ: 1/ 441)
6. وہ خوشبودار نہ ہو اور اسے خوشبو کی دھونی نہ دی گئی ہو۔(صحیح مسلم:444، صحیح سنن النسائی:5141)
7. وہ لباس مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔(صحیح بخاری:5886 سنن ابو داود:4098)
8. وہ لباس کافرہ عورتوں کے لباس سے مشابہ نہ ہو۔(سنن ابو داود:4031)

ABM Workshops

9. وہ لباس شہرت والا نہ ہو۔ (صحیح ابن ماجہ: 2922)

نوٹ: ایک رائے ہے شیخ بن باز کی کہ غیر محرم کے سامنے چہرہ ڈھانکنا عورت کے لیے واجب ہے۔

دوسری رائے شیخ البانی رحمہ اللہ کی ہے کہ دو شرطوں کے ساتھ عورت اپنا چہرہ کھلا رکھ سکتی ہے:

1۔ حالات مأمون ہوں۔ (یہ شرط ہندوستان جیسے ملکوں میں مفقود ہے، جہاں ہر آدھے گھنٹے میں ایک ریپ ہوتا ہے)

2۔ عورت چہرہ پر زیب وزینت لگائے نہ ہو۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کے پاس مستحب چہرہ ڈھانکنا ہی ہے۔ شیخ انیس طاہر اندونیشی استاذ مدینہ یونیورسٹی نے کہا کہ ان کی اہلیہ نے گواہی دی کہ شیخ البانی کی بیوی چہرہ کا پردہ کرتی تھیں، چہرہ کا نقاب اتنا موٹا تھا جیسے کوئی بیڈ شیٹ ہو، سورج اگر چہرہ کے قریب آئے تو بھی چہرے کا وصف پتا نہ چلے۔

ہندوستان میں چہرا کھلا رکھنے کی اجازت ملنا مشکل ہے۔ اگر وہ معاشرہ ایسا ہو جہاں عورت مأمون ہو اور وہاں مرد حضرات غضِ بصر کرنے والے ہوں تو شیخ البانی رحمہ اللہ کے فتوے کے مطابق اجازت ہے جب کہ علماء معاصرین نے اس فتوی کو قبول نہیں کیا۔

ملاحظہ کریں: حجاب المراۃ المسلمۃ: صفحہ 54 - 67

ملازمت کرنے والی بیوی کا نفقہ خاوند کے ذمہ۔

خاوند کے ذمہ بیوی کا نان ونفقہ واجب ہے، اور یہ نفقہ خاوند کی وسعت اور استطاعت کے مطابق ہو گا، اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی کو اپنا خرچ خود برداشت کرنے کا ذمہ دار ٹھرائے، چاہے بیوی مالدار اور غنی بھی ہو، لیکن اگر بیوی اپنی مرضی سے اپنا خرچ خود کرتی ہے تو کوئی بات نہیں۔

یہاں ہم ایک تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ ملازمت کرنے والی عورت کو بعض اوقات ایسا لباس چاہیے جو عام عورت نہیں استعمال کرتی؛ کیونکہ وہ ملازمت والی جگہ پر ملازمت کرنے والی دوسری عورتوں کے سامنے نت نیا لباس زیب تن کرنا چاہتی ہے، اور یہ چیز اس کے خاوند پر اس کے حقوق میں شامل نہیں، بلکہ یہ عورت کا حق ہے کہ وہ خود مہیا کرے، بلکہ خاوند کے ذمہ وہ لباس ہو گا جو وہ گھر میں پہنے گی، یا پھر شرعی اور مباح تقریبات وغیرہ میں خاوند کی اجازت سے جانے کے لیے اسے استعمال کرنا ہوتا ہے، وہ

ABM Workshops

خاوند خرید کر دیگا، اور اس میں بھی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں کی جاسکتی، بلکہ بیوی کی طبیعت اور اس کے ماحول کے مطابق ہوگا کیونکہ ہر عورت کی طبیعت اور ماحول مختلف ہوتا ہے۔

بیوی نے شرط لگائی کہ وہ شادی کے بعد ملازمت کریگی اور شوہر نے قبول کیا۔

اگر شادی کے وقت بیوی نے خاوند پر شرط رکھی ہو کہ وہ شادی کے بعد بھی ملازمت کریگی، اور خاوند نے شرط قبول کرلی تو پھر خاوند پر اسے ملازمت جاری رکھنے کی اجازت دینا واجب ہے، لیکن اگر ملازمت کی نوعیت تبدیل ہوچکی ہے، یعنی وہ حرام میں تبدیل ہوجائے تو پھر خاوند دخل اندازی کرتے ہوئے اسے ملازمت جاری رکھنے سے منع کرسکتا۔(غیر شرعی امور کی بنا)(صحیح بخاری:2572، صحیح مسلم:1418، سنن ابوداود:3594)

کیا علیحدہ رہائش لے کر دینا بیوی کے حقوق میں شامل ہوتا ہے؟

بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے کہ وہ بیوی کے لیے امن وامان والی رہائش مہیا کرے، اپنی مالی استطاعت کے مطابق۔ اگر بیوی کسی اور کو اپنے ساتھ رکھنے سے ضرر محسوس کرتی ہو تو خاوند اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور کو نہیں رکھ سکتا مثلاً خاوند اپنے والدین یا کسی دوسری بیوی کی اولاد کو بیوی کی رضامندی کے بغیر نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر خاوند کے والدین محتاج اور ضرورتمند ہوں اور بیوی ان کے ساتھ رہنے میں کوئی ضرر و نقصان محسوس نہیں کرتی تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اس ضرورتمند کا خیال کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خاوند کے والدین سے حسن سلوک کرنا خاوند کے ساتھ حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے۔

خاوند کی اجازت کے بغیر میکے والوں کا بیوی کو لے جانا

خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا گھر سے نکلنا حلال نہیں، بلکہ کچھ اہل علم تو اسے نشوز یعنی اس نافرمانی کے حکم میں شامل کرتے ہیں جس کا قرآن مجید میں بیان ہوا ہے اور اسے خاوند کی اطاعت سے باہر نکل جانا شمار کرتے ہیں، لیکن اگر اس سلسلہ میں کوئی عذر ہو تو پھر نہیں، مثلاً یہ کہ خاوند اپنی بیوی کو تکلیف واذیت دیتا ہو جسے دور کرنا ممکن نہ ہو۔

خاوند گھر کے اخراجات میں بیوی کا تعاون قبول نہیں کرنا۔

ABM Workshops

ایسے خاوند بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو اپنی بیویوں کے خاص مال سے بھی بچتے ہوں اور اسے اپنے لیے خرچ کرنے کو اچھا نہ سمجھتے ہوئے اس سے اجتناب کرتے ہوں، تاکہ وہ اپنی بیوی کے حقوق کو سلب نہ کریں، اور شبہ وشک میں نہ پڑیں، یہی وہ حسن سلوک اور حسن معاشرت ہے جس کا اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم دیا ہے۔ لیکن اگر بیوی خود شوہر کا مالی تعاون کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (سورۃ النساء:4)

اگر علم ہوجائے کہ خاوند نماز فجر ضائع کریگا تو کیا بیوی جماع سے انکار کردے؟

بیوی پر یہ واجب ہے کہ اللہ کی اطاعت میں وہ اپنے خاوند کی معاونت کرے، اور حسب استطاعت اسے برائیوں سے بچائے، اس میں وہ اچھے کلام اور وعظ حسنہ کو ذریعہ بنائے اور اس کے ساتھ ساتھ مشروع اسباب کو بھی بروئے کار لائے اور ممنوعہ اسباب سے اجتناب کرے۔ لیکن بیوی کے لیے خاوند کے مطالبہ جماع سے انکار کرنا جائز نہیں چاہے بیوی کو علم ہو کہ وہ کوتاہی کریگا، کیونکہ ہر ایک مکلف ہے، اور جو عمل کریگا اس کا متحمل بھی وہی ہے، اور اس نے جو کچھ کیا ہے وہ خود ہی اس کا جوابدہ ہے اس کے بارہ میں کسی دوسرے سے اس کے بارہ میں سوال نہیں کیا جایئگا۔

عورت کا گھر میں اپنے بچوں کے سامنے لباس

عورت کا ستر اپنے بچوں (لڑکے اور لڑکیوں) کے سامنے سارا بدن ہے صرف ان اعضاء کو چھوڑ کر جو عادتا ظاہر ہو جائے، جیسے چہرا، دونوں ہاتھ، دونوں قدم، سر، سر کے بال اور گردن۔ عورت پر اپنے بچوں کے سامنے اپنا سینہ، کاندھے یا اس جیسے اعضاء کا کھلا رکھنا درست نہیں ہے خواہ اپنے محرم کے سامنے۔

رہا معاملہ عورت کے ستر کا اپنے گھر میں تو وہ سارے بدن کا ستر ہے الا یہ کہ کام کاج کے دوران، ساتھ ہی اس کا لباس شفاف نہ ہو اور نہ ہی تنگ ہو کہ اس کے اعضاء کا حجم نظر آجائے۔

وہ عمر جس میں ماں اور بیٹی کو چاہیے کہ وہ لڑکے کے روبرو احتیاط برتے سن تمیز ہے، جو کہ غالبا ساتھویں سال سے شروع ہوتی ہے۔

ساس کی عزت کرنا

ABM Workshops

خاوند کو بیوی کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور خاص کر ساس کے ساتھ تو اچھے اخلاق اور حسن سلوک کا مظاہر کیا جائے؛ کیونکہ اس کے نتیجہ میں خاوند اور بیوی کے مابین محبت و الفت پیدا ہوتی ہے، اور ازدواجی زندگی میں بھی ٹھراؤ واستقرار پیدا ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے، اور میں تم سب میں سے اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں" ۔(سنن ترمذی: 3895 ، سنن ابن ماجہ: 1977) ، نبی ﷺ کا اسوۃ ہمارے سامنے ہے کہ رسول کریم ﷺ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی وفات کے بعد ان کی سہیلیوں کی عزت و تکریم کیا کرتے تھے، جو اس کی تاکید ہے کہ بیوی کے عزیز واقارب اور رشتہ داروں کی عزت و تکریم کرنی چاہیے، کیونکہ اس میں بیوی کی عزت و تکریم ہے۔

البر کا معنی

البر یعنی نیکی یہ دو قسم پر مشتمل ہے، اعتقادی اور عملی اور آیت کریمہ لیس البر ان تولوا وجوھکم - دونوں قسم کی نیکی کے بیان پر مشتمل ہے۔ اسی بنا پر جب نبی ﷺ سے بر کی تفسیر دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے جوابا یہی آیت تلاوت فرمائی کیونکہ اس آیت میں عقائد واعمال فرائض ونوافل کی پوری تفصیل پائی جاتی ہے۔ تفسیر طبری: 94/2

بر الوالدین کے معنی ہیں ماں باپ کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ اور احسان کرنا اس کی ضد عقوق ہے۔

بر کے معنی سچائی بھی آتے ہیں کیونکہ یہ بھی خیر ہے جس میں وسعت کے معنی پائے جاتے ہیں چنانچہ محاورہ ہے **بَرَّ فِي يمِينِه** یعنی اس نے اپنی قسم پوری کر دکھائی۔(مفردات غریب القرآن: صفحہ 40-41)

عقوق: کہا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والدین کے متعلق احسان کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں کے کہا احسان تو بہت ہے کیا بیان کیا جائے تو لوگوں نے سوال کیا کہ عقوق کے معنی ہی بتلا دیجیے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اگر بچہ جو اپنے والد کے جانب ہے اپنا کپڑا جھٹکے اور اس کے ایسا کرنے سے والد پر گرد وغبار اڑی تو یہ بچہ اللہ کے یہاں عاق (اپنے والدین کا نافرمان) لکھا جائے گا۔

صلہ رحمی

صلۃ: جوڑنے اور ملانے کے معنی میں مستعمل ہے، اس کا ضد توڑنا اور ترک کرنا ہے۔

رحم: دراصل عورت کے رحم کو کہا جاتا ہے، اور استعارہ کے طور پر رحم کا لفظ قرابت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام اقرباء کا ایک ہی رحم سے پیدا ہوتے ہیں اور اس میں رَحِمٌ ورُحْمٌ دو لغت ہیں۔

صلہ رحمی کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنے رشتہ دار اور اقرباء کے ساتھ حسن سلوک کرے، نرمی کا معاملہ کرے، ان کی خبر گری کرے اگرچہ کہ وہ اس سے تعلق نہیں رکھتے ہوں اور اسے دور کرتے ہوں۔ صلہ رحمی میں انسان احسان کے ذریعہ اپنے اور اقرباء کے درمیان گویا جوڑ پیدا کیا ہے۔ (النہایۃ فی غریب الحدیث: 5/191-192)

کیا نکاح طلب علم کی راہ میں رکاوٹ ہے، طلب علم مقدم ہے یا نکاح۔

دراصل طلب علم اور نکاح کے درمیان کوئی تعارض ہی نہیں، اور ناہی طلب علم نکاح کے راستہ میں کوئی رکاوٹ ہے دونوں کو ایک ساتھ جمع کیا جاسکتا ہے اور یہ ان کے حق میں بہتر اور افضل ہے، رہا مسئلہ عدم جمع کی صورت تو اس مسئلہ میں طالب علم کے حالات، قوت ضبط اور نفسانی خواہشات پر کنٹرول اور علم کے فرض عین اور فرض کفایہ ہونے کے اعتبار سے حکم مختلف ہو سکتا ہے۔ جو ان کو جمع نہیں کرسکتے تو اگر وہ اپنی نفسانی خواہشات کو قابو کرسکتے ہیں روزہ کے ذریعہ تو وہ علم کے حصول کو ترجیح دیں، اور جو اپنی خواہشات نفس پر قابو نہیں رکھ سکتے خاص طور سے اس دور فتن میں تو ان کو چاہیے کہ وہ نکاح کو مقدم کریں اور جو علم واجب ہے اسے حاصل کریں۔ الغرض یہ مسئلہ حسن تطبیق کا محتاج ہے ہر شخص حسب حال فیصلہ کرے۔

ABM Workshops

تربیت اولاد-چیک لسٹ

اولاد کی پیدائش سے قبل ہی ان کی تربیت کا مرحلہ ہوتا ہے۔

دراصل اولاد کی تربیت کی فکر ان کی پیدائش سے قبل ہی سے ہونی چاہیے(1)نیک صالح رفیق حیات کی تلاش، جستجو اور دعاء کے ذریعہ(2)صالح مطیع وفرماں بردار اولاد کی طلب میں دعائیں خصوصاًرات کے آخری پہر گریہ وزاری کے دوران۔

اولاد کی پیدائش کے بعد والدین پر عائد حقوق

1. شیخ البانی رحمہ اللہ کے مطابق نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا درست نہیں ہے۔ (سلسلۃ الہدی والنور برائے شیخ الآلبانی: کیسٹ نمبر 623)
2. شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے مطابق نومولود کے دائیں کان میں اذان کہی جائے۔ (http://www.binbaz.org.sa/noor/783) (اس میں وارد حدیث کی صحت وضعف میں اختلاف ہے تاہم امام ترمذی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس پر عمل ثابت ہے- سنن ترمذی:1514)رہا مسئلہ بائیں کان میں اقامت کہنے کا تو اس سلسلہ میں حدیث بہت ہی زیادہ ضعیف ہے بلکہ اسے من گھڑت قرار دیا گیا ہے۔ (إرواء الغلیل:6/651)
3. تحنیک، کسی نیک وبزرگ شخصیت کے ذریعہ یہ انجام دیا جائے۔
4. اولاد(لڑکی، لڑکا)کی پیدائش پر اللہ کا شکر عقیقہ کی شکل میں۔
5. بال کاٹے جائیں
6. اچھا نام رکھا جائے۔
7. ختنہ کا اہتمام کیا جائے۔(وقت کی تعیین نومولود کی صحت پر منحصر ہے)
8. عمر کے مختلف مراحل میں مناسب غذا کا انتظام۔
9. اولاد کے لیے لباس مہیا کرنا۔
10. رہائش کا بہتر انتظام۔
11. صحت وتندرستی کا خیال رکھا جائے۔
12. اولاد کے مابین عدل وانصاف۔
13. گھر میں خوشگوار ماحول کا انتظام۔

ABM Workshops

بچوں کی روحانی تربیت

1. عقیدہ توحید کی تعلیم
2. آداب زندگی اور دعاؤں سے آگاہی
   a. کھانے پینے کے آداب،
   b. سونے کے آداب،
   c. قضائے حاجت کے آداب،
   d. چھینک مارنے اور جمائی لینے کے آداب،
   e. سلام کے آداب،
   f. گفتگو کے آداب،

دعاؤں کا اہتمام کرایا جائے۔

مثلاً کپڑا پہننے کی دعا، گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا، آئینہ دیکھنے کی دعا، روزہ افطار کرنے کے بعد کی دعا وغیرہ۔

عبادات کا حکم

1. وضو کا طریقہ اور دعا
2. مسواک کی اہمیت
3. نماز کی اہمیت اور طریقہ
4. نماز سے فراغت کے بعد کے اذکار

بچوں کی اخلاقی تربیت

1. بُری حرکتوں سے باز رکھا جائے،
2. جھوٹ سے نفرت دلائی جائے،
3. چوری دھوکا دہی (cheating) سے اجتناب کی تعلیم دی جائے،
4. گالی گلوچ سے دور رکھا جائے،
5. آپس میں محبت والفت کا برتاؤ کرنے کی تعلیم،
6. ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی ہدایت،

ABM Workshops

7. ہر شیئ کو آپس میں باٹ کر استعمال کرنے کی تعلیم،
8. ووقت پر سونے اور وقت پر جاگنے کی ہدایت،
9. بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کی تعلیم،
10. کھانے پینے کی اشیاء میں اسراف سے اجتناب کرانا،
11. ساتھ سال کی عمر کے بعد لڑکے اور لڑکیوں کے بستر میں تفریق کرنا۔

بچوں کی معاشرتی تربیت

1. والدین کے حقوق سے آگاہی،
2. رشتے داروں کے حقوق کے متعلق تنبیہ،
3. دوستوں میں آپسی ادب سے متعارف کروانا،
4. پر فتن دور میں دوستوں کے حسن انتخاب کی طرف رہنمائی،
5. ہمسایہ کے حقوق کی وضاحت،
6. کھیل کود کے آداب کی طرف رہنمائی،
7. راستہ کے آداب کی تعلیم،
8. فقراء ومساکین کے حقوق کو بیان کرنا،
9. مہمان اور خصوصاوالدین کے دوست احباب کا احترام،
10. جانوروں کے حقوق کی وضاحت،
11. عمر رسیدہ افراد کے ساتھ اچھا برتاؤ کی تعلیم،
12. علماء اور امراء کے متعلق ادب سکھانا۔

لڑکیوں کی تربیت

1. لڑکیوں کے لیے پردے کا حکم
2. گھر سے باہر نکلنے کے آداب وقید سے متعارف کروانا
3. بلوغت کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد کے احکام خاصہ سے متعارف

ABM Workshops

بچوں کی تعلیمی تربیت

1. علم کی اہمیت
2. استاد کا ادب واحترام
3. طلب علم کے آداب
4. عصری تعلیم کے حدود وقیود
5. حفظ قرآن مجید
6. حفظ احادیث
7. شرعی علوم سے آراستہ کرنا
8. ادعیہ واذکار کا یاد کرنا
9. صحیح اسکول کا انتخاب
10. صحیح اساتذہ کی رہنمائی
11. اسکول یا مدرسہ کی تعلیم کے بعد ان کے مستقبل کے لیے مناسب مشوروں کا دینا۔(پڑھائی کی لائن ہو یا ہنر سیکھنے کی لائن)
12. ان کے کیریئر گائیڈنس کی فکر۔
13. تجارت وبزنس کے اختیار میں مناسب تعاون ومشورے۔

مصادر ومراجع

- تربیت اولاد - شیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ۔
- اولاد کی اسلامی تربیت—مولانا محمد انور سلفی غفر اللہ لہ۔
- تحفۃ المولود باحکام المولود—حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
- تربیۃ الاولاد فی الاسلام—شیخ عبد اللہ ناصح علوان غفر اللہ لہ
- ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد—شیخ فضل الٰہی ظہیر حفظہ اللہ
- ہم بچوں کی تربیت کیسے کریں؟- شیخ انصار زبیر محمدی حفظہ اللہ

نوٹ: یہ صرف چیک لسٹ ہے اس کے متعلق حوالہ جات آپ کو اسی کتاب کے مختلف پاؤنٹس میں ملیں گے۔

آسک اسلام پیڈیا سے عنقریب شائع ہونے والی سیریز "اسلامک اسٹڈیز" میں مزید معلومات مع حوالہ جات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

ABM Workshops

مصطلحات

.1	نکاح	لفظ نکاح باب نَکَحَ یَنْکِحُ سے مصدر ہے۔اس کا معنی "جماع کرنا اور شادی کرنا" مستعمل ہے۔(القاموس المحیط) ابن حجر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق لفظ نکاح لغت میں "ملانا اور ایک دوسرے میں داخل ہونا" کے معنی میں ہے۔ شرع میں صحیح قول یہ ہے کہ اس کا معنی حقیقی طور پر شادی کرنا اور مجازی طور پر جماع کرنا ہے۔(فتح الباری)
.2	متعہ	متعہ کسی عورت سے ایک مقررہ مدت تک نکاح کر لینے کو کہتے ہیں مثلاً دو دن یا تین دن یا اس کے علاوہ کوئی اور مدت۔ متعہ ناجائز ہے۔
.3	شغار	لفظ شغار شَاغَرَ یُشَاغِرُ سے مصدر ہے۔باب شَغَرَ (فتح) "کتے کا ایک ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرنا" (نصر) "جلا وطن کرنا" کسی کے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرنا کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح اس سے کرے، نکاح شغار کہلاتا ہے۔ اس قسم کا نکاح شغار جائز نہیں۔
.4	طلاق	لغت میں طلاق کا معنی "بندھن کو کھول دینا ہے"۔ شرعی تعریف: طلاق، نکاح کی گرہ کھول دینے کو کہتے ہیں۔
.5	خلع	لغوی وضاحت: لفظ خلع "خلع الثوب" (کپڑے اور لباس اتارنا) سے ماخوذ ہے۔یہ اس لیے ہے کیونکہ عورت مرد کے لیے اور مرد عورت کے لیے لباس ہے۔(چونکہ میاں بیوی اس کے ذریعہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں اس لیے اسے خلع کہتے ہیں)۔ اصطلاحی تعریف: خلع یہ ہے کہ عورت مہر میں وصول کی ہوئی رقم شوہر کو واپس دے کر اس سے علیحدگی اختیار کر لے۔

ABM Workshops

6.	حلالہ	حلالہ ایسے عقد کو کہتے ہیں جس میں کوئی شخص مطلقہ ثلاثہ سے محض طلاق کی نیت سے ہی نکاح و مباشرت کرتا ہے تاکہ وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے۔ اس غرض سے نکاح کرنے والے کو "محلل" (حلالہ کرنے والا) اور جس کے لیے عورت کو حلال کی جا رہا ہے اسے "محلل لہ" (یعنی پہلا شوہر) کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اس طرح کے حلالہ سے منع فرمادیا ہے۔ یہ حلالہ حرام ہے۔
7.	ایلاء	لغوی وضاحت: لفظ "ایلا" باب آلی یُولی سے مصدر ہے۔ اس کا معنی "قسم کھانا" ہے۔ یہ لفظ اَلِیّہ (یاء کی تشدید کے ساتھ) سے مشتق ہے۔ اس کی جمع اَلایا بروزنِ خطایا آتی ہے۔ اصطلاحی تعریف: شوہر قسم اٹھائے کہ وہ اپنی اہلیہ سے چار ماہ تک ہم بستر نہیں ہو گا۔
8.	رجعت	رجعت رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔ اس سے مراد مرد کا ظہار یا طلاق رجعی کے بعد رجوع کرنا ہے۔
9.	ظہار	لفظ "ظہار" بات ظاہر یُظاہر سے مصدر ہے۔ ظہار یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی سے کہے (أنت علی کظهر أمي) "تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے"۔
10.	لعان	لغوی اعتبار سے لعان باب لَاعَنَ یُلَاعِنُ سے مصدر ہے۔ اس کا معنی "ایک دوسرے پر لعنت کرنا" ہے۔ جب آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور وہ عورت اس کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی شوہر اپنی تہمت سے رجوع کرے۔ ایسے موقع پر شریعت نے جو طریقہ اپنانے کے لیے کہا ہے وہ لعان کہلاتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ نور میں ارشاد ہے: جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لائیں اور ان کا کوئی گواہ بجز خود ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں ۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔ اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً اس کا مرد جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔ اور پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہو۔ (النور:6-9)
11.	قذف	قذف کے اصلی معنی تیر کو دور پھینکنا، پھر تیر کی شرط ختم کر کے مطلق پھینکنے، ڈالنے اور اتارنے کے معنی میں استعمال کیا جانے لگا۔

ABM Workshops

		اصطلاحا کسی پر زنا کی تہمت لگانے اور گواہوں کو پیش نہ کرنے کو قذف کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر جو بلا دلیل تہمت لگاتے ہیں اور ثابت نہیں کر پاتے گواہوں کے ذریعہ تو حاکم ان پر 80 کوڑے لگانے کا حکم دے گا۔
12.	عدت	لغۃً: شمار کرنے کو کہتے ہیں جو کہ عدد سے ماخوذ ہے کیونکہ یہ حیضوں یا مہینوں کے عدد پر مشتمل ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ "عدت ایسی مدت ہے جسے عورت شادی کی وجہ سے اپنے شوہر کی وفات پر، یا اس کے چھوڑ دینے پر، ولادت کے ساتھ یا حیضوں کے ساتھ یا مہینوں کے ساتھ گزارتی ہے۔ (عدت کا مفہوم اور تعریف میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے)
13.	استبراء	لفظ استبراء باب اِستبرَ اَیَستَبرِ اُ سے مصدر ہے۔ اس کا معنیٰ "براءت طلب کرنا" ہے۔ اصطلاحی اعتبار سے "رحم کی براءت کے لیے ایک مدت تک (وضع حمل یا ایک حیض) انتظار کرنا" استبراء کہلاتا ہے۔
14.	رضاعت	لغوی وضاحت: لفظ رضاع یا رضاعت باب رَضَعَ (سمع، فتح، ضرب) سے مصدر ہے۔ اس کا معنیٰ "دودھ پینا" ہے۔ اور باب اُرضَعَ کا معنیٰ "دودھ پلانا" ہے۔ اصطلاحی تعریف: عورت کے پستان سے بچے کا مخصوص وقت میں چوس کر دودھ پینا۔
15.	حضانہ	لغوی وضاحت: لفظ حضانہ باب حَضَنَ (نصر) سے مصدر ہے اس کا معنیٰ "پرورش کرنا اور گود میں لینا" ہے۔ الحضن "گود"، الحضانہ "بچے کی پرورش کرنے والی عورت یعنی دایہ" شرعی تعریف: جو اپنے معاملے، اپنی تربیت اور مہلک وضرر رساں اشیا سے اپنے بچاؤ میں مستقل نہیں ہے اس کی حفاظت کرنا حضانت ہے۔
16.	نفقات	خرچ کو کہتے ہیں۔ جیسے بیوی، بچے اور والدین کا خرچ نفقہ کہلاتا ہے۔
17.	میراث	میت جو چیز چھوڑ جائے اسے میراث کہتے ہیں۔
18.	ترکہ	میراث کی تقسیم اور اس کے ایک حصہ کو ترکہ کہا جاتا ہے۔
19.	حد	لغۃً: اس آڑ اور روک کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کو ملنے سے روکے۔ حد کی جمع حدود ہے۔ شرعاً: وہ سزا جو شریعت اسلامی کے موافق دی جائے حد کہلاتی ہے۔

ABM Workshops

20.	حقوق و فرائض	حق کی جمع حقوق ہے۔ فرض کی جمع فرائض۔ شرعاً جو باتیں کسی پر واجب ہو جاتی ہیں انہیں حقوق و فرائض کہتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔
21.	صلہ رحمی	رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔
22.	البر	ہر قسم کی نیکی کو البر کہتے ہیں۔
23.	اُسرہ	خاندان اور فیملی کو کہتے ہیں۔ اس میں ہر قسم کے رشتہ شامل ہے صلبی، صھری اور رضاعی۔
24.	محرم	جن سے شادی کرنا حرام ہے اور پردہ کی ضرورت نہیں۔
25.	صھر	سسرالی رشتہ داروں کو صھر کہا جاتا ہے۔
26.	وصیت	❶ لغوی وضاحت: وصیت سے مراد وہ چیز بھی ہے جس کی وصیت کی جائے اور بمعنی مصدر وصیت کرنا۔ باب اَوْصٰی یُوْصِیْ (اِفعال) غیر سے کسی کام کا عہد کرنا زندگی میں یا وفات کے بعد۔ باب تَوَاصٰی یَتَوَاصٰی (تفاعل) ایک دوسرے کو وصیت کرنا۔ باب اِسْتَوْصٰی یَسْتَوْصِیْ (استفعال) وصیت قبول کرنا۔ وَصِیّ سے مراد وصیت کرنے والا ہے یا جسے وصیت کی جائے۔(۱) شرعی تعریف: ایسا خاص عہد جس کی نسبت مرنے کے بعد کسی کام کی طرف کی گئی ہو۔(۲)
27.	میراث	❶ لغوی وضاحت: مواریث میراث کی جمع ہے اس سے مراد میت کا ترکہ ہے۔ لفظِ اِرث ' ورث ' وراثة اور تراث بھی اسی معنی میں مستعمل ہیں۔ باب وَرِثَ یَرِثُ (حسب) وارث ہونا' باب وَرَّثَ اور اَوْرَثَ (تفعیل، اِفعال) وارث بنانا' باب تَوَارَثَ یَتَوَارَثُ (تفاعل) ایک دوسرے کا وارث ہونا۔ مُوْرُوْث ترکہ چھوڑنے والے کو کہتے ہیں اور وَارِث وہ ہوتا ہے جو ترکے کا حصہ دار ٹھہرتا ہے اس کی جمع وَرَثَة اور وُرَّاث آتی ہے۔(۱) شرعی تعریف: ایسے اموال یا حقوق' جنہیں میت کے چھوڑ جانے کی وجہ سے شرعی وارث ان کا مستحق قرار پائے۔(۲) میراث کا نام فرائض بھی رکھا گیا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے ﴿ تعلموا الفرائض ﴾ "علم فرائض سیکھو۔" میراث کے علم کو علم میراث اور فرائض کے علم کو علم فرائض کہا جاتا ہے اور فی الحقیقت دونوں سے مراد ایک ہی علم ہے۔

آیات

1. (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا)(النساء:1)

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا، اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور خواتین پھیلا دیے۔ اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بچو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

O mankind، fear your Lord، who created you from one soul and created from it its mate and dispersed from both of them many men and women. And fear Allah، through whom you ask one another، and the wombs. Indeed Allah is ever، over you، an Observer.

Aye logo! Apne parwardigaar se daro، jisne tumhe ek jaan se paida farmaaya، aur usi se uski biwi ko paida karke un dono se bohat se mard aur khawateen phailadiye. Us Allah se daro jiske naam par tum ek doosre se maangte ho aur rishte naate todne se bacho، beshak Allah ta'ala tum par nigehbaan hai.

2. (وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا)(النساء:36)

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں کے ساتھ، مساکین قریبی ہمسائے، اور پہلو کے ہمسائے کے ساتھ، اور قریبی دوست کے ساتھ، اور مسافر سے، اور جو تمہاری ملکیت میں ہوں (ان کے ساتھ) بے شک اللہ اترنے والے، بڑ مارنے والے کو نہیں پسند کرتا۔"

Aur Allah ki ibadat karo aur us ke saath kisi ko shareek na karo، aur walidain ke saath acha sulook karo، aur qarabat daaro ke saath، yatimo ke saath، masakeen، qareebi hamsaae aur pahlu ke hamsaae ke saath aur qareebi dost ke saath aur musafir se aur jo tumhari milkiyat me (laundi ghulam) ho (un ke saath)، beshak Allah ta'ala itraane waale، bid maarne waale ko nahi pasand karta.

ABM Workshops

Worship Allah and associate nothing with Him، and to parents do good، and to relatives، orphans، the needy، the near neighbor، the neighbor farther away، the companion at your side، the traveler، and those whom your right hands possess. Indeed، Allah does not like those who are self-deluding and boastful.	
وَاللَّـهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا. (النحل:80)	.3
"اور اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو جائے سکون بنایا"۔	
Aur Allah ne tumhare liye tumhare gharo ko jaae-sukoon banaaya.	
And Allah has made for you from your homes a place of rest	
(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّـهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ)(التحریم:6)	.4
"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل واعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں"۔	
Aye logo jo eemaan laae ho! Apne aap ko aur apne ahl o ayaal ko us aag se bachao jis ka indhan insaan aur pathar honge jis par nihayat tund-khu aur sakht-geer farishte muqarrar honge jo kabhi Allah ke hukum ki naafarmaani nahi karte aur jo hukum bhi inhe diya jaata hai use baja laate hain.	
O you who have believed، protect yourselves and your families from a Fire whose fuel is people and stones، over which are [appointed] angels، harsh and severe; they do not disobey Allah in what He commands them but do what they are commanded.	
(وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا) (بنی اسرائیل:23-24)	.5
"اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے	

ABM Workshops

ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا، اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کرنا جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے"۔	
Aur tera parwardigaar saaf saaf hukum de chuka hai ke tum us ke siwa kisi aur ki ibadat na karna aur maa baap ke saath ihsaan karna، agar teri maujoodgi me un me se ek ya dono budhaape ko pahunch jaaein to un ke aage uf tak na kahna، na unhe daant dapat karna balke un ke saath adab wa ehtaraam se baat cheet karna aur aajizi aur muhabbat ke saath un ke saamne tawaazo’ ka baazu past rakhe rakhna، aur dua karte rahna ke aye mere parwardigaar! Un par waisa hi rahem karna jaisa unho ne mere bachpan me meri parwarish ki hai.	
And your Lord has decreed that you not worship except Him، and to parents، good treatment. Whether one or both of them reach old age [while] with you، say not to them [so much as]، "uff،" and do not repel them but speak to them a noble word. And lower to them the wing of humility out of mercy and say، "My Lord، have mercy upon them as they brought me up [when I was] small."	
(وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا)(الفرقان:74)	6.
"اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔"	
Aur jo ye dua karte hain ke aye hamare parwardigaar! Tu hame biwiyo aur aulaad se aankho ki thandak ata farma aur hame parhezgaaro ka imaam bana.	
And those who say، "Our Lord، grant us from among our wives and offspring comfort to our eyes and make us an example for the righteous."	
(وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الاحزاب:33)	7.
"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو، اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو، اور نماز ادا کرتی رہو، اور زکوۃ دیتی رہو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو، اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ ہر قسم کی لغویات کو دود کردے، اور تمہیں خوب پاک وصاف کردے۔"	

ABM Workshops

Aur apne gharo me qaraar se raho، aur qadeem jaahiliyat ke zamaane ki tarah apne banao singhaar ka izhaar na karo، aur namaz ada karti raho aur zakaat deti raho aur Allah aur uske rasool ki ita'at guzari karo، Allah ta'ala yahi chahta hai ke aye nabi ki ghar waaliyo! Tum se wo har qism ki laghwiyaat ko door karde aur tumhe khoob paak wa saaf karde.	
And abide in your houses and do not display yourselves as [was] the display of the former times of ignorance. And establish prayer and give zakah and obey Allah and His Messenger. Allah intends only to remove from you the impurity [of sin]، O people of the [Prophet's] household، and to purify you with [extensive] purification.	
(الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا)(النساء:34)	8.
"مرد عورتوں پر قوام ہیں اس وجہ سے اللہ نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں، پس نیک، فرمانبردار عورتیں اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال وعزت کی) نگہداشت رکھنے والیاں ہیں۔ اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں خوف ہو اانہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں ضرب کی سزادو، پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔"	
Mard aurat par haakim hain is waja se Allah ta'ala ne ek ko doosre par fazilat di hai aur is waja se ke mardo ne apne maal kharch kiye hain. Pas nek، farmabardaar aurtein aur khawind ki adm maujoodgi me Allah ki hifazat me (maal o izzat ki) nigahdaasht rakhne waaliya hain. Aur jin aurto ki naafarmaani aur bad-dimaaghi ka tumhe khauf hua unhe nasihat karo، aur unhe alag bistaro par chod do aur unhe maar ki saza do، phir agar wo taabe'daari karein to un par koi raasta talaash na karo، be-shak Allah ta'ala badi bulandi aur badai wala hai.	
Men are in charge of women by [right of] what Allah has given one over the other and what they spend [for maintenance] from their wealth. So righteous women are devoutly obedient، guarding in [the husband's] absence what Allah would have them guard. But those [wives] from whom you fear arrogance - [first] advise them; [then if they persist]، forsake them in bed; and [finally]، strike them. But if they obey you [once more]، seek no means against them. Indeed، Allah is ever Exalted and Grand.	

ABM Workshops

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا) (النساء:19)	.9
"ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو، انہیں اس لیے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں، ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا جانو اور اللہ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے۔"	
Eemaan walo! Tumhe halaal nahi ke zabardasti aurto ko warse me le baitho، inhe is liye rok na rakho ke jo tum ne inhe de rakha hai us me se kuch le lo، haa ye aur baat hai ke wo koi khuli buraee aur be hayae karein، un ke saath ache tareeqe se bod o baash rakho go tum unhe naa-pasand karo laikin bohat mumkin hai ke tum ek cheez ko bura jaano aur Allah ta'ala us me bohat hi bhalaee karde.	
O you who have believed، it is not lawful for you to inherit women by compulsion. And do not make difficulties for them in order to take [back] part of what you gave them unless they commit a clear immorality. And live with them in kindness. For if you dislike them - perhaps you dislike a thing and Allah makes therein much good.	

احادیث

مُروا صبيانَكم بالصلاةِ إذا بلغوا سبعًا واضرِبوهم عليها إذا بلغوا عشرًا وفرِّقوا بينهم في المضاجِعِ. (صحیح الجامع:4026) "جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو، اور اگر دس سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کے لیے ضرب کرو، اور انہیں الگ الگ سلاؤ۔"	.1
من ابتلى من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن كن له سترا من النار. (صحیح بخاری: 5995) "جس بندے یا بندی پر اللہ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ دارہ ڈالی گئی، اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔"	.2

ABM Workshops

3.	من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا فليس منا. (سنن ترمذی: 1919) "جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں۔"
4.	اِتَّقُوا اللهَ ، وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ. (صحیح بخاری:265، صحیح مسلم:4185،418) "اللہ سے ڈرو، اور اپنے بچوں میں عدل و مساوات کا معاملہ کرو۔"
5.	خير النساء التى تسره إذا نظر ، وتطيعه إذا امر ، ولا تخالفه فى نفسها ولمالها بما يكره. (السلسلۃ الصحیحۃ: 1838) "سب سے اچھی عورت وہ ہے کہ جس وقت اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کردے، جب اسے حکم دے تو بجالائے، اپنی ذات اور مال کے بارے میں خاوند کو ناگوار گزرنے والی بات نہ کرے۔"
6.	والذى نفس محمد بيده، لا تؤدى المرأة حق ربها حتى تؤدى حق زوجها. (سنن ابن ماجہ:1853، السلسلۃ الصحیحۃ:1203) "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کوئی عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا کرلے۔"
7.	يا معشر النساء ! تصدقن فإنى أريتكن أكثر أهل النار. فقلن : وبم يا رسول الله ؟ قال : تكثرن اللعن ، وتكفرن العشير. (صحیح بخاری:304) "اے عورتو! صدقہ کیا کرو، میں نے جہنم میں دیکھا ہے کہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہے، عورتوں نے عرض کیا:"یا رسول اللہ!" اس کی وجہ کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا"تم لعن وطعن بہت زیادہ کرتی ہو، اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔"
8.	الدنيا كلها متاع ،وخير متاع الدنيا المرءة الصالحة. (صحیح مسلم:3649) "دنیا تمام کی تمام سامان زینت ہے، اور اس کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔"

ABM Workshops

أن تطعمها إذا طعمت ، وتكسوها إذا اكتسيت، ولا تضرب الوجه ، ولا تهجر إلا فى البيت. (سنن ابی داؤد:2142، صحیح) "حکیم بن معاویہ نے اپنے باپ سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری بیویوں کا ہم ہر کیا حق ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تو کھائے تو اسے بھی کھلائے، اور جب تو پہنے تو اسے بھی پہنائے، اور اس کے منہ پر ضرب نہ کرو، اور نہ گالی گلوچ دے، اور گھر کے علاوہ اس سے الگ نہ رہے۔"	.9
خيركم خيركم لأهله وانا خيركم لأهلي. (سنن ابن ماجہ:1977،السلسلۃ الصحیحۃ:285) "وہ آدمی تم میں سے زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، اور آپ نے فرمایا کہ میں اپنی بیویوں کے لیے تم میں سب سے اچھا ہوں۔"	.10
استوصوابالنساء خيرا ، فإن المرأة خلقت من ضلع ، وإن العوج ما فى الضلع أعلاه، فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركه ، لم يزل أعوج،فاستوصوا بالنساء خيرا. (صحیح بخاری:3331۔ صحیح مسلم:3644)	.11
ليس الواصل بالمكافى ، ولكن الواصل الذى إذا قطعت رحمه وصلها. (صحیح بخاری:5991) "وہ آدمی صلہ رحمی کا حق ادا نہیں کرتا ہے جو بدلے کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے، صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا دراصل وہ ہے جو اس حالت میں بھی صلہ رحمی کرے جب اس کے قرابت دار اس کے ساتھ قطع رحمی (اور حق تلفی) کا معاملہ کریں۔"	.12
إذا أتاكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه ، إلا تفعلوا تكن فتنة في الارض وفساد عريض. (صحیح الجامع للالبانی:280،السلسلۃ الصحیحۃ:1022) "جب تم کو ایسا شخص پیغام دے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے شادی کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور بہت خرابی پیدا ہوگی"۔	.13

ABM Workshops

-----------☆☆☆☆☆☆☆----------

ABM Workshops

ABM PRINT TIME'S
SYLLABUS BOOKS FOR CHILDREN

ARABIC LANGUAGE & TARBIYAH

Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES & TARBIYAH-URDU

Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES & TARBIYAH-ENGLISH

Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES FOR HOME SCHOOLING

Series of 10 Books

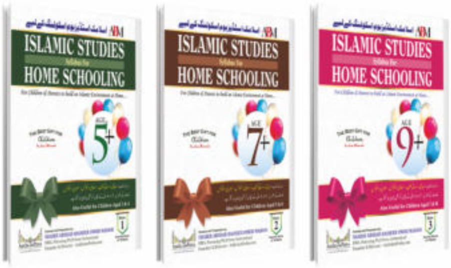

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

Publisher & Printer: ABM Print Time

+91-99890 22928, +91-93909 93901 abm.printtime@gmail.com
23-1-916/B, Moghalpura, Charminar, Hyderabad - 500002, Telangana State, India